ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.6 , Sunday 13 July, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (٦)، بروز اتوار، ۱۳ر جولائی، ۲۰۲۵ء، ۱۷ر محرم الحرام، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

مراکش کے ہزاروں عوام کا فلسطین سے یکجہتی کا اظہار، نسل کشی کے خلاف مظاہرے ص:08

غزہ پر قابض اسرائیل کا تازہ ترین قتل عام، چوبیس گھنٹوں میں 61 شہید 31 زخمی

غزہ: فلسطین کے مظلوم عوام پر قابض اسرائیل کی مسلسل اور بے رحم درندگی رکنے کا نام نہیں لے رہی۔ تازہ رپورٹ کے مطابق صرف گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ پر وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں 61 فلسطینی شہید اور 31 شدید زخمی ہو گئے۔

جمعہ کے روز فلسطینی وزارت صحت نے بتایا کہ شہداء میں وہ محنت کش بھی شامل ہیں جو صرف اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے رزقِ حلال کی تلاش میں نکلے تھے۔ ان مظلوموں میں سے 6 شہداء ہسپتالوں میں پہنچائے گئے اور 20 سے زائد شدید زخمیوں کو طبی امداد دی جارہی ہے۔ اس طرح قابض اسرائیل کے حملوں میں امداد کے حصول کے دوران شہید ہونے والے شہریوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 788 ہوگئی ہے جب کہ زخمیوں کی تعداد 5 ہزار 199 تک جا پہنچی ہے۔ وزارت کے مطابق 18 مارچ سنہ 2025ء سے اب تک غزہ میں شہداء کی تعداد 7 ہزار 261 تک جا چکی ہے اور زخمیوں کی تعداد 25 ہزار 846 ہوگئی ہے۔

قابض اسرائیل کی جانب سے 7 اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی نسل کش جنگ نے اب تک 57 ہزار 823 فلسطینیوں کو شہید اور 1 لاکھ 37 ہزار 887 کو زخمی کر دیا ہے۔ ان میں اکثریت معصوم بچوں، ماؤں، بوڑھوں اور بے قصور شہریوں کی ہے جن کا جرم صرف فلسطینی ہونا تھا۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ اب بھی کئی شہداء ملبے تلے دبے ہوئے ہیں اور متعدد لاشیں سڑکوں پر پڑی ہیں، مگر قابض اسرائیل کی بمباری اور تباہ شدہ راستوں کے باعث امدادی ٹیمیں نہ تو ان تک پہنچ پا رہی ہیں نہ ان کی شناخت ممکن ہو رہی ہے۔

غزہ کی وزارت صحت نے ان کربناک حالات میں شہداء اور لاپتہ افراد کے لواحقین سے اپیل کی ہے کہ وہ سرکاری ریکارڈ کی تکمیل کے لیے فراہم کردہ آن لائن لنک کے ذریعے اپنی معلومات درج کرائیں۔

عدالت نے جنوبی کیلیفورنیا میں کسی وجہ کے بغیر امیگریشن کی گرفتاریاں روکنے کا دیا حکم

واشنگٹن (یو این آئی) امریکہ کی ایک وفاقی عدالت نے پایا کہ محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی (ڈی ایچ ایس)، لاس اینجلس میں امیگریشن چھاپوں کے دوران بغیر کسی ممکنہ وجہ کے لوگوں کو روک رہا ہے اور گرفتار کر رہا ہے اور محکمے کو حکم دیا ہے کہ صرف نسل، زبان یا پیشہ کی بنیاد پر افراد کو حراست میں لینا بند کیا جائے۔ سابق صدر جو بائیڈن کے ذریعہ مقرر کردہ امریکی ڈسٹرکٹ جج مام ایووسی-میئنہ فرمپونگ نے حکم دیا کہ ڈی ایچ ایس افسران کے لیے رہنما اصول تیار کریں تاکہ وہ "معقول شکوک" کا تعین کر سکیں۔ یہ فیصلہ جنوبی کیلیفورنیا کے اے سی ایل یو کی جانب سے ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف پانچ افراد اور امیگریشن ایڈوکیسی گروپس کی جانب سے مقدمہ دائر کرنے کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ڈی ایچ ایس نے غیر آئینی گرفتاریاں کی ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو دوبارہ نشانہ بنا سکتے ہیں: آیت اللہ خامنہ ای

تہران (یو این آئی) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے امریکہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو دوبارہ نشانہ بنا سکتے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے گزشتہ ماہ قطر میں امریکی اڈے کو نشانہ بنائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ العدید اڈے پر حملہ معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ یہ بہت بڑا کارنامہ تھا، ایسا دوبارہ بھی ممکن ہے۔

آیت اللہ علی خامنہ ای کا کہنا تھا خطے میں امریکی اڈوں تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز پینٹاگون نے بھی اس بات کی تصدیق کی تھی کی 23 جون کو ایران کی جانب سے کیے گئے حملے میں ایک بیلسٹک میزائل العدید اڈے پر کمیونیکیشن ڈوم پر گرا تھا، جس کی سیٹلائٹ تصویر بھی اب سامنے آچکی ہے۔ ایران کی جانب سے العدید اڈے پر حملے کے کچھ ہی دیر بعد امریکہ کے چیئرمین آف جوائنٹ چیفس جنرل ڈین کین نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ امریکہ ایران کی جانب سے حملے سے آگاہ تھا۔

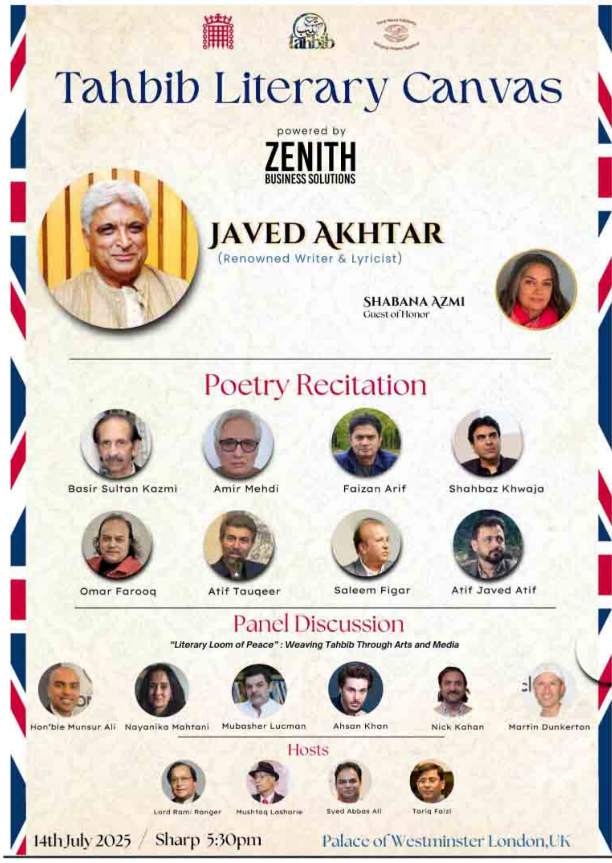

امریکی محکمہ خارجہ کے امریکہ میں مقیم 1350 سے زائد ملازمین کی برطرفی کا عمل شروع

واشنگٹن (یواین آئی) امریکی محکمہ خارجہ نے امریکہ میں مقیم ایک ہزار 350 سے زائد ملازمین کو برطرف کرنا شروع کر دیا ہے۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سفارتی عملے کی تاریخی تنظیم نو کی طرف بڑھ رہی ہے، ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام امریکہ کی بیرون ملک اپنے مفادات کے دفاع اور فروغ دینے کی صلاحیت کو کمزور کرے گا۔

ڈان میں شائع برطانوی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق محکمہ خارجہ کی جانب سے جاری کردہ ایک داخلی نوٹس میں کہا گیا ہے کہ یہ برطرفیاں امریکہ میں مقیم ایک ہزار 107 سول سروس اور 246 فارن سروس افسران پر مشتمل ہوں گی۔

نوٹس میں مزید کہا گیا کہ محکمہ سفارتی ترجیحات پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے اندرونی آپریشنز کو آسان بنا رہا ہے، ہیڈ کاؤنٹ میں کمی کو غیر اہم افعال، متوازی یا غیر ضروری دفاتر، اور ایسے دفاتر تک محدود رکھا گیا ہے، جہاں کافی بچت ممکن ہو۔

محکمہ خارجہ کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ یہ مجموعی کمی تقریباً 3 ہزار ملازمین پر مشتمل ہوگی، جس میں رضا کارانہ استعفے بھی شامل ہیں، جو کہ امریکہ میں مقیم 18 ہزار ملازمین میں سے ہوں گے۔

یہ اقدام تنظیم نو کے اس منصوبے کا پہلا قدم ہے جسے صدر ٹرمپ نے اپنی 'امریکہ فرسٹ' پالیسی سے ہم آہنگ کرنے کے لیے متعارف کرایا ہے، سابق سفارت کاروں اور ناقدین کا کہنا ہے کہ فارن سروس افسران کو نکالنے سے امریکہ کی چین اور روس جیسے بڑھتے ہوئے حریفوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت متاثر ہوگی۔ ورجینیا سے منتخب ڈیموکریٹ سینیٹر ٹم کین نے ایک بیان میں کہا کہ صدر ٹرمپ اور سیکریٹری آف اسٹیٹ روبیو ایک بار پھر امریکہ کو کم محفوظ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ان احمقانہ ترین فیصلوں میں سے ایک ہے، جو ایسے وقت میں کیا جا رہا ہے جب چین دنیا بھر میں اپنی سفارتی موجودگی بڑھا رہا ہے، بیرون ملک فوجی اور نقل وحمل کے اڈے قائم کر رہا ہے، روس ایک خود مختار ملک پر برسوں سے سفاکانہ حملے جاری رکھے ہوئے ہے، اور مشرق وسطیٰ بحران در بحران میں اترتا جا رہا ہے۔ فروری میں ٹرمپ نے وزیر خارجہ مارکو روبیو کو حکم دیا تھا کہ وہ فارن سروس کو از سر نو ترتیب دیں تاکہ ریپبلکن صدر کی خارجہ پالیسی 'وفاداری کے ساتھ' نافذ کی جا سکے۔ ٹرمپ بار ہا وعدہ کر چکے ہیں کہ وہ ڈیپ اسٹیٹ کو ختم کریں گے اور ان بیوروکریٹس کو برطرف کریں گے جنہیں وہ وفادار نہیں سمجھتے، یہ تنظیم نو وفاقی بیوروکریسی کو سکیڑنے اور ٹیکس دہندگان کے پیسے کے مبینہ ضیاع کو روکنے کے ٹرمپ کے غیر معمولی اقدام کا حصہ ہے۔

مارکو روبیو نے اپریل میں اس تنظیم نو کے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ محکمہ خارجہ اپنی موجودہ حالت میں 'فالتو بیوروکریسی زدہ' ہے اور نئی عظیم طاقتوں کی مسابقت کے دور میں اپنے مشن کو پورا کرنے کے قابل نہیں۔

ان کا وژن یہ ہے کہ علاقائی دفاتر اور سفارت خانوں کو زیادہ اختیارات دیے جائیں اور ان پروگراموں اور دفاتر کو ختم کر دیا جائے، جو امریکا کے بنیادی مفادات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس وژن میں شہری سلامتی، جمہوریت، اور انسانی حقوق کے اعلیٰ ترین عہدے کو ختم کرنا اور ان دفاتر کو بند کرنا شامل ہے جو دنیا بھر میں جنگی جرائم اور تنازعات کی نگرانی کرتے تھے۔

تنظیم نو کو یکم جولائی تک مکمل ہونا تھا لیکن جاری قانونی کارروائی کی وجہ سے یہ منصوبہ تاخیر کا شکار ہو گیا، محکمہ خارجہ اس عدالتی حکم کو روکنے کی ٹرمپ انتظامیہ کی کوشش پر امریکی سپریم کورٹ کے فیصلے کا انتظار کر رہا تھا، جس سے بڑے پیمانے پر ملازمین کی برطرفی روکی گئی تھی۔

منگل کو، عدالت نے ٹرمپ انتظامیہ کو ملازمین کی برطرفی اور متعدد ایجنسیوں کی مکمل تنظیم نو کی اجازت دے دی، اس کے بعد وائٹ ہاؤس کے مشیروں اور وفاقی ملازمین کے دفتر نے دیگر وفاقی اداروں کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کی تاکہ ان اقدامات کو قانونی تقاضوں کے مطابق بنایا جا سکے۔ گزشتہ ہفتے، 130 سے زائد ریٹائرڈ سفارت کاروں اور دیگر سابقہ سینئر امریکی حکام نے تنظیم نو کے منصوبے پر تنقید کرتے ہوئے ایک کھلا خط جاری کیا تھا۔

اسرائیل پر شام کے کھیتوں میں آگ لگانے کا الزام

دمشق (یواین آئی) شامی سرکاری میڈیا نے اسرائیلی فوج پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے مقبوضہ گولان کی پہاڑیوں کے قریب قنیطرہ دیہی علاقے میں زرعی زمینوں کو جان بوجھ کر آگ لگائی۔ الاخباریہ شام نے رپورٹ کیا کہ "اسرائیلی قابض افواج نے علیحدگی کی باڑ کے قریب، جنوب مغربی شام کے قصبے الرفید کے مغرب میں، کئی ایکڑ رقبے پر پھیلے کھیتوں کو نذرِ آتش کر دیا۔" اخبار کے مطابق اقوام متحدہ کے اہلکار بنیادی آلات کے ذریعے آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن انہیں اس پر قابو پانے میں مشکلات کا سامنا تھا جمعہ کے روز، قنیطرہ کے نائب گورنر محمد السعید نے انادولو ایجنسی کو بتایا کہ اسرائیل نے علاقے کے شمالی حصے میں آٹھ سے زیادہ فوجی اڈے تعمیر کیے ہیں، جو بشار الاسد کے دسمبر 2024 میں معزول ہونے کے بعد قائم کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اڈے 1974 کے علیحدگی معاہدے کے تحت قائم کردہ بفر زون کے اندر تعمیر کیے گئے ، جسے انہوں نے معاہدے کی "واضح خلاف ورزی" قرار دیا۔ السعید نے مزید کہا کہ اسرائیلی سرگرمیوں نے تقریباً 15,000 ایکڑ زرعی اراضی اور چراگاہوں تک رسائی کو روک دیا ہے، جس سے مویشیوں پر انحصار کرنے والے خاندانوں کے آمدنی کے ذرائع منقطع ہو گئے ہیں۔ اسرائیل نے 1967 کی مشرق وسطیٰ جنگ کے دوران گولان کی پہاڑیوں کے بیشتر حصے پر قبضہ کر لیا تھا اور بعد میں اس علاقے کو ضم کر لیا[؟] جسے بین الاقوامی سطح پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ اسد کے روس جانے اور جنوری میں صدر احمد الشراع کے تحت عبوری انتظامیہ کے قیام کے بعد، اسرائیل نے شام میں اپنی جارحیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ فضائی حملوں نے فوجی مقامات، گاڑیوں اور اسلحہ کے گوداموں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں درجنوں شہری ہلاک ہوئے ، جبکہ اسرائیلی افواج اقوام متحدہ کی نگرانی میں قائم بفر زون میں مزید اندر تک گھس گئیں، جسے اسرائیل نے 1974 کے معاہدے کے ساتھ غیر مؤثر قرار دیا ہے۔

دہشت گردی سے پاک ترکیہ کی کل سے داغ بیل ڈال دی گئی: صدر ایردوان

انقرہ (یواین آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان نے شمالی عراق میں پی کے کے دہشت گردوں کے علامتی طور پر ہتھیار ڈالنے کے بعد کہا ہے کہ ترکیہ کی دہائیوں پر محیط دہشت گردی کے خلاف جنگ میں یہ لمحہ ایک تاریخی موڑ کے مترادف ہے۔

انہوں نے کہا کہ "آج ایک نیا دن ہے؛ تاریخ میں ایک نیا باب کھل گیا ہے۔" یہ عمل دہشت گردی کے "47 سالہ عذاب" کے خاتمے کی جانب ایک فیصلہ کن قدم ہے۔ جمعہ کے روز، شمالی عراق میں ایک غار کے دہانے پر پی کے کے کے 30 دہشت گردوں نے اپنے ہتھیار نذرِ آتش کر دیے۔ یہ ایک علامتی عمل تھا جسے انقرہ نے تنظیم کی تحلیل کے آغاز کے طور پر تعبیر کیا۔

یہ پیش رفت، ترکیہ، امریکہ اور یورپی یونین کی طرف سے دہشت گرد تنظیم قرار دی جانے والی پی کے کے کی ترکیہ کے خلاف طویل عرصے سے جاری دہشت گردی کی مہم میں سب سے اہم اشاروں میں سے ایک ہے۔ ایردوان نے کہا، "کل سے دہشت گردی کا عذاب ختم ہونے کے عمل میں داخل ہو چکا ہے۔ ترکیہ نے ایک دردناک اور آنسوؤں سے بھرے باب کو بند کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک عظیم اور طاقتور ترکیہ کے دروازے کھل چکے ہیں۔" اس لمحے کو قومی شفا اور اسٹریٹجک فتح کے طور پر پیش کرتے ہوئے صدر ایردوان نے دہشت گردی سے پاک ترکیہ کے لیے اپنی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا اور اتحاد اور قانونی اصلاحات کے ساتھ آگے بڑھنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے اعلان کیا، "ہم اپنی پارلیمنٹ میں اس عمل کے قانونی تقاضوں پر بحث چھیڑنے کے لیے ایک کمیشن قائم کریں گے۔ ہم شانہ بشانہ کام کریں گے، اور تمام رکاوٹوں پر قابو پائیں گے۔"

ایردوان نے اس بات پر زور دیا کہ یہ نہ صرف حکومت کی بلکہ پوری ترک قوم کی فتح ہے۔ انہوں نے کہا، "ترکیہ جیت گیا، میری قوم جیت گئی۔ یہ ترک، کرد، عرب ہمارے 86 ملین شہریوں کی فتح ہے۔"

انہوں نے مزید کہا، "ہم جو بھی کرتے ہیں، وہ ترکیہ کے لیے، اپنی قوم کے لیے، اپنی آزادی کے لیے اور اپنے درخشاں مستقبل کے لیے کرتے ہیں۔" قومی خود مختاری پر اپنے مضبوط موقف کو اجاگر کرتے ہوئے، ایردوان نے اعلان کیا: "ہم کسی کو بھی ہمارے ملک کی عزت و وقار کو پاؤں تلے روندھنے کی اجازت نہیں دیں گے، ہم کبھی سر نہیں جھکائیں گے۔ ہم کسی ایسی پالیسی کو نہیں اپنائیں گے جو ہماری یکجہتی، وطن، قوم یا امن کو خطرے میں ڈالے۔" ملکی مستقبل کے حوالے سے ایردوان نے اس لمحے کو ایک نئے دور کا آغاز قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "آج، ایک عظیم اور طاقتور ترکیہ کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ ہم اس سمجھ بوجھ کے ساتھ دہشت گردی سے پاک ترکیہ منصوبے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہ ترکیہ صدی ہے۔"

جاپان کی کار ساز کمپنی ہونڈا امریکہ میں فروخت کرے گی

ٹوکیو (یواین آئی) جاپان کی دو کار ساز کمپنیوں ہونڈا اور نسان نے ایک مشترکہ منصوبے پر غور شروع کر دیا ہے، جس کے تحت ہونڈا نسان کی بنائی ہوئی گاڑیاں امریکہ میں فروخت کرے گی۔ جاپانی میڈیا کے مطابق جاپان کی کار ساز کمپنی ہونڈا، نسان کی تیار کردہ گاڑیاں امریکہ میں فروخت کرے گی، اس سلسلے میں مشترکہ منصوبے پر بات چیت جاری ہے۔ امریکہ میں نسان کے وہ پلانٹ جہاں گنجائش سے کم پیداوار ہو رہی ہے، میں بنائے گئے پک اپ ٹرکوں کو اس منصوبے کے تحت ہونڈا برانڈ کے تحت فروخت کیا جائے گا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس منصوبے سے دونوں کمپنیوں کو فائدہ ہوگا، نسان کے جو امریکی پلانٹس کم فروخت کی وجہ سے گنجائش سے کم کام کر رہے ہیں، نہ صرف انھیں مدد ملے گی بلکہ ہونڈا ممکنہ طور پر اس معاہدے کے ذریعے اپنے صارفین کی تعداد بڑھا سکے گی۔ امریکا کی ٹرمپ انتظامیہ نے آٹوز اور آٹو پارٹس پر اضافی درآمدی محصولات عائد کر دیے ہیں، جس کی وجہ سے نسان پر اس حوالے سے دباؤ بڑھ گیا ہے کہ وہ اپنی امریکی پیداواری بنیاد کا زیادہ سے زیادہ بہتر استعمال کرے۔ دوسری طرف رواں برس کے شروع میں انضمام کی ناکام کوشش کے باوجود ہونڈا اور نسان میں بات چیت چل رہی ہے۔

بنگلہ دیش میں خواتین افسران کو 'سر' کہنے کا پروٹوکول ختم

ڈھاکہ (یواین آئی) بنگلہ دیش کی عبوری حکومت نے خواتین عہدیداران کو 'سر' کے طور پر مخاطب کرنے کے طویل عرصے سے موجود پروٹوکول کو اسے سابقہ رہنما شیخ حسینہ کی حکومت کا باقی رہ جانے والا ایک 'عجیب' ورثہ قرار دیتے ہوئے ختم کر دیا۔ ڈان میں شائع خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق جمعرات کو دیر گئے عبوری حکومت کے پریس ونگ کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا کہ سرکاری کرداروں میں خواتین کے لیے 'سر' کے استعمال کو لازمی قرار دینے والی ہدایت کو 'منسوخ' کر دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ 'شیخ حسینہ واجد کے تقریباً 16 سالہ طویل آمرانہ دور حکومت کے دوران، مبینہ طور پر ایک ہدایت جاری کی گئی تھی جس کے تحت سرکاری عہدیداران کو خواتین عہدیداران کو 'سر' کہہ کر مخاطب کرنے کا پابند بنایا گیا تھا'۔ مزید کہا گیا کہ 'یہ مشق دیگر اعلیٰ عہدے پر فائز خواتین اہلکاروں تک بھی پھیلی، جنہیں 'سر' کہا جاتا تھا اور اب بھی یہ روایت موجود ہے جو کہ واضح طور پر عجیب ہے'۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ پروٹوکول سے متعلق دیگر ہدایات پر نظرِ ثانی کے لیے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ایک خاتون بیوروکریٹ نے کہا کہ عبوری حکومت نے خواتین عہدیداروں سے مشورہ کیے بغیر یہ فیصلہ کیا ہے۔ خاتون عہدیدار نے کہا کہ 'یہ روایت شیخ حسینہ کے دور میں شروع ہوئی تھی، لیکن کئی خواتین افسران نے اس کی حمایت کی تھی، کیونکہ وہ اسے جنسی لحاظ سے غیر جانبدار سمجھتی تھیں'۔

مکہ مکرمہ سے 6 غیر ملکی گرفتار

مکہ مکرمہ (یواین آئی) سعودی عرب مکہ مکرمہ میں پولیس نے ایک عوامی مقام پر اجتماعی جھگڑے میں ملوث چھ غیر ملکیوں کو حراست میں لے لیا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق محکمہ امن عامہ کے بیان میں بتایا گیا ہے کہ ایک وائرل ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ پاکستانی اور بنگلہ دیشی شہری کسی تنازع پر جھگڑا کر رہے تھے۔ رپورٹس کے مطابق مکہ مکرمہ سے زیر حراست ملزمان کو ابتدائی قانونی کارروائی کے بعد پبلک پراسیکیوشن کے حوالے کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں قصیم ریجن میں پولیس نے جنرل ڈپارٹمنٹ آف کمیونٹی سیکیورٹی اینڈ کامبیٹنگ ہیومن ٹریفکنگ کرائمز کے تعاون سے ایک خاتون کو ہراساں کرنے کے الزام میں غیر ملکی کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کے مطابق یمنی باشندے صادق سعید فرحان کو ابتدائی قانونی کارروائی کے بعد پبلک پراسیکیوشن کے حوالے کر دیا گیا۔

سربرنیتسا قتل عام: 'میں اپنے شوہر کی صرف کھوپڑی ہی دفنا سکی'

تناسا انجلکووچ اور گروجکا اینڈرج۔ بی بی سی سربیا: ہر برس جولائی میں سبریجا ہیجڈریوک اپنے شوہر اور والد کی قبروں پر سربرنیتسا آتی ہیں۔ وہ 1995 میں سرب افواج کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے تقریباً 8000 بوسنیائی مسلمان مردوں اور لڑکوں میں شامل تھے۔ 67 سالہ سبریجا اب آسٹریلیا میں رہتی ہیں لیکن ہر برس وہ سربرنیتسا آتی ہیں اور یہ دورہ ان کے لیے بہت معنی بھی رکھتا ہے۔ ماضی میں ایسے دعوے منظر عام پر آتے رہے ہیں جن میں کہا گیا تھا کہ سربرنیتسا میں ہونے والے قتلِ عام میں کسی ایک قوم کو ہدف نہیں بنایا گیا۔

سبریجا ان دعوؤں پر کہتی ہیں کہ 'ہر طرف پھیلے جھوٹ کے بجائے ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ اس وقت ہوا کیا تھا۔ میری روح تکلیف میں ہے، اگر میرے شوہر اور والد زندہ ہوتے تو کیا میں کبھی یہ کہوں گی کہ انھیں قتل کر دیا گیا تھا؟'

بی بی سی اردو کے فیچر اور تجزیے براہ راست اپنے فون پر ہمارے واٹس ایپ چینل سے حاصل کریں۔ بی بی سی اردو واٹس ایپ چینل فالو کرنے کے لیے کلک کریں۔

سربرنیتسا میں ہونے والے قتلِ عام کو اقوام متحدہ نے نسل کشی قرار دیا تھا اور مئی 2024 میں اقوام متحدہ میں منظور کی گئی قرارداد کے تحت 11 جولائی کی تاریخ کو 30 برس قبل ہونے والے قتلِ عام کی یاد سے منسوب کر دیا گیا۔ سربرنیتسا جو کبھی چاندی اور نمک کی کانوں کے لیے جانا جاتا تھا تقریباً 40 ہزار بوسنیائی مسلمانوں کا گھر تھا۔ ان میں سے بہت سے لوگ 1992 اور 1995 کے دوران بوسنیائی سربوں کے ہاتھوں شروع ہونے والی نسل کشی سے بچنے کے لیے مجبوراً علاقہ چھوڑ گئے تھے۔

اس قصبے کو 1993 میں اقوام متحدہ نے 'سیف زون' (محفوظ علاقہ) قرار دیا تھا اور بین الاقوامی امن دستوں کو ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ اس علاقے کو حملوں سے محفوظ رکھیں۔ لیکن جولائی 1995 میں بوسنیا کی سرب افواج نے فوجی کمانڈر راتکو ملادچ کی قیادت میں شہر پر دھاوا بول دیا اور امن دستے عام لوگوں کو محفوظ رکھنے میں ناکام رہے۔

سرب افواج نے خواتین کو مردوں اور نوجوان سے الگ کر دیا۔ حراست میں لیے گئے بہت سارے مردوں اور نوجوانوں کو دوبارہ کبھی زندہ نہیں دیکھا گیا۔ یہ افراد یا تو جھتوں کی صورت میں مارے گئے یا پھر انھیں اس وقت قتل کر دیا گیا جب وہ سربرنیتسا میں قریبی جنگل کی پہاڑیوں سے فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

تقریباً آٹھ ہزار مردوں اور لڑکوں کے بہیمانہ قتل کو دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ کا بدترین اجتماعی ظلم قرار دیا گیا تھا۔ ہلاک ہونے والے تقریباً ایک ہزار افراد کی لاشوں کی شناخت تا حال نہیں ہو سکی ہے۔ راتکو ملادچ کو جنگی جرائم بشمول نسل کشی میں ملوث ہونے پر عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی، ان کے ساتھ 50 مزید سرب باشندے بھی تھے جو قصوروار قرار دیے گئے تھے۔ اقوام متحدہ کی 2024 کی قرارداد میں جنگی مجرموں کی تعریف کرنے اور قتل عام کے اعتراف سے انکار کی بھی مذمت کی گئی ہے۔ زیادہ تر بوسنیائی سربوں کے ساتھ ساتھ سربیا کے بہت سے لوگ بھی ماضی میں بارہا اس بات سے انکار کرتے رہے ہیں کہ 1995 میں جو کچھ ہوا وہ نسل کشی تھی۔

لاشوں کی تدفین

بوسنیا کے کچھ خاندان کئی دہائیوں سے اپنے پیاروں کے تدفین کے منتظر ہیں کیونکہ شناخت کا عمل طویل اور مشکل ہے۔ سبریجا ہیجڈریوک اپنے شوہر کی کھوپڑی دفن کرنے میں کامیاب رہیں کیونکہ یہ ان کے جسم کا واحد حصہ تھا جو انھیں ملا تھا۔

ان کے والد کی باقیات ابھی تک نہیں ملیں ہیں حالانکہ وہ جانتی ہیں کہ انھیں سربرنیتسا میں ان کے گھر کے قریب قتل کیا گیا تھا۔ ان کی ماں نے اپنے شوہر کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ سبریجا نے اپنے والد کی تصویر اپنے فیس بک پیج پر بھی لگا رکھی ہے۔ سبریجا اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے کہتی ہیں کہ والد کے قتل کے چھ ماہ بعد ان کی والدہ بھی 'دکھ کے سبب' اس دنیا سے چلی گئیں۔

سربرنیتسا میں قتل ہونے افراد کو اقوام متحدہ کے سابق امن فوجیوں کے اڈے کے قریب قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ یہاں ہزاروں بے نشان سفید قبریں ایک پہاڑی کی ڈھلوان پر موجود ہیں۔ قتل کیے گئے افراد کی شناخت کا عمل اب بھی جاری ہے اور ہر برس ان افراد کی باقیات ایک اجتماع کے دوران پوٹوکاری قبرستان میں دفن کی جاتی ہیں۔ بریجا ڈیلیک نے اس قتل عام میں اپنے شوہر کو کھو دیا تھا۔ ان کی باقیات ایک دہائی بعد ملی تھیں اور انھیں 2010 میں دفن کیا گیا تھا۔ 2023 میں بریجا نے مالٹا سے سربرنیتسا واپس آنے کا فیصلہ کیا تھا، جہاں انھوں نے جنگ کے بعد پناہ لی تھی۔ وہ اپنے بنائے میٹھے پکوان کا حوالہ دیتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان کے بیٹے نے جو ایک مسلمان ہیں ایک سرب آرتھوڈوکس عورت سے شادی کی جو 'میرے بکلاوا سے محبت کرتی ہے۔'

'اگر کسی بیمار کو خون کی ضرورت ہو تو کوئی بھی یہ نہیں پوچھے گا کہ آیا وہ مسلمان ہے، کیتھولک ہے یا آرتھوڈوکس؟'

1990 کی دہائی کی جنگ سے پہلے سربرنیتسا بڑی حد تک بوسنیائی مسلمان آبادی والا قصبہ تھا، تاہم اب یہاں سرب آبادی اکثریت میں ہے۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو جنگ کے دوران فوج میں تھے۔ ڈیلیک کہتی ہیں کہ 'اب بھی آپ کسی شخص کو شہر میں گھومتے ہوئے دیکھتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ اس نے (بوسنیائیوں کو) قتل کیا تھا لیکن آپ خاموش رہتے ہیں، آپ اس کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتے۔'

بے روزگاری، ایک مشترکہ مسئلہ

جنگ کے بعد بوسنیا دو ممالک بوسنیا و ہرزیگوینا اور سرپسکا میں تقسیم ہو گیا تھا۔ سربرنیتسا سرپسکا میں واقع ہے۔ جنگ کے بعد بوسنیائی آبادی کم ہوئی اور سربین باشندوں کی آبادی میں اضافہ ہوا، لیکن اب ان دونوں کو ایک ہی مسئلے کا سامنا ہے اور وہ ہے بے روزگاری۔ مقامی سیاحتی آفس سے منسلک 37 سالہ سلوسیا پیٹروچ کہتے ہیں کہ 'بوسنیائی اور سربین باشندوں کے آپس میں کوئی مسائل نہیں، یہاں موجود تناؤ باہر سے آنے والوں کے سبب ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ ان کے علاقوں میں اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق قتلِ عام کے حوالے سے اقوام متحدہ میں پاس کی گئی حالیہ قرارداد سے وہاں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

وہ مزید کہتے ہیں کہ 'لوگ اب بھی سربرنیتسا کو ویسے ہی خیرباد کہہ رہے ہیں جیسے اس قرارداد کی منظوری سے پہلے ہو رہا تھا۔ یہاں ملازمتیں نہیں ہیں بالکل ویسے ہی جیسے ماضی میں نہیں تھیں۔ 'یہ علاقہ اپنی اہمیت کھو رہا ہے اور اس کی علامات صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں موجود ایک مشہور و معروف سپا اور پُر آسائش ہوٹل اب بند ہو چکا ہے، ان کی دیواروں پر نقش و نگار بنے صاف نظر آتے ہیں۔

اطراف میں موجود دیہاتوں کی طرف سڑکوں پر پہلے کبھی چرواہے اپنے جانوروں کو ہانکتے ہوئے نظر آتے تھے لیکن اب یہ راہیں سُنسان ہیں اور وہاں جھاڑیاں بڑھ چکی ہیں۔ یہاں موجود گھر کھنڈروں کا منظر پیش کرتے ہیں۔ یہاں قریبی پہاڑی پر ایک مسجد اور چرچ واقع ہے اور انھیں دیکھ کر لگتا ہے جیسے اس زمین کے زخم آج بھی تازہ ہوں۔

سربین اور بوسنیائی بچے یہاں سکول اکٹھے ہی جاتے ہیں اور نئی نسل کی تصاویر علاقے میں فخر کے ساتھ چسپاں کی جاتی ہیں۔ لیکن امکان یہی ہے کہ نوجوان بھی جلد ہی یہ علاقہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں گے۔ سلوسیا یہ سوچ کر غمزدہ ہیں کہ لوگ مسلسل اس علاقے کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ 'ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ میرا گھر چھوڑ کر جا رہے ہوں۔'

سلوسیا کے ہم جماعتوں میں سے صرف تین افراد ایسے ہیں جو سربرنیتسا میں اب بھی مقیم ہیں، باقی یہاں سے کہیں اور منتقل ہو چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی سلوسیا اس علاقے میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ تاہم ان کا کہنا ہے کہ جب ان کی چار برس کی بیٹی بڑی ہوگی تو انھیں لگتا ہے کہ اس کے خیالات اس حوالے سے مختلف ہوں گے۔

امریکی محکمہ خارجہ نے 1000 سے زائد افراد کی چھٹنی کی

واشنگٹن (یواین آئی) ٹرمپ انتظامیہ کی وفاقی افرادی قوت میں کمی کی کوششوں کے تحت امریکی محکمہ خارجہ کے 1000 سے زائد ملازمین کی چھٹنی کر دی گئی ہے۔ یہ اطلاع ہفتہ کو بی بی سی کی ایک رپورٹ میں دی گئی۔ جمعہ کو محکمہ خارجہ کے ملازمین کو بھیجے گئے نوٹس کے مطابق غیر ضروری عملے کی کٹوتیوں میں سول سروس کے 1,107 اور فارن سروس کے 246 ملازمین شامل ہیں۔ اس سال کے شروع میں، وفاقی حکومت کی بڑے پیمانے پر تنظیم نو کی کوششوں کے حصے کے طور پر محکمہ خارجہ کے 1,500 سے زائد ملازمین نے رضا کارانہ طور پر استعفیٰ دے دیا۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ان بڑی کٹوتیوں سے محکمے کا کام متاثر ہوگا۔ بی بی سی نیوز کے مطابق بیورو آف پاپولیشن، ریفیوجیز اینڈ مائیگریشن میں تقریباً تمام سول سروس افسران کی چھٹی کر دی گئی ہے۔ جن لوگوں کو برطرف کیا گیا ان میں محکمہ خارجہ کے دفتر کے افغان بحالی کی کوششوں کے کوآرڈینیٹر (سی اے آر ای) دفتر کے ملازمین بھی شامل ہیں۔ سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کے ڈیموکریٹ ارکان نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ "محکمہ خارجہ میں سول سروس اور فارن سروس کے سینکڑوں ممبران کو نکالنے کا فیصلہ ہماری قومی سلامتی کو کمزور کرتا ہے۔" یہ برطرفی سپریم کورٹ کے فیصلے کے چند دن بعد ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کا وفاقی افرادی قوت کے حجم کو کم کرنے کا منصوبہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ اس سال کے شروع میں، محکمہ نے کانگریس کو ایک خط لکھا تھا جس میں رضا کارانہ ریٹائرمنٹ اور برطرفیوں کے ذریعے اپنی افرادی قوت میں 18 فیصد کمی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا، جس میں محکمہ نے کہا تھا کہ اس کے پاس 18,700 سے زیادہ امریکی ملازمین ہیں۔ افرادی قوت میں کمی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے سرکاری اخراجات میں کمی کے انتخابی وعدے کے مطابق ہے۔

فضائی کمپنی السعودیہ کا بعد از حج آپریشن مکمل

ریاض (یواین آئی) سعودی عرب کی قومی فضائی کمپنی السعودیہ کا بعد از حج آپریشن مکمل ہو گیا۔ ایئر لائن کی آخری فلائٹ گزشتہ روز مدینہ منورہ سے انڈونیشی حجاج کو لے کر روانہ ہوئی۔ خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سعودیہ ایئر لائن کے ڈائریکٹر گراؤنڈ آپریشن محمد عبدالرزاق نے کہا کہ رواں برس حج سیزن کے دونوں مراحل 74 دن پر مشتمل تھے۔ رپورٹس کے مطابق سعودی عرب کی قومی فضائی کمپنی السعودیہ کے ذریعے 8 لاکھ 8 ہزار سے زیادہ حجاج کو دو طرفہ سفری سہولت فراہم کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ ایئر لائن کے ذریعے 145 ممالک سے حجاج کو سفری سہولت فراہم کی گئی جس میں 147 طیاروں کے ذریعے 4400 پروازوں کو آپریٹ کیا گیا۔ السعودیہ کا 'حج بغیر سامان' کا اقدام کافی کامیاب رہا جس سے حجاج کو سہولت ہوئی اور ایئر پورٹس پر حجاج کو آمد و رفت میں کسی قسم کی پریشانی نہیں اُٹھانا پڑی۔ رپورٹس کے مطابق آپریشن کے دوران 2 لاکھ 40 ہزار آب زم زم کی بوتلیں حجاج کو فراہم کی گئی ہیں۔

چینی صدر سے ملاقات کیلئے ٹرمپ کے ممکنہ دورہ چین کا امکان

واشنگٹن (یواین آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کی اس سال ملاقات ہونے کے [؟] امکان زیادہ [؟] ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے جمعے کو ملائیشیا کے کوالالمپور میں چینی ہم منصب سے ملاقات کی جس کے بعد انہوں ں نے صحافیوں سے امریکہ اور چین صدر کی ملاقات سے متعلق بتایا ہے۔ مارکو روبیو نے گفتگو کو تعمیری اور قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مثبت میٹنگ تھی اور بہت کام کرنا ہے، امریکہ اور چین کے درمیان ممکنہ تعاون کے شعبے موجود ہیں ※ ہم دو بڑے، طاقتور ملک ہیں، اور ہمیشہ ایسے مسائل ہوتے رہتے ہیں جن پر ہم متفق نہیں ہوتے۔ اس موقعے پر امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ چینی صدر سے ملاقات کیلئے امریکی صدر کے ممکنہ دورہ چین کا امکان ہے، مشکلات بہت زیادہ ہیں لیکن دونوں فریق اسے حل ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ آسیان کے علاقائی فورم کے موقع پر امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور چینی وزیر خارجہ وانگ یی کی ملاقات ہوئی جس میں تجارت، سلامتی اور روس یوکرین جنگ میں چینی حمایت پر بات کی۔

کرد جنگجوؤں کا علامتی طور پر اسلحہ جلا کر مسلح جدوجہد کے خاتمے کا اعلان

بغداد (یواین آئی) شمالی عراق میں کردستان ورکرز پارٹی (پی کے کے) کے 30 کرد جنگجوؤں نے ترکیے کے خلاف دہائیوں سے جاری مسلح تحریک کے خاتمے پر علامتی طور پر اپنے ہتھیار جلا کر مسلح جدوجہد کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مرد و خواتین جنگجو قطار میں کھڑے ہو کر اپنے ہتھیار ایک بڑے دیگ نما برتن میں منتقل کر رہے ہیں، جسے بعد میں جلا دیا جاتا ہے۔ غیر ملکی خبر ساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ 1984 سے ترک ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد میں مصروف اور پابندی کا شکار پی کے کے نے رواں سال مئی میں اپنے مقید رہنما عبداللہ اوجلان کی اپیل پر گروہ کو تحلیل کرنے، ہتھیار ڈالنے اور علیحدگی پسند تحریک کے خاتمے کا اعلان کیا تھا۔ رپورٹس کے مطابق یہ تقریب عراق کے شمالی کرد علاقے میں سلیمانیہ سے 60 کلومیٹر شمال مغرب میں واقع دوقان قصبے کے قریب جسانہ نامی غار کے دہانے پر منعقد ہوئی۔ اس دوران فوجی وردیوں میں ملبوس کرد جنگجوؤں کے ہمراہ چار اعلیٰ کمانڈرز بھی موجود تھے جن میں سینیئر خاتون رہنما بیسے حوزات بھی شامل تھیں۔ انہوں نے ترک زبان میں اپنا بیان پڑھ کر تنظیم کے ہتھیار ڈالنے کے فیصلے کا اعلان کیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ 'ہم اپنے ہتھیار، آپ کی موجودگی میں، خیر سگالی اور عزم کے اظہار کے طور پر رضا کارانہ طور پر تباہ کر رہے ہیں'۔ رپورٹس کے مطابق اس موقع پر ترک اور عراقی انٹیلی جنس حکام، عراق کے کرد خود مختار علاقے کی حکومت کے نمائندے اور ترکی کی کرد نواز ڈی ای ایم پارٹی کے سینیئر اراکین بھی موجود تھے۔

کیمرون میں صدارتی انتخابات 12 اکتوبر کو

یاؤنڈے (یواین آئی) کیمرون میں 12 اکتوبر کو صدارتی انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع صدر پال بیا کے دستخط شدہ حکم نامے میں دی گئی ہیں۔ حکم نامے کے مطابق صدارتی انتخاب کے لیے ووٹنگ مقامی وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے شروع ہو کر شام چھ بجے ختم ہوگی۔ الیکشن مینجمنٹ ایجنسی الیکشن کیمرون کے مطابق امیدواروں کو 21 جولائی تک اپنی درخواستیں جمع کرانی ہوں گی۔ منظور شدہ امیدواروں کی حتمی فہرست 11 اگست سے پہلے جاری کر دی جائے گی۔ سرکاری انتخابی مہم 27 ستمبر سے 11 اکتوبر تک چلے گی۔ واضح رہے کہ اس بار کا انتخاب صدر پال بیا کے لیے آسان نہیں ہوگا کیونکہ ان کے دو قریبی ساتھی اس بار ان کے خلاف الیکشن میدان میں اتر کر ان کے لئے مسئلہ پیدا کر سکتے ہیں۔ حال ہی میں دونوں ساتھیوں نے ان کی حکومت سے استعفیٰ دے دیا ہے اور اکتوبر میں ہونے والے انتخابات میں اپنی امیدواری کا اعلان کیا ہے۔ وزیر سیاحت بیلو بوبا میگاری نے اس ہفتے استعفیٰ دے دیا تھا، جب کہ عیسیٰ چیروما باکاری نے گزشتہ ہفتے ملازمت اور پیشہ ورانہ تربیت کے وزیر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ دونوں خود کو صدر بیا کے جانشین کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

دہشت گرد تنظیم پی کے کے کی تحلیل کا عمل شروع: ترکیہ

انقرہ (یواین آئی) عراق کے صوبے سلیمانیہ میں جمعہ کے روز پی کے کے دہشت گرد گروپ کے اراکین نے اپنے ہتھیار ڈالنا شروع کر دیے، جو کہ ایک اہم پیش رفت ہے اور انقرہ کی دہشت گردی سے پاک ترکیہ کے حصول کی کوششوں کے مطابق ہے۔ ترک سیکورٹی فورسز کی مسلسل اور موثر انسداد دہشت گردی کارروائیوں کے بعد، پی کے کے نے مئی میں اعلان کیا تھا کہ وہ تحلیل ہو جائے گی او ہتھیار ڈال دے گی، جو کہ دہشت گردی کے خلاف ملک کی دہائیوں پر محیط جدوجہد میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ دوسری جانب، ترک ریاست نے دہشت گردی کے خلاف اپنی جنگ کو سفارتی میدان تک بھی وسعت دی ہے۔ بین الاقوامی شراکت داروں، خاص طور پر یورپ اور مشرق وسطیٰ میں، پر سالوں کے مسلسل دباؤ کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ پی کے کے کی غیر ملکی دارالحکومتوں میں آزادانہ طور پر کام کرنے، پیسہ بٹورنے اور مختلف سیاسی پردوں کے تحت فنڈز جمع کرنے کی صلاحیت میں نمایاں کمی آئی ہے۔ ترکیہ کی بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی اہمیت کا مطلب ہے کہ اس کے خدشات کو عالمی طاقتوں کی جانب سے زیادہ سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ معاشی تعلقات، توانائی کی سفارت کاری، اور علاقائی شراکت داریوں کے ذریعے، انقرہ نے آہستہ آہستہ پی کے کے کے بیرون ملک حمایت کے نیٹ ورکس کو ختم کر دیا ہے۔ صدر رجب طیب اردگان کی جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی (اے کے پارٹی) کے ترجمان نے بدھ کی رات کہا تھا کہ ہتھیاروں کی حوالگی کا عمل چند مہینوں میں مکمل ہونا چاہیے۔ نشریاتی ادارے NTV کو دیے گئے ایک انٹرویو میں، عمر چیلک نے وضاحت کی کہ ایک تصدیقی ٹیم [؟] جو ترک خفیہ سروس اور مسلح افواج کے اہلکاروں پر مشتمل ہوگی [؟] اس اسلحہ چھوڑنے کے عمل کی نگرانی کرے گی۔ عمر چیلک نے کہا، "عراق میں غیر مسلح ہونے کا عمل تین سے پانچ مہینوں کے اندر مکمل ہونا چاہیے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

---دو شاعر ایک زمین---

سلام

• معید رہبر لکھنوی، سعادت گنج لکھنؤ

وفا کی راہ میں عکس شہ ھدا ہیں حسین
علی کے صبر و تحمل کا آئینہ ہیں حسین
خدا نے سونپ دی جنت کی جن کو سرداری
قسم خدا کی وہی دُرّ بے بہا ہیں حسین
خدا نے جس کو کیا مستجاب کربل میں
نبیٔ پاک کے ہونٹوں کی وہ دعا ہیں حسین
شکستہ دل ہو تو تم ان سے رابطہ رکھنا
"تمام درد کے ماروں کا حوصلہ ہیں حسین"
مورخین زمانہ نے اعتراف کیا
کہ دین حق کے لئے مثل کیمیا ہیں حسین
ستم یہ ہے کہ انہیں لوگوں نے ستم ڈھائے
جو جانتے تھے کہ مہمان کربلا ہیں حسین
دخول کفر کا جس میں کبھی نہیں ممکن
نبی کے دین کا اک ایسا دائرہ ہیں حسین
سوار نوک سناں اور قارء قرآں
زمانہ دیکھ کے حیران ہے کہ کیا ہیں حسین
بجھا نہ پائیں جسے آندھیاں کبھی رہبر
ہوا کے رخ پہ وہ جلتا ہوا دیا ہیں حسین

سلام

• ضیا تقوی۔ لکھنؤ۔ انڈیا

غریب و مفلس و مظلوم کی صدا ہیں حسین
وفا و صبر و تحمل کا معجزہ ہیں حسین
زمانہ نقشِ کفِ پا تلاش کیوں نہ کرے
چراغِ رشد و ہدایت ہیں، رہنما ہیں حسین
بہ قولِ مرسلِ اعظم نجات کے ضامن
سراجِ حق ہیں، سفینہ ہیں، ناخدا ہیں حسین
زمانہ کیسے سمجھ پائے حکمتِ شبّیر
بشر کی عقل و ذہانت سے ماورا ہیں حسین
فدا ہوا ہے بھلا کون دین پر ایسے
لہو میں غرق محبت کا فلسفہ ہیں حسین
سکونِ دل کے لئے رَوضۂ حسین پہ آؤ
تمام درد کے ماروں کا حَوصلَہ ہیں حسین
ہر انقلاب ہے ممنونِ جرآتِ شبّیر
ہر انقلاب کے بے مثل مُقتدیٰ ہیں حسین
ہمیں ڈرانے کی کوشش نہ کائنات کرے
ہماری جرآت و ہمت کے پیشوا ہیں حسین
سکون ملتا ہم کو اِنھیں کے قدموں میں
ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کا آسرا ہیں حسین
دبا سکا نہ جسے خنجرِ جفا بھی ضیا
فرازِ نوکِ سناں حق کی وہ صدا ہیں حسین

---شرح نما---

میں گلشن سے اک پھول لے کر چلا تھا
کہیں سے یہ آئی صدا ہائیں ہائیں

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی
سینٹ جانس پی جی کالج، آگرہ

تشریح

اس شعر کا حسن دیکھئے، اس میں بیان سے زیادہ وہ بیان ہوا ہے جو شعر میں بیان نہیں ہوا ہے۔ مصرعۂ اولیٰ پڑھنے کے بعد یہ سوال قائم کر دیئے پھر مزہ لیجئے کہ گلشن سے پھول کیوں لے کر چلے تھے؟ اب ایک معصوم محبت کی کلی کھلتی ہوئی محسوس ہوگی۔ ایک سوال اور اٹھائیے اتنے بڑے اور پھولوں سے بھرے گلشن سے بس ایک ہی پھول کیوں لیا گیا؟ شاید جواب ملے کہ حسین دنیا میں سبھی حسین نہیں لگتے کوئی ایک ہی دل کو بھاتا ہے۔ ذرا اس نزاکت پر بھی غور کیجئے کہ پھول کے ساتھ توڑنے کا تصرف نہیں کیا ہے، شاید توڑنے سے دل ٹوٹنے کا منحوس خیال ابھر سکتا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ اظہار محبت کی پہلی کوشش ہے۔ اب 'چلا تھا' کی معنویت پر نظر کیجئے، یہ پھول لے کر کدھر چلے تھے؟ یہ سمت اپنے گھر کی سمت نہیں تھی تو کس کے گھر کی طرف چلے؟ اس کا مطلب گھر میں آنا جانا تھا، اب اس منظر سے خاندانوں کا تصور، پرانی اور نئی تہذیب کے سنگم کا زمانہ اور نہ جانے کون کون سے خیالات اور منظر نظروں کے سامنے مچلنے لگتے ہیں۔ دل پہلے ہی مصرع سے ہٹنے کو تیار نہیں ہے لیکن تنگ قرطاسی ہے کہ نیچے ڈھکیل رہی ہے، چلئے دوسرا مصرع دیکھتے ہیں۔ پھول توڑتے کسی دیدہ ور بزرگ نے دیکھ لیا ہے لیکن صاحب گل کو اس کی خبر نہیں ہے وہ اپنے پھول کی

طرف خارجی اور داخلی سطح پر اس طرح مگن ہو کر دیکھ رہے ہیں کہ انہیں صدا تو سنائی دی لیکن یہ صدا کس کی ہے؟ کس طرف سے آرہی ہے؟ اس کی مطلق خبر نہیں ہے، شعر کی اس تکنیک نے اس صدا کا دائرہ بڑھا دیا ہے، چمن کے اندر سے بھی یہ صدا برآمد ہو سکتی ہے اور باہر سے بھی، یہی نہیں راہ کے کسی حصے سے بھی یہ صدا آسکتی ہے تھوڑا اور آگے بڑھ کر کہوں، یہ صدا صدائے غیب بھی ہو سکتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ ایک 'کہیں' سے جو ابہام پیدا ہوا ہے اس نے کتنے معنی پیدا کر دئے ہیں۔ اب اور زیادہ اس شعر پر بات نہیں کروں گا بس 'ہائیں ہائیں' پر ایک دو باتیں ہو جائیں، ایک تو یہ بزرگوں کی تنبیہانہ زبان ہے اس کے معنی لغت سے نہیں تہذیب سے متعین ہوں گے اور تہذیب اس وقت اس کے معنی میں کرنیں پیدا کر دے گی جب یہ بتایا جائے کہ یہ آواز کس کی ہے، آواز کی شناخت پر ابہام کا پردہ ہے لہٰذا یہ کسی کی بھی آواز بن سکتی ہے اور معنی کے نئے جہات پیدا کر سکتی ہے، اگر یہ، ہمدرد دوست کی آواز ہو تو اس کے معنی کچھ ہوں گے، بزرگ کی ہو تو کچھ اور بزرگ خاتون کی ہو تو کچھ اور ہی رنگ پیدا ہو جائے گا۔ اب ہائیں ہائیں کے صوتی آہنگ پر غور کیجئے اس سے لاشعوری سطح پر قاری کے ذہن پر 'ہائے ہائے' کا مفہوم بھی ابھر رہا ہے۔ جب ہائیں ہائیں لاشعوری سطح پر ہائے ہائے بن رہا ہے تو اس ہائے ہائے سے محبت کے دردناک انجام کی تصویر بھی ابھرتی ہے۔ پھول لے کر چلنا آغاز محبت تھا اور ہائے ہائے انجام بن گیا یعنی محبت کا آغاز اور انجام دونوں دکھا دئے گئے ہیں۔ شعر کی عظمت کا احساس ہونے کے بعد قاری کے ذہن میں یہ سوال ضرور آئے گا کہ، اس شعر کا خالق کون ہے تو آخر میں میں بتاتا چلوں کہ اس شعر کے خالق جناب فاضل لکھنوی صاحب ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، ادبی حلقوں میں ان کا نام بڑے ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔ ■■

گیارہ (11) محرم الحرام

• سیدہ رفیعہ، لاہور

کربلا سے آل رسول ص کی معظم و مطہر خواتین کو اسیر بنا کر۔ چادریں لوٹ کر برہنہ سر - شہداء مطہر کی تدفین نہیں پامالی کر کے۔ ننگے پاؤں، رسیوں میں بندھے ہاتھ اور گلے۔ بے کجاوہ اونٹوں پر سوار شہر بہ شہر پھرانے کیلئے روانہ ------ میں قربان ------ وامحمدآ واعلیا

گیارہ محرم کی آئی سحر
آ رسن لیکے کچھ اہل شر
قیدی بنی ساری شہزادیاں
اک ریسما میں سبھی نوحہ گر
یوں کربلا سے کیا آل نبی ص نے سفر
آگے کٹے ہوئے سر
پیچھے کھلے ہوئے سر

مروی ہے کہ شہزادی عالیہ جناب زینب صلوات والسلام نے امام عالی مقام مولا حسینؑ صلوات والسلام کے جسد اطہر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ جملات کہے:

یا محمداہ، یا محمداہ! صلی علیک ملائکۃ السماء، ہذا الحسین بالعراء، مرمل بالدماء، مقطع الاعضاء، یا محمداہ! وبناتک سبایا، و ذریتک مقتلہ، تسفی علیہا الصبا قال: فابکت واللہ کل عدو و صدیق۔

ترجمہ: "یا محمدا! وا محمدا! آسمان کے فرشتے آپ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، (لیکن) یہ حسینؑ دشت میں ہے جس کا بدن خون میں غلطاں اور اس کے اعضائے بدن جدا ہیں! اے محمدؐ! آپ کی بیٹیاں اسیر ہیں اور ان کی مقتول ذریت کو ہوا چھو رہی ہے۔ راوی کہتا ہے: خدا کی قسم! یہ نالہ و شیون سن کر دوست و دشمن سب نے گریہ کیا۔

ابو مخنف، وقعۃ الطف، ۱۴۱۷ق، ص ۲۵۹؛ طبری، تاریخ الامم و الملوک، ۱۳۸۷ق، ج ۵، ص ۴۵۶.

دشمنان اہلبیت پہ لعنت ۔ بے شمار ------
یزید و حامیان یزید پہ لعنت ۔ بے شمار

☆☆☆

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، محبت اور محرم...

• مریم تراب، یو ایس اے

محمد، محبت اور محرم ...... میں نے اس کے بارے میں بہت سوچا کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کو مانتے ہیں اور ہم ان کی امت میں سے ہیں۔ وہ سب سے پیارا رسول جو اللہ پاک نے خلق کیا ہے اپنی محبت سے اپنے نور سے اور اس نور کے کئی جلوے ہیں۔ کئی اس نور میں افراد شامل ہیں۔

آ رب العالمین، محمد رحمت للعالمین اور محرم جو نبی پاک ﷺ کی آل نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اللہ کی وحدانیت اور دین محمد ﷺ کو بچا لیا۔ تو کیا ہم اس محرم کی عظمتوں کا خیال رکھ سکتے ہیں؟ وہ ذبح عظیم جو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کو ذبح کر کے دینی چاہی اور اللہ نے اپنی مدد سے حضرت ابراہیم کا ہاتھ روک کر وہاں ایک دنبہ ذبح کر دیا۔ حضرت اسماعیلؑ کی اس قربانی کو اللہ نے قبول کیا اور یہاں پر نبی اکرم ﷺ کی جو محترم ترین، وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ ہمارے رسول ہیں ان کی آل کی ہم بات کر رہے ہیں۔ حضرت امام حسینؑ نے جب اپنا حج عمرہ میں تبدیل کر کے کوفہ روانہ ہو گئے تو وہاں پر جو انہوں نے قربانیاں دیں۔ بچوں سے لے کر گھر کے ایک ایک فرد کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔

یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے اپنے نفس بیچے اور اللہ کی مرضی (رضا) خرید دی۔

ان پر یہ آیتیں ایسے تو نہیں نازل ہوئی ہیں۔ اللہ نے کیا کسی اور کو کہا ہے" کہ اس حال میں واپس آجاؤ کہ پہلے تم مجھ سے راضی ہو"

یا اللہ یہ کونسے نفس ہیں؟ یہ کونسی جگہ ہے؟ جہاں امام عالی مقام اور رسول خدا ﷺ ہے۔ اللہ میاں ہمیں سمجھنے کی ہمت عطا کر کہ محرم ایک عام مہینہ نہیں ہے۔ محرم اپنے نفوس کو دیکھنے کا مہینہ ہے ہمیں اپنے آپ کو جانچنے کا مہینہ ہے۔

ہم نبی نبی کرتے ہیں کیا ہم نے ایک سنت بھی نبی ﷺ کی پوری کی ہے؟ اور ہم یہ کہیں نہ کہیں اس کو ماننا پڑے گا کہ ہم سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔

ہم نے کربلا میں امام عالی مقام کی کوئی مدد نہیں کی۔ مدد تو خیر اللہ نہیں کرنی تھی اور آج پوری دنیا میں امام حسینؑ کا غم منایا جاتا ہے ان کے پیغام کو دہرایا جاتا ہے یزید کب کا ختم ہو چکا ہے۔

اس پر لعنت بھی کوئی نہیں بھیجتا ہے اور امام کا نام آج بھی روشن ہے اور وہ اس لیے ہے کہ یہ آل محمدؐ ہیں۔ محمدؐ کی آل ہیں۔ ہمیں محرم میں اپنے اختلافات کو ختم کرنا پڑے گا۔ بہت اختلافات جی لئے۔ برداشت کر لئے اب تو ایک جگہ متحد ہو جائیں کہ ٹوٹی پھوٹی لاغر امت مرحومہ جو بیساکھی پر بھی نہیں چل رہی ہے اس کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔

اور دیکھئے علامہ اقبال نے کتنا عرصہ پہلے پیغام دے دیا تھا کہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اب لوح و قلم بہت بڑی بات ہے۔ لیکن علامہ اقبال کہہ رہے ہیں کہ یہ تو کچھ نہیں ہے میں تو تجھے "لوح و قلم چیز ہے کیا دونوں جہاں تیرے ہیں"۔ تو دونوں جہاں سے مطلب یہ ہے کہ آپ کی پروردگار آخرت بھی سنوار دے گا اور دنیا بھی۔ تو یہ دامن رسول ﷺ کا اہلبیت کا ہمیں پکڑنا ہے اور یہ رسی جو ہمیں نظر نہیں آرہی لیکن ہمیں تلاش کرنی ہے

آمد محرم----- کیا وجہ ہے کہ اس مقدس مہینے کا چاند نظر آتے ہی مسلمانوں کے اندر ایک بے نام قسم کی دوری بیگانیت اور کشیدگی آجاتی ہے وہ لوگ جو سال کے دس مہینے ساتھ رہتے ہیں۔ محرم کا چاند نظر آتے ہی ایسا لگتا ہے جیسے کہ سب سے دوری ہو گئی ہے یہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دوری ہم نے خود ہی پیدا کی ہے اور ہم کیا نبی ﷺ اور انکی آل کو ایک مقدس مہینے میں ان کی عظمتوں کو یاد کر رہے ہیں یا ہم آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مجھ کو تو لگتا ہے کہ ہم آپس میں لڑنے کی بجائے شاید ہم عالمی جنگ فتح کر رہے ہیں۔

ہم تو ایسی کشیدگی ظاہر کر رہے ہیں کہ جیسے یہ دنیا کی سب سے بڑی جنگ ہونے والی ہے۔ کیا وجہ ہے ہم نے کبھی سوچا ہے کہ وہ لوگ جو آپس میں مل کر 10 مہینے ساتھ رہتے ہیں ایک دوسرے کے گھر جاتے ہیں لیک سلیک رکھتے ہیں چاہے واجباً ہی کرتے ہیں لیکن کرتے تو ہیں۔ مگر جیسے ہی محرم کا چاند نظر آیا وہ ایک بے نام سی خلش، ایک بے نام سی دوری پیدا ہو جاتی ہے ان کے درمیان۔

آمد محرم---- کیا وجہ ہے کہ اس مقدس مہینے کا چاند نظر آتے ہی مسلمانوں کے اندر ایک بے نام قسم کی دوری بیگانیت اور کشیدگی آجاتی ہے وہ لوگ جو سال کے دس مہینے ساتھ رہتے ہیں۔ محرم کا چاند نظر آتے ہی ایسا لگتا ہے جیسے کہ سب سے دوری ہو گئی ہے یہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دوری ہم نے خود ہی پیدا کی ہے اور ہم کیا نبی ﷺ اور انکی آل کو ایک مقدس مہینے میں ان کی عظمتوں کو یاد کر رہے ہیں یا ہم آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مجھ کو تو لگتا ہے کہ ہم آپس میں لڑنے کی بجائے شاید ہم عالمی جنگ فتح کر رہے ہیں۔

میں بڑی حیران ہوں کہ میں نے بہت سوچا کہ مسلمان یہ کیا کر رہے ہیں۔

ہم تو پہلے ہی اس قدر فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلے ہی پوری دنیا میں ذلت اور خواری ہمارا نصیب بن چکا ہے اور محرم آتے ہی ہم آپس میں بھی لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور طاغوتی قوتوں کو ایک اور موقع دیتے ہیں کہ آؤ بھئی ہمیں مارو----

ہم تو بڑی بٹی ہوئی قوم ہیں، ہم تو ایسے ہیں کہ ہمارا نہ کوئی وجود ہے نہ ہماری کوئی عزت ہے کہ ہم نے اپنے نبی کریم کے ایک پیغام پر بھی عمل نہیں کیا۔

ہم اپنے آپ کو "سنی" کہتے ہیں "شیعہ" کہتے ہیں۔ کیا سنیوں نے کبھی سوچا کہ نبی ﷺ کی سنت ہے کیا؟ کیا شیعوں نے سوچا کہ نبی ﷺ کے ماننے والوں کو کس طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہے؟ اور کس طریقے سے اظہار یکجہتی کرنی ہے۔ بھائی آپ خدا کے واسطے باہر کے ملکوں میں رہنے والوں سے پوچھیں کہ عالمی سطح پر تو آپ ذلیل ہو چکے ہیں اتنے ذلیل ہو چکے ہیں کہ دنیا میں آپ کا کوئی وقار نہیں ہے اور آپ کی آنکھیں ابھی بھی نہیں کھولی ہیں۔

اب جو نبی مکرم ﷺ کے نواسے پیغام دے رہے ہیں تو وہ کیا کوئی ایک ایسا پیغام دے رہے ہیں کہ اللہ کی وحدانیت کو چھوڑ دو! رسول ﷺ کے کسی کہنے پر عمل نہیں کرو! میں ایک نیا مذہب دے رہا ہوں تم کو اس کو پیروی کرو!

اگر تو یہ ایسا کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے آپ امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ کی مخالفت کریں یا تو مخالفت کس بات پر کریں۔

وہ تو کہہ رہے ہیں کہ میں تو اپنے نانا کا دین بچانے نکلا ہوں تو کیا ہمیں ایسے عظیم پیغام کی راہ میں پتھر ڈالنے چاہیے؟ ہمیں رکاوٹیں پیدا کرنی چاہیں؟ کیا ہم وہ جو عورت تھی جو نبی مکرم ﷺ کے گلے میں رسی کا پھندہ ڈالتی تھی۔ کہیں ہم وہ پھندے ڈالنے کی کوشش تو نہیں کر رہے ہیں ایک دوسرے کے گلے میں۔

وہ عورت جو نبی ﷺ پر کچرا پھینکتی تھی کیا ہم اس طرح کی قوم ہیں۔ ہم کون سی قوم ہیں خدارا آنکھیں کھول لیں۔ یہ نہ ہو کہ یہ وقت بڑا ظالم ہے کسی کا ساتھ نہیں دیتا مسلمان تو ویسے ہی بڑے بے وقت ہیں۔ آپ اس میں لڑ لڑ کے مر جائیں گے۔ باہر والوں کو تو آپ کو مارنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

کیا ہم نے اتباع رسول کی ہے۔ محمد، محبت اور محرم جو اتباع رسول ﷺ کر رہا ہے وہی تو سنت ہے۔ آپ نے کونسا کپڑا پہنا ہے، ہرا، لال یا کالا اس سے کوئی غرض نہیں۔ پکا مومن وہ ہے جو اتباع رسول کر رہا ہے۔ اگر آپ نے اپنے رسول کی اتباع کی تو آپ سب سے بڑے مومن ہیں۔ ہر مسلمان مومن ہے جو اتباع رسول کر رہا ہے۔ اور رسول کا واضح پیغام ہے کہ اللہ کی وحدانیت کی بات کرو اور اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے بھی کئی جگہ کہا ہے کہ میری اور میرے نبی کی اطاعت کرو۔ نبی کریم کا بھی یہی پیغام تھا۔

ہم سب سنی ہیں کیونکہ ہم سنت پر عمل کرتے ہیں اور اہل بیت کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ رسول خدا نے اہلبیت سے پیار کیا ہے۔ ہم اس غم کو مان رہے ہیں جو رسول خدا کے نواسوں کا غم ہے۔ ان کے خاندان کا غم ہے۔

دیکھیں یہ محرم کے آتے ہی مسلمانوں میں ایک بے نام لائن کھنچ جاتی ہے۔ فرق پڑ جاتا ہے یہ ایسا کیوں ہے۔ ہم سب سنی ہیں کیونکہ ہم اہل بیت کو چاہتے ہیں اور اہل بیت کو پیار کرنا سنت رسول ہے۔ خدا کیلئے اب جھگڑوں کو چھوڑیں اور ہم سب صرف مسلمان بن جائیں کیونکہ ہم سب اللہ اور اس کے رسول کو مان رہے ہیں۔

☆☆☆

سلام

• مضطر جونپوری مرحوم
(سیّد عباس حیدر سابق پرنسپل شیعہ کالج لکھنؤ)

بہت محال تھا جینا تری عطا کے بغیر
ملا سکون کسے حرفِ التجا کے بغیر
کوئی بھی جنگ ہو خیبر ہو یا کہ خندق ہو
ہوئی نہ فتح کبھی شاہِ لافتا کے بغیر
نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے واجب
مگر یہ کچھ بھی نہیں عشق مرتضیٰ کے بغیر
یہ کائنات بھی قائم انہیں کے دم سے ہے
ملے گی خلد کہاں آل مصطفیٰ کے بغیر
بغیر عشق علی تھی مری حیات محال
حیات قلب کی ممکن نہیں ہوا کے بغیر
علی امام من است و منم غلامِ علی
دعا کے ساتھ ہے لب پر کبھی دعا کے بغیر
نگاہ حق میں بڑا مرتبہ ہے فضہ کا
سمجھ میں بات نہ آئے گی ہل اتی کے بغیر
ہر ایک سانس کہ اک دِن حساب دینا ہے
نفس ندامت ہستی ہے کربلا کے بغیر
خدائے صبر پہ نازاں ہے سبط مرسل بھی
ہمیشہ شکر کیا شکوہ خفا کے بغیر
جمالِ چہرہ حق آئینہ نہیں ہوتا
ضیائے پرچمِ عباس با وفا کے بغیر
درِ حسین سے ملتی ہیں صحتیں مضطر
مریض کوئی پلٹتا نہیں شِفا کے بغیر

منقبت در شان حضرت امام حسین

• کوثر امروہوی

حسین ابن علی سے جسے محبت ھے
یقین مانیے قسمت میں اس کے جنت ھے
چلو حسین کے نقش قدم پہ ہم وطنو
ہماری قوم کو اس کی بڑی ضرورت ھے
کسی یزید کے ظالم کے آگے مت جھکنا
یہی حسین کی تعلیم ھے وصیت ھے
مٹا دو نام و نشاں تک ہر ایک ظالم
اگر حسین سے سچی تمہیں عقیدت ھے
غم حسین کے اشکوں سے کر لیا ھے وضو
بڑی پسند خدا کو مری عبادت ھے
حسین حسین کو دنیا پسند کرتی ھے
مگر یزید کے تو نام ہی سے نفرت ھے
یزید وقت سے کہہ دو کہ ہم حسینی ہیں
ہمیں مٹا دے اگر تجھ میں اتنی ہمت ھے
خدا کی راہ میں سر کو کٹاؤ زندہ رہو
حسین ابن علی سے تو یہ روایت ھے
یزیدیوں سے یہ کہہ دو نہ ہم سے ٹکرائیں
ہمارے پاس وہی کربلائی قوت ھے
سر حسین نے نیزے پہ چڑھ کے دی یہ صدا
ھے رتبہ اونچا مرا نیچ یہ خلافت ھے
نبی کا پیارا نواسہ ہوا پیاسا شہید
خیال کوثر امروہی کو اذیت ھے

☆☆

سلام
بارگاہِ امام عالی مقام

• ڈاکٹر طارق قمر، لکھنؤ

مِرے سکوت کی شرحِ نوا حسین حسین
میں سن رہا ہوں صدا در صدا حسین حسین
اُٹھا کے رکھ دیے میں نے سبھی اُصولِ عروض
یہی ردیف یہی قافیہ حسین حسین
ہیں آیتیں سرِ نیزہ حسین کے لب پر
اور آیتوں کے لبوں پر صدا حسین حسین
جہاں پہ توڑا دم اصغر کی بے نوائی نے
وہیں سے گونجی صدائے بقا حسین حسین
لکھی جو میں نے انا من حسین کی تفسیر
نبی نبی کی جگہ بھی لکھا حسین حسین
سمٹتے جاتے ہیں مفہومِ وحدت و کثرت
بناتا جاتا ہے اک دائرہ حسین حسین
سلام کر کے فرشتے چلے گئے طارق
مری جبیں پہ تھا لکھا ہوا حسین حسین

☆☆☆

پیڈل سے گدی تک

بھولی بسری

• خورشید انور رضوی رومی نواب
غازی منڈی، وکٹوریہ اسٹریٹ

دن ڈھلے کاروباری سرگرمیوں سے واپس گھر آتے ہوئے ایک چھوٹے سی اجڑی ہوئی پارک میں چند بچے عمر کے مطابق رنگ برنگی چھوٹی بڑی سائکلیں چلاتے ہوئے نظر آئے کسی کی سائکل دو پہیا تھی توکسی کی تین پہیا توکسی دو پہیا سائکل میں سپورٹر لگے تھے تا کہ سائکل چلانے والا بچہ گر نہ پڑے۔ ایک بارگی اُنکو سائکل چلاتے ہوئے دیکھ کر قدم رُک گئے۔ اور بچپن کی بھولی بسری یادیں تازہ ہوا ٹھیں۔ جب میرے والد نے ہائی اسکول پاس کرنے کی خوشی میں مجھے ایک سکینڈ ہینڈ سائکل دلائی تھی۔ سائکل ملنے کی وہ خوشی آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ ویسی خوشی تو موٹر سائکل خریدنے پر بھی نہیں ہوئی تھی۔ بہر حال روز صبح اُٹھ کر سائکل کو خوب رگڑ رگڑ کر چمکانا۔ اسکول سے واپس آنے کے بعد پھر سائکل کی صفائی کر کے سائے میں کھڑی کرنا۔ دوستوں سے سائکل کی خوبیاں بیان کرنا۔ اُن کو سائکل کی سیر کروانا۔ سائکل میں ہوا بھرنے کے لئے نخاس بازار سے سیکنڈ ھینڈ پمپ خریدنا۔ وہ تمام باتیں ایک ساتھ یاد آنے لگیں جیسے کل کی بات ہو۔

یہ سائکل مجھے ہائی اسکول میں کامیابی ملنے کی خوشی میں والد کی طرف سے ایک تحفہ تھی۔ مگر سائکل سے میرا رشتہ پہلے ہی جڑ چکا تھا چونکہ میرے گھر میں دو سائکلیں تھیں ایک میرے ماموجان کی اور دوسری میرے والد کی۔ میرے والد کی سائکل اکثر گھر میں ہی کھڑی رہتی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ والد صاحب ریلوے کے رنگ اسٹاف میں ملازم تھے۔ جب وہ ٹرین کے ساتھ کسی دوسرے شہر جاتے تو سائکل پر پوری طرح میرا قبضہ ہو جاتا تھا۔ والدہ کی ڈانٹ پھٹکار کے باوجود زیادہ سے زیادہ وقت سائکل سیکھنے میں گزرتا تھا۔ جبکہ ماموجان بھی ریلوے میں ملازم تھے۔ چونکہ وہ لوکو ورکشاپ میں تھے اسلئے وہ سائکل سے آتے جاتے تھے۔ اسلئے اُنکی سائکل چھٹی کے دن ہی ہاتھ لگتی تھی۔ ہم اُس زمانہ کے لوگ ہیں جنھوں نے سائکل چار اسٹیج میں چلانا سیکھی تھی۔ پہلی اسٹیج پیڈل پر کھڑے ہونا، دوسری قینچی تیسرے ڈنڈا اور چوتھے گدی۔

آج تو ہر عمر کے بچے کے لئے مختلف سائز کی سائکلیں بازار میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے لڑک پن میں چھوٹی سائکلیں مشکل سے ملتی تھیں زیادہ تر چھتیس انچی سائکل ہوتی تھی۔ بعد میں بتیس انچی سائکل بھی آنے لگی تھی۔ والد کی سائکل چھتیس انچی ہونے کی وجہ سے اُسکی گدی میرے کندھے تک آتی تھی۔ اس وقت گدی پر بیٹھنے کا تصور کرنا بھی کسی خواب سے کم نہ تھا۔

ابتدا میں گرتے پڑتے سائکل چلانے کی شروعات ہوتی تھی۔ پہلے پہل سائکل دوڑا کر پیڈل پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اس عمل سے توازن رکھنا آ جاتا تھا اور ہمت آگے بڑھتی تھی۔ دوسری منزل قینچی سے یعنی سائکل کے فریم کے بیچ سے ایک پیر اندر کر کے پیڈل پر رکھنا اور پھر سائکل کو دوسرے پیر سے ڈھکیلتے ہوئے دوڑنے کے انداز میں دوڑاتے ہوئے دوسرا پیر باہر کے پیڈل پر رکھ کر چلانا۔ اس طرح سائکل چلانے میں گرنے کا خطرہ زیادہ ہوتا تھا۔ اور جب گرتے تو چوٹ بھی خوب لگتی تھی۔ چھوٹی موٹی چوٹیں چھپا جاتے مگر جب بڑی چوٹ لگتی تھی تو ڈانٹ بھی خوب پڑتی تھی مگر حوصلہ نہیں ٹوٹتا تھا۔ دوسرے دن ایک نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ سائکل چلانے کی کوشش شروع ہو جاتی۔ سائکل چلانے کی دھن میں کبھی کبھی تو اتنا کھو جاتے کہ دھوپ کی تپش بھی پائے استقلال میں لرزش نہ پیدا کر پاتی۔ مگر یہ کوشش اُس وقت تک چلتی رہتی جب تک گھر والے ڈانٹ ڈپٹ کر پڑھنے بیٹھنے کے لئے نہیں کہتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب ہم اپنی ناکامیوں کے باوجود سائکل پر توازن برقرار رکھنے کی جدوجہد میں گرتے، چوٹ کھاتے اور پھر ایک نئے عزم کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوتے۔ یا یوں کہا جائے کہ سائکل سیکھنا کسی جنگی مہم سے کم نہ تھا۔ گھٹنوں کا چھلنا چہرے پر خراش، ہاتھ پیر کا چھلنا ایک عام بات تھی۔ گرنے کے بعد فوراً چوٹ اور درد کو بھلا کر اُٹھ کھڑے ہونا اور واپس اسی قینچی کے انداز میں سائکل پر سوار ہو جانا۔ یہی تھا زندگی کا پہلا ایڈونچر۔ بہر حال ایک دن وہ بھی آیا جب قینچی چلانے میں مہارت حاصل ہو گی۔ اب تو موقعہ کی تلاش رہتی کہ کب کس کی سائکل ہاتھ لگ جائے اور گلی میں دور تک قینچی کا مزا لیا جائے۔

ایک وقت وہ بھی آیا جب دوستوں کی مدد سے ڈنڈے پر ادھر اُدھر لٹک کر پیڈل چلانا سیکھا اور جھوم جھوم کر سائکل کی سواری شروع ہوئی۔ اس طرح سائکل چلانے میں ایک مددگار کی ضرورت ہوتی تھی۔ ہوتا یوں تھا کہ ایک لڑکا سائکل کے کیریر کو پکڑ کر سہارا دیتا اور دوسرا لڑکا سائکل کے ڈنڈے پر لٹک کر سائکل چلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جب وہ بیلنس بنالیتا تو پیچھے کیریر پکڑنے والا لڑکا کیریر کو چھوڑ دیتا تھا۔ ڈنڈا سائکل سیکھ جانے کے بعد جب کبھی سائکل ہاتھ آجاتی تو کسی سہارے کے بغیر اُنچی جگہ سے سائکل پر سوار ہو کر ایک پیر پیڈل پر پیر جمالیتا اور دوسرا پیر ایک طرف جھک کر پیڈل تک پہنچا دیتے تھے۔ اس طرح جھوم جھوم کر سائکل چلائی جاتی تھی۔ اس میں جب گرتے تو چوٹ کچھ زیادہ لگتی تھی۔ مگر جوش و خروش میں کمی نہیں آتی تھی۔

میرے محلہ میں ظہیر الدین صاحب اور ماسٹر صاحب کی سائکل مرمت کی دکانیں تھی۔ جہاں سائکل مرمت کے ساتھ ساتھ کرائے کی سائکلیں بھی ملتی تھیں جسکا کرایہ آٹھ آنے گھنٹا ہوتا تھا۔ لوگ اپنی ضرورت کے حساب سے سائکل کرئے پر لیتے تھے۔ ماسٹر کی دکان پر دو عدد چھوٹی سائکلیں بھی تھیں مگر وہ بچوں کو والدین کی سفارش کے بغیر سائکل نہیں دیتے تھے۔ میرے والد کی سفارش کے بعد وہ مجھے چھوٹی سائکل کرائے پر دے دیتے تھے۔ جسکی وجہ سے باقاعدہ گدی سائکل چلانا سیکھی تھی۔

گدی سائکل چلانے کا طریقہ یہ تھا کہ کسی اُنچی جگہ سے پہلے گدی پر بیٹھتے اور پھر پیڈل مار کر سائکل کو آگے بڑھاتے تھے۔ دھیرے دھیرے یہ عادت بھی چھوٹی اور پھر دوڑ کر اچھل کر گدی پر بیٹھنا سیکھا۔ یہ وہ آخری مرحلہ تھا جس کے بعد سائکل سیکھنے کا کورس مکمل ہوا۔ مگر چھتیس انچی سائکل پر بیٹھنا ابھی بھی آسان نہ تھا۔ عمر کے ساتھ ساتھ چھتیس انچی سائکل پر بھی قابو پالیا۔

سائکل اور چوٹ کا رشتہ ایسا تھا کہ اُس زمانہ کے لوگ اچھی طرح واقف ہیں اور اکثر کے ہاتھ پیروں میں ایک آدھ نشان ابھی بھی باقی ہوگا۔ سائکل سے گرنا اور چوٹ لگنے کے واقعات نے شاید زندگی کی گاڑی کو جدوجہد سکھائی اور زندگی کو آگے بڑھانے کا عزم بخشا جس کی گدی پر آج بھی بیٹھیں ہیں۔

☆☆☆

سلام کے توسل سے چراغِ عزا روشن کرنے والا شاعر

ڈاکٹر کیفی سنبھلی

• ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی
بلال ہاؤس، 4/11 نگلہ ملاح
سول لائن علی گڑھ یوپی

اردو ادب میں ابتداء سے ہی رسول اللہؐ اور ان کے اہل بیتؑ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا رہا ہے جو کہ آج تک جاری و ساری ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح اردو ادب کی حیات تک جاری و ساری رہے گا۔ اس سلسلے سے اردو شاعری کی مختلف اصناف میں امام حسینؑ کا ذکر ملتا ہے۔ چاہے وہ مثنوی ہو قصیدہ ہو غزل ہو یا دیگر کوئی بھی صنف ہم اس کے دامن میں طرح طرح سے ذکرِ امام حسینؑ ضرور دیکھتے آرہے ہیں۔ جبکہ مرثیہ اور سلام تو اسی کے لئے اپنی مثال آپ رکھتے ہیں۔

صنفِ سلام اردو ادب کی ایسی صنف ہے جو غزل جیسی ہیت رکھتے ہوئے داستانِ کربلا بیان کرتی ہے۔ ابتداء میں اس کا دائرہ بھی محدود تھا لیکن میر انیسؔ اور دیگر شعراء کی کاوشوں کے ذریعے سے اس کا دائرہ وسیع ہوا اور اس میں تمام کائنات کے مضامین سمٹ کر آگئے لیکن ان مضامین کا مقصد واقعۂ کربلا کو یاد کرنا ہی رہا۔ صنفِ سلام میں امتدادِ زمانہ کے تحت کافی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ آج کا سلام میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ کے سلاموں سے کئی معنوں میں مختلف ہے۔ آج کے سلام کا لہجہ نیا ہے اس میں عصرِ حاضر کے مسائل کے ساتھ ساتھ کربلا کی کہانی اور امام حسینؑ پر اشک فشانی ملتی ہے۔ ساتھ ہی اس میں منقبت کا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ آج کا "سلام" حمد و نعت، منقبت و قصیدہ اور مرثیہ کی آمیزش کی ایک مخصوص و منفرد شکل ہے۔

ڈاکٹر کیفی سنبھلی اردو ادب کے ایسے شاعر ہیں جن کی فکری پرواز نہایت بلند ہے انھوں نے اردو شاعری کی مختلف اصناف میں کامیاب طبع آزمائی کی ہے۔ اس سلسلے سے ان کی متعدد کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ فی الوقت ان کے سلاموں کا مجموعہ "چراغ عزا" میرے سامنے ہے۔ جس میں ڈاکٹر کیفی سنبھلی کی عقیدت و عقیدے کے ساتھ ساتھ ان کی شعری صلاحیتیں بھی آشکار ہیں۔ بلاشبہ عصرِ حاضر میں موصوف نے صنفِ سلام کو ایک نیا رنگ و آہنگ عطا کیا ہے۔ مثلاً ان کے سلام میں صنفِ غزل کی طرح بہترین علامتیں پائی جاتی ہیں جن میں روایتی رنگ کے ساتھ ساتھ جدید لہجہ بھی نمایاں ہے۔ مثال کے لئے کچھ اشعار اس طرح ہیں:

تیرگی رقص نہ کر تیرا ابھی ٹوٹے گا غرور
ایک سورج ابھی باقی ہے نکلنے کے لئے

ظاہر ہے شعر میں "تیرگی" زمانے کے ظلم و استبداد سے عبارت ہے اور "سورج" ایک ایسے مسیحا کی طرف اشارہ ہے جس کی آمد کی ساری کائنات منتظر ہے اور جس کی آمد "تیرگی" یعنی ظلم و جور کا خاتمہ کردے گی۔ یعنی شعر میں "سورج" کے پیرائے میں امام مہدیؑ کا ذکر کیا جارہا ہے۔ لیکن یہ شعر محدود نہیں یہ شعر ہر اس شخص کی نشاندہی کرتا ہے جو حق کا پرستار ہے اور باطل کا منکر۔ اسی طرح ایک شعر ہے:

سرپھری ساری ہواؤں کو خبر ہونے تک
کچھ دیئے ہم کو جلانے ہیں سحر ہونے تک

ظاہر ہے کہ "سرپھری ہواؤں" سے مراد باطل ہے اور وہ مصائب ہیں جن سے انسانیت دوچار ہوتی ہے، جبکہ "دیئے" سے مراد عزم و حوصلہ لئے جاسکتے ہیں ساتھ ہی یہ ان کی بھی علامت ہوسکتا جو راہِ حق میں اپنی جان و مال قربان کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

ڈاکٹر کیفی سنبھلی جہاں ادب پر گہری نگاہ رکھتے ہیں وہیں اپنے گرد و پیش کے مسائل کو بھی رشحاتِ قلم میں سمو لیتے ہیں۔ وہ پرآشوب زمانے کے کرب و تکالیف کو "شام غریباں" کے آئینے میں دیکھتے ہیں اور علامت بناتے ہیں۔ شعر ہے:

حد سے بڑھی جو شامِ غریباں کی سرکشی
مٹھی سے ایک بچے کے جگنو نکل پڑے

"شام غریباں" جہاں مصائبِ اہلِ بیتؑ کی عکاس ہے وہیں اس سے منسلک "اندھیرا" غم و اندوہ کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تصویر کشی بھی کرتا ہے۔ موصوف اس لفظ کو علامت بنا کر کہتے ہیں:

لہو سے ہم نے جلائے تھے وہ دیئے جن سے
تمام عمر اندھیروں کے پاؤں جلتے رہے

لیکن وہ معاشرے کی بگڑتی ہوئی شکل سے مایوس نہیں بلکہ کربلا کا واقعہ ان کی طاقت بن کر سامنے آتا ہے۔ اسی لئے "شام غریباں" بھی انھیں حوصلہ عطا کرتی ہے اور وہ اس کے آگے "صبح نو" اور "چاندرات" کو بھی خاطر میں نہیں لاتے کیوں کہ وہ مقصدِ شام غریباں سے آشنا ہیں۔ کہتے ہیں:

نہ صبح نو نہ کوئی چاندرات آنکھوں میں
فقط ہے شام غریباں کی بات آنکھوں میں

ان کے یہاں "یزید" محض کربلا کے واقعے تک محدود ایک کردار نہیں بلکہ وہ ہر دور میں ایک یزید دیکھتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں:

اس شان سے یزید سے اب جنگ کیجئے
اشکِ عزا کو اپنے لہو رنگ کیجئے

یعنی "یزید" ہر دور کی ظالم و جابر طاقتوں کی علامت ہے اور "اشکِ عزا" اس کے خلاف ایک احتجاج کا نام ہے۔

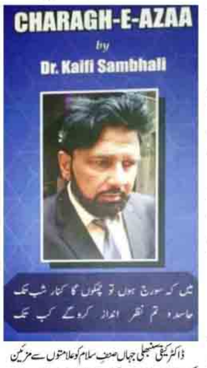

ڈاکٹر کیفی سنبھلی جہاں صنفِ سلام کو علامتوں سے مزین کرتے ہیں وہیں ان کے یہاں بہترین استعارے اور تشبیہات کی فراوانی بھی نظر آتی ہے۔ پہلے چند اشعار ایسے ملاحظہ کریں جن میں حسین اور منفرد انداز میں استعارے پیش کئے گئے ہیں:

سجدے سے سر کسی کو اٹھانا تو ہے نہیں
اب خنجروں سے ڈرنا ڈرانا تو ہے نہیں
جل اٹھیں گے ذہن میں شام غریباں کے چراغ
اپنے بچوں کو کبھی بھوکا سلا کر دیکھنا
قریب دیکھا جو رومالِ فاطمہ زہراؑ
ستارے آکے مری آنکھوں میں ٹہلتے رہے

پہلے شعر میں "خنجروں" سے مراد فوج یزید ہے۔ دوسرے شعر میں "چراغ" حق کی سربلندی، حوصلے اور عزم کا استعارہ بن کر سامنے آتا ہے۔ تیسرے شعر میں "ستارے" آنسوؤں کی بات کرتے ہیں۔ گویا کہ ڈاکٹر کیفی سنبھلی جہاں علامتوں کو برتنے کا طریقہ و سلیقہ جانتے ہیں وہیں استعارے کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے یہاں بہترین تشبیہات دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مثلاً:

تم درِ شبیرؑ پر جس کو سمجھتے ہو چراغ
غور سے دیکھو کہیں وہ میری پیشانی نہ ہو

عقیدت و مودت سے لبریز اس شعر میں اپنی پیشانی کو چراغ سے تشبیہ دینا اس بات کی وضاحت ہے کہ شاعر کی شاعرانہ فکر اور پروازِ تخیل کس قدر بلند ہے۔ اسی طرح موصوف کو عزاخانہ جنت لگتا ہے۔ کہتے ہیں:

عزاخانے سے میں گھر کو کہاں جاتا ہوں اپنے
مجھے جنت میں ہی رہنے کی عادت ہوگئی ہے

وہ غمِ حسینؑ کو اپنی زندگی میں مقدم رکھتے ہیں اور روک ٹوک کے باوجود وہ اس سے روگردانی نہیں کرتے۔ کہتے ہیں:

کسی بھی فتوے سے اشکِ عزا نہ رک پائے
ہوائیں چلتی رہیں یہ چراغ جلتے رہے

وہ فرشِ عزا کو عرشِ معلیٰ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شعر ہے:

آکے جب مہمان زہراؑ کا گھرانہ ہوگیا
پھر مرا فرشِ عزا عرشِ معلیٰ ہوگیا

وہ فرزندانِ علیؑ کو "دیوں" اور باطل کی طاقتوں کو "ہوا" سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں:

علیؑ کے بیٹے ہیں ڈرتے نہیں ہیں مرنے سے
سبھی دیوں کو ہوا پر عبور ایک سا ہے

ان کے یہاں امام حسینؑ کا سر "دستارِ محمدؐ" ہے۔ شعر ہے:

تجھے خبر ہے یہ دستار ہے محمدؐ کی
یزید تشتِ طلا میں جو سر حسینؑ کا ہے

صنفِ سلام کربلا کے واقعے کے ساتھ ساتھ مختلف واقعات کا مجموعہ ہوتی ہے۔ یعنی اس میں متعدد تلمیحات پائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر کیفی سنبھلی بھی تلمیحات کے برتنے کا خوب ہنر جانتے ہیں۔ چند اشعار دیکھیں:

ذوالعشیرہ میں جو پہلی بار گونجی تھی کبھی
کربلا پھر سے ابوطالبؑ کی وہ للکار ہے
جتنا جی چاہے محمدؐ کو ستالیں کافر
خیریت ہے ابوطالبؑ کو خبر ہونے تک
تذکرہ کرتے تھے آپس میں بتانِ کعبہ
ہم ہیں مہماں کسی دیوار میں در ہونے تک
جب بدن میں ضعف کچھ محسوس ہوتا ہے انھیں
اوڑھ لیتے ہیں نبیؐ زہراؑ کی چادر یک بہ یک
بھیج کر قاتل کو شربت کہہ گئے مولا علیؑ
دشمنوں سے اپنے حسنِ انتقام ایسا تو ہو

تحریر کئے گئے اشعار میں ظاہر ہے واقعۂ کربلا نہیں ہے لیکن حیاتِ اسلام کے مختلف مشہور واقعات موجود ہیں اور جتنے واقعات ہیں وہ کربلا کے واقعے کی تمہید ہی ہیں۔

ڈاکٹر کیفی سنبھلی کے سلام میں ان کی عقیدت اور عقیدہ واضح طور پر نمایاں ہے۔ جس کا اظہار وہ بار بار کرتے رہتے ہیں۔ کچھ اشعار ان کے عقیدے اور عقیدت پر مبنی رقم کئے جاتے ہیں:

گرتے ہوئے جو میں نے کہا یا علیؑ مدد
پردے سے دو کٹے ہوئے بازو نکل پڑے
علیؑ مرتضیٰؑ کو میں خدا کب مانتا ہوں
تمہیں تو بے سبب مجھ سے عداوت ہوگئی ہے
بن گیا کیفیؔ وہی آخر شفاعت کا سبب
اشک اک رومالِ زہراؑ میں ہمارا مل گیا
دامنِ کرب و بلا کو تھام لے کیفیؔ اگر
ہر بلائے ناگہانی سے الگ ہوجائے گا

ان کے یہاں محاروں کا بھی خوبصورت استعمال نظر آتا ہے۔ جس سے ان کا کمالِ فن ظاہر ہے۔ کہتے ہیں:

عزادارانِ شہ کی بادشاہت ہوگئی ہے
سنا ہے آج تو جنت بھی جنت ہوگئی

ظاہر ہے شعر میں "جنت ہونا" جس خوبصورتی کے ساتھ لفظِ جنت کے ساتھ ہی نظر آتا ہے وہ شاعر کو بے ساختہ داد دینے پر مجبور کرتا ہے۔ اسی طرح "چلو بھر پانی" محاورے کا شعر میں استعمال کرتے ہیں۔ شعر ہے:

ڈوب کر مرنا اگر چاہے تو مرجائے یزید
چلّو میں عباسؑ کے تھوڑا سا پانی اور ہے

وہ "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" جیسے محاورے کو شعر میں اس طرح پیش کرتے ہیں:

حرؑ ستم کی ہر کہانی سے الگ ہوجائے گا
دودھ ہے تو خود ہی پانی سے الگ ہوجائے گا

ڈاکٹر کیفی سنبھلی کی سلام گوئی پر بہت کچھ کہا اور لکھا جاسکتا ہے مختصر کہیں تو ان کی سلام نگاری میں برجستگی، تازگی، شگفتگی، خوبصورت الفاظ کا خوبصورت استعمال، تشبیہات، تلمیحات، استعارے، علائم، محاورے، عقیدت و عقائد، زورِ تخیل اور کہیں کہیں خودستائش بھی نظر آتی ہے۔ ساتھ ہی مصائب کے میدان میں بھی وہ دلدوز اشعار رقم کرتے ہیں اور اس ضمن میں بھی ندرتِ خیال سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً:

جلتی زمیں پہ دیکھا جو لاشہ حسینؑ کا
مرقد سے ایک بی بی کے گیسو نکل پڑے

مجموعی طور پر ان کے سلام نہ صرف جذبات و کیفیات سے منسلک ہیں بلکہ ان کے یہاں ادب کے تمام تر تقاضے بھی پائے جاتے ہیں۔

☆☆☆

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے

• شہیر رضوی کھیروی، لکھیم پور کھیری

دبستان نعت (نعت ریسرچ انڈیا) کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر سراج قادری نے فون پر اور فخرِ صحافت راشد حسین راہی نے عالمی ادارہ ارباب فکر و فن کانپور کی معرفت اردو اکیڈمی لکھنؤ کے مستند و بہترین مبصر ڈاکٹر رضوان انصاری کے دنیائے رنگ و بو سے کوچ کرجانے کی خبر ملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر رضوان انصاری ایک ایماندار، نیک، شریف النفس اور سلیم الطبع انسان تھے۔ آپ کا قلم بے لوث اور غیر جانبداری سے چلتا تھا۔ کسی کی چاپلوسی قطعی قبول نہیں تھی۔ وہ خالص گلے باز کو شاعر اور دوسروں سے لکھوائی گئی نثر لکھنے والے کو ادیب نہیں مانتے تھے۔

اردو اکیڈمی لکھنؤ کے عمدہ ترین مبصرین میں شمار کئے جاتے تھے۔ راقم الحروف شہیر رضوی کھیروی سے ان کے بہت قریبی دیرینہ مراسم تھے۔ اکثر و بیشتر فون پر بھی گفتگو سے مشرف فرماتے تھے۔

رضوان انصاری نعت مقدس پر اہم کام کرنے والا دنیا کا منفرد مجلہ دبستان نعت کی مجلس مشاورت کے اہم رکن تھے۔ شعری کاوشوں کے ساتھ ساتھ نثری فکر بھی ہمہ تن آغوش رہا کرتی تھی۔ فاضل ادبیات فیروز سیفی امریکہ، عظیم مجلّے کے عظیم مدیر ڈاکٹر سراج قادری موصوف کی خوبیاں بیان کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔

انھیں جب معلوم پڑتا کہ شہیر رضوی کھیروی بلگرام شریف حاضری دینے جارہا ہے تو صاحب سجادہ رئیس الاتقیا، محبوب الاولیا جگر گوشہ بتول نواسہ رسول علامہ و مولانا حافظ و قاری حضور سید اویس مصطفی زیدی الواسطی بلگرامی کو سلام عقیدت کا نذرانہ بھجواتے۔ عرس عالی صفوی (صفی پور شریف اناؤ) کے سیمینار میں زینت سجادگی حضور نوازش محمد فاروقی و حضور افضال محمد فاروقی نے کرم فرماتے ہوئے ڈاکٹر رہبر عارفی صفوی مغفور (رکن مجلس مشاورت ارباب فکر و فن کانپور) کے توسل ڈاکٹر سراج احمد قادری، ڈاکٹر رضوان الرضا (علیگ)، ڈاکٹر رضوان انصاری (عبدالجبار انصاری، سدھولی، سیتاپور) کے ساتھ ساتھ اس خالدی رضوی غلام کو بھی کئی بار دعوت نامے کی نعمت سے سرفراز کیا گیا۔ آپ تینوں حضرات گئے تھے۔ یہ ناچیز کم نصیبی سے نہیں جاسکا۔

ڈاکٹر رضوان انصاری کئی کتابوں کے مصنف و مولف اور شعری مجموعے کے خالق بھی ہیں۔ گاہے گاہے مجھے اپنی تصانیف ارسال کرتے رہتے تھے۔ 24 اگست 2021 کو ایک ساتھ کچھ کتابیں بھیجیں جن کے اسمائے گرامی یوں ہیں۔

حضور تاج الشریعہ (علیہ الرحمہ) ایک عبقری شخصیت، حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (سرکار امام احمد رضا قدس سرہٗ کے رسالہ نطق الہلال بارخ ولادالحبیب والوصال کا تنقیدی جائزہ)، غزوۂ بدر، اسلام کا پانچواں فریضہ حج، ثناخوان ماہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ اقبال فکر و آگہی، پروفیسر ولی الحق انصاری کے نقوش حیات اور ان کی بیانیہ شاعری، پروفیسر ولی الحق انصاری بحیثیت نثر نگار، مشاہیر در نظر مشاہیر، فکر و بصیرت، اردو ادب کے ماہ و نجوم، لکھنؤ کے چند مشاہیر ادب۔ ان میں کچھ اردو اکیڈمی اتر پردیش اور فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش سے پبلش ہیں۔ افسوس صد افسوس میں بوجہ عدیم الفرصتی کسی کتاب پر تبصرہ کرنے کا شرف حاصل نہ کرسکا۔ ڈاکٹر رضوان انصاری صاحب کو کئی ایوارڈ حاصل ہوئے۔ پروفیسر ولی الحق انصاری، پروفیسر انصار اللہ، ڈاکٹر صابر سنبھلی، ارمان علی انصاری (سابق لکچرار شعبہ اردو ہاشمی انٹر کالج سعداللہ نگر)، ڈاکٹر طارق سعید (صدر شعبہ اردو فیض آباد) وغیرہ ہم آپ کو بہت مانتے تھے۔ ان میں کچھ آپ کے استاد بھی ہیں۔

ڈاکٹر رضوان انصاری نے اپنی زندگی کے روز و شب لکھنے پڑھنے میں گزارے۔ مفکر عظیم علامہ اقبال نے ایسے ہی حضرات کے لئے فرمایا۔

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

☆☆☆

ماں دی اِے موم بتی اِے!

جتنی اچھی صورتیں ہم کو ملیں
اتنے ہی خانوں میں حیدر بٹ گئے

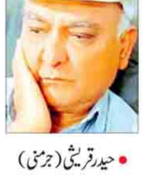

• حیدر قریشی (جرمنی)

میرا ٹین ایج کا پہلا سال تھا اور وہ لگ بھگ آٹھ نو سال کی تھی۔ میں ٹین ایج میں بہت شرمیلا تھا۔ انتہائی شریف، بعد میں جوانی بھی اسی شرمیلے پن اور شرافت میں گنوادی۔ لیکن میں حقیقتاً اتنا شریف نہیں تھا، بس گھر میں اچھائی برائی کا جو سبق سکھایا گیا پھر معاشرے میں جس طرح کی روایات تھیں ان سب کے پیشِ نظر میں اتنا شریف ہوگیا تھا کہ کوئی اچھی سی "گندی بات" سوچتے ہوئے بھی گھبراتا تھا کہ اپنے آپ میں سوچتے ہوئے بھی کسی اور کو اس کی بھنک پڑ جائے گی اور پھر امی، ابو کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

تیرہ سال کی عمر میں کچی محبت کا ایک عجیب تجربہ ہوا۔ گھر کے قریب ایک چائے خانہ تھا، وہاں دودھ دہی بھی فروخت ہوتا تھا۔ مجھے دہی لینے کے لئے بھیجا گیا۔ میں کھڑا تھا، دوکاندار کا بیٹا مجھ سے دو تین سال چھوٹا تھا وہ پہلے گاہکوں کو بھگتا کر میری طرف مڑا تو میرے ساتھ وہ بھی کھڑی ہوئی تھی۔ دوکاندار کا بیٹا میری طرف متوجہ ہوا تو وہ آگے بڑھ کر بولی پہلے مجھے دہی دو، مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے پہلے آئی ہوئی تھی۔ لڑکے نے پتہ نہیں کس لہر میں کہہ دیا۔۔۔

تمہیں پتہ نہیں یہ حیدر صاحب ہیں۔ پہلے انہیں دوں گا۔

جواباً وہ لڑکی تنک کر بولی کون ہے اوئے حیدر؟۔۔۔

دوکاندار نے میری طرف اشارا کیا، اسی لمحے میں ہم دونوں نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک دوسرے کو دیکھا اور میں تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ عجب جادو بھری آنکھیں تھیں اس کی، لیکن میری نام نہاد شرافت اور درحقیقت بزدلی نے مجھے دوسری بار آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی جرات نہ دی۔ مجھے نہیں پتہ پہلے دہی کسے ملی، بس اس کے دبنگ انداز "کون ہے اوئے حیدر؟" نے دل میں کوئی موم بتی سی جلادی۔ موم کو چھوؤ تو شعلہ جلانے کو لپکے، ویسے دیکھو تو جگمگ جگمگ۔۔۔ لیکن چھونا تو دور کی بات ہے، دیکھنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

ہمارے گھر سے غربی جانب سڑک کو سڑک جائیں تو لیفٹ سائیڈ پر پہلے بڑا سا موڑ آتا ہے۔ یہ محلہ خواجگان کے بازار میں سے گزرتا ہوا جیٹھہ بھٹہ بازار کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن اگر موڑ مڑے بغیر آگے چلتے جائیں تو پھر لیفٹ سائیڈ پر ایک اور موڑ آتا ہے، یہ بھی گلیوں سے نکلتا ہوا جیٹھہ بھٹہ بازار تک لے جاتا ہے۔ لیکن اگر بدستور آگے بڑھتے جائیں تو وہاں پھر ایک موڑ آتا ہے۔ یہ بھی اسی بازار کی طرف لے جاتا ہے لیکن اگر دائیں جانب دیکھیں تو کچہری اور پھر ماڈل ٹاؤن کی طرف رستہ جاتا ہے۔ لیفٹ سائیڈ کے اسی تیسرے موڑ سے، نہیں بلکہ اس سے پہلے والے یعنی دوسرے موڑ سے میں ایک بار گلی میں داخل ہوا تو مجھے وہی نو سال والی بچی دکھائی دی۔ اسے دیکھتے ہی مجھ پر کچھ گھبراہٹ سی طاری ہوئی لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ دو تین بار پھر انہیں دو گلیوں کے درمیانی حصوں میں سے گزرتے ہوئے ہمارا آمنا سامنا ہوا۔ میری گھبراہٹ اور اس کی زیرِ لب مسکراہٹ دونوں ہی شرافت سے گزر جاتے رہے۔ پانچ چھ سال گزر گئے اور ہمارا معمول ویسے کا ویسا ہی رہا۔ میں نے دسویں پاس کرتے ہی شوگر مل میں نوکری کرلی۔ وہ بڑی ہوکر پہلے سے بھی بہت زیادہ خوبصورت ہوگئی تھی۔ گورا چٹا رنگ، مناسب قد و قامت، تیکھے نقوش اور جادو بھری آنکھیں۔ اب مجھ میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ گلی خالی ہوتی تو گزرتے ہوئے اسے معمول سے زیادہ دیکھ لیتا۔ اتنی ہمت کے نتیجہ میں مجھے عجیب تجربہ ہوا۔ کبھی لگتا تھا کہ مجھے دیکھ کر وہ محبت سے مسکراتے ہوئے گزر رہی ہے اور کبھی لگتا غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ میں نے پہلے اسے اپنا وہم سمجھا لیکن پھر اچھی طرح سے دیکھا کہ واقعی وہ کبھی غیر معمولی حد تک محبت بھری نظروں سے دیکھ کر مسکراتی ہوئی گزر جاتی تھی اور کبھی ماتھے پر گہرے بل ڈال کر قہر آلود نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ لیکن ان متضاد رویوں کا بھید سمجھ میں نہ آیا۔ تب ہی میں نے ایک افسانہ لکھا تھا "غریب بادشاہ" اس میں مسرت اور (غصہ) خوف کی ان دو متضاد کیفیات نے ایک اور تناظر میں یوں تخلیقی اظہار کیا تھا:

"ایک عجیب سا ساز ابھرتا ہے۔ مجھے لگتا ہے میں اس ساز سے واقف ہوں لیکن کچھ یاد نہیں پڑتا۔ عجیب سا ساز ہے، ایک لمحے روح کی پاتال تک اتر جاتا ہے اور دوسرے لمحے میں خوفزدہ کردیتا ہے۔ مسرت اور خوف کی عجیب سی کشمکش۔۔۔"

اس دوران مزید چار پانچ سال گزر گئے۔ ہم اپنی انہیں مخصوص گلیوں میں سے گزرتے ہوئے بس ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے گزرتے رہے۔ ہاں اب میری شادی بھی ہوگئی تھی اور میں شعر بھی کہنے لگا تھا پھر روایتی شاعری سے بڑھ کر جدید شاعری کے کچے پکے تجربے بھی کرنے لگا تھا۔ تب ہی اپنے اس معمول کے ملنے کو میں نے یوں بیان کیا تھا۔

ترے وصال کی یوں لذتیں اٹھاتا ہوں
کہ روز ملتے ہیں قدموں کی آہٹوں کے بدن

شادی کے بعد میں نے مبارکہ کو اپنا ہم راز بنالیا تھا۔ وہ سارے راز جو بیویوں سے ہمیشہ چھپانے چاہئیں میں نے وہ سارے راز مبارکہ کو بتا رکھے تھے۔ ایک دن پتہ چلا کہ وہ ایک اچھے پرائیویٹ سکول میں ٹیچر بن گئی ہے۔ ہماری شوگر مل کے ملازمین کے علاج کے لئے ڈاکٹر ملک محمد اکبر کو ذمہ داری ملی ہوئی تھی۔ اتفاق سے ٹیچر میم کے سکول کے ڈاکٹر بھی یہی تھے۔ مزید اتفاق یہ ہوا کہ ایک بار ڈاکٹر کے کلینک میں مبارکہ اور ٹیچر میم کا ٹاکرا ہوگیا۔ دونوں اچھی گپ شپ کر رہی تھیں۔ مزید تعارف ہونے پر مبارکہ نے اپنے شوہر کے طور پر میرا نام بتایا تو مبارکہ کے بقول پہلے تو وہ سکتے میں آگئیں پھر ایک دم اٹھ کر کلینک سے باہر چلی گئیں۔ مبارکہ نے یہ قصہ مزے لے کر بتایا تھا اور بعد میں بھی کبھار ان کا کوئی ذکر ہوا تو مبارکہ نے ہنس کر کہا اچھا اچھا آپ کی وہ موم بتی۔۔۔ بہر حال ٹیچر میم کے اس رویے سے یہ اندازہ تو ہوگیا کہ وہ مجھے بخوبی جانتی تھیں۔ لیکن یہ ردِ عمل محبت کے باعث تھا یا نفرت کے باعث؟ یہ سمجھ میں نہیں آسکا۔ ایک بار اچانک دو میم ٹیچر دیکھیں تو راز کھلا کہ وہ دو بہنیں ہیں، شاید جڑواں یا شاید ایک دو سال کے فرق والی لیکن دونوں بالکل ہم شکل ہیں۔۔۔ چنانچہ پھر میں نے یہی اندازہ کیا کہ جو مسکرا کر دیکھتی تھی وہ وہی تھی جس نے دبنگ انداز میں کہا تھا "کون ہے اوئے حیدر؟"۔۔۔ اور جو غصے سے دیکھتی تھی شاید اس کی وہ بہن ہو جسے اس نے اپنا ہم راز بنایا ہوا اور وہ اپنی بہن کی محافظ کے طور پر مجھے ایسے دیکھتی ہو۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے۔

میم ٹیچر جو نو سال کی عمر میں ٹکرائی تھیں اب 67 سال کے لگ بھگ ہو چکی ہوں گی۔ انہیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آدھی صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی اور زندگی کے کتنے ہی خوش کن ادوار سے گزرنے کے بعد بھی اور اب جرمنی میں بیٹھے ہونے کے باوجود بھی میں نے انہیں عزت اور محبت کے ساتھ پوری طرح یاد رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے بعض باتیں معلوم ہونے کے باوجود جان بوجھ کر درج نہیں کیں کہ آپ کا پردہ رہے۔ یہ سب کچھ بھی اس لئے لکھا کہ یہ بتا سکوں کہ نو سال کی عمر میں آپ نے دبنگ انداز میں "کون ہے اوئے حیدر؟" کہہ کر محبت کی جو موم بتی جلائی تھی۔ میں نے ابھی تک اس موم بتی کو بجھنے نہیں دیا۔

■■

بی جے پی حکومت بجلی کے نام پر عوام کو لوٹ رہی ہے: بیج

رائے پور:(یو این آئی) چھتیس گڑھ کانگریس کے صدر دیپک بیج نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے ایک بار پھر بجلی صارفین کو لوٹنے کا کام کیا ہے۔ گھریلو کھپت پر 10 سے 20 پیسے فی یونٹ اضافہ کیا گیا ہے جب کہ غیر گھریلو بجلی کی قیمت میں 25 پیسے فی یونٹ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ زرعی پمپس کی بجلی کے نرخوں میں 50 پیسے فی یونٹ اضافہ کیا گیا ہے جو سب سے زیادہ اضافہ ہے
۔چھتیس گڑھ کے کسان پہلے ہی کھاد، بیج اور بجلی کی کٹوتی سے پریشان ہیں اور اب بی جے پی حکومت زرعی پمپوں کے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کرکے کسانوں کی کمر توڑ رہی ہے ۔ مسٹر بیج نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومتیں عوام کو لوٹنے کے لیے طرح طرح کے حربے اپناتی ہیں۔ 2003 سے 2018 تک، رمن سنگھ کی سابقہ بی جے پی حکومت نے ہر سال بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔ 2003 میں چھتیس گڑھ میں گھریلو صارفین کو 3.30 روپے کی شرح سے بجلی ملتی تھی۔ 15 سال کی بدانتظامی کے بعد رمن سنگھ کے دور میں اسے بڑھا کر 6.40 روپے جبکہ انتخابی سال 2018 میں صرف 20 پیسے کم کر کے 6.20 روپے کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم پچھلی کانگریس حکومت کے پورے پانچ سالوں میں خالص اضافہ دیکھیں تو یہ صرف 2 پیسے تھا جو تاریخی طور پر سب سے کم تھا۔
انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت کے پانچ سالوں میں کل اضافہ صرف 02. روپے یا 2 پیسے یعنی صرف 0.32 فیصد تھا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بی جے پی حکومت کے ڈیڑھ سال میں کل 80 پیسے یعنی 13 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مسٹر بیج نے کہا کہ کانگریس کی سابقہ حکومت نے بجلی کے خسارے کو ختم کرتے ہوئے چھتیس گڑھ کے 65 لاکھ سے زیادہ گھریلو صارفین کو بجلی بل آف ہمنٹ اسکیم کے تحت تقریباً 3240 کروڑ روپے بطور سبسڈی دے کر بڑی راحت فراہم کی تھی۔
کسانوں کو 5 ایچ پی تک مفت بجلی دی گئی اور بی پی ایل صارفین کو 40 یونٹ تک مفت بجلی دی گئی۔ ہسپتالوں اور صنعتوں کو رعایتی نرخوں پر بجلی دے کر ریلیف فراہم کی گئی۔ بی جے پی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد ریاست بھر میں بجلی کی کٹوتی شروع ہوگئی اور قیمتیں مسلسل بڑھنے لگیں۔

کرانہ کاروباری کی گولی لگنے سے موت

پٹنہ:(یو این آئی) بہار کے دارالحکومت پٹنہ کے رام کرشن نگر تھانہ حلقے میں بدمعاشوں نے ایک کرانہ کاروباری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کو بتایا کہ کرانہ دکاندار وکرم جھا (40) جمعہ کی رات مشرقی آشوچک محلہ میں اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بدمعاشوں نے حملہ کر دیا اور انہیں گولی مار کر شدید زخمی کر دیا۔ ذرائع کے مطابق زخمی دکاندار کو فوراً اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ قتل کی وجوہات کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش جاری ہے۔

نالندہ: نالندہ ضلع کے ناگر نوسا تھانہ علاقے میں سنیچر کو شرپسندوں نے ایس ایچ او قتل کیس کے ملزم روی کمار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ دو گرفتار۔

شہدائے کشمیر نے ہماری راہوں کو آسان بنادیا: فاروق عبداللہ

سری نگر:(یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے شہدائے کشمیر کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان عظیم قربانیوں نے ہمیں اپنے مستقبل کی سمت واضح کی ہے اور ان کے خون کا ایک ایک قطرہ ہماری خودداری، آزادی اور وقار کی ضمانت ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے 13 جولائی کے شہدا کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے اپنے ایک بیان میں کہا کہ شہدائے کشمیر نے شخصی راج کے خلاف جدوجہد میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جو کہ ہماری قومی تاریخ کا روشن باب ہے۔ یہ قربانیاں نہ صرف ہماری اجتماعی غیرت کا مظہر ہیں بلکہ یہ ہمیں عزم و ایثار، بے لوث خدمت اور اجتماعی

بھلائی کے راستے پر چلنے کا سبق دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ان ہی قربانیوں کی کوکھ سے جنم لینے والی ایک عوامی تحریک ہے اور اس تنظیم کے جھنڈے تلے آج بھی کشمیری عوام خودمختاری اور عزت نفس کے تحفظ کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اس بات پر زور دیا کہ آج کے دور میں جب کہ قوم کو کئی نئے چیلنجز اور مسائل درپیش ہیں، ضروری ہے کہ ہم بصیرت، استقامت اور حوصلے کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں۔ بیان میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اتحاد، یکجہتی اور بصیرت کے ساتھ موجودہ حالات کا مقابلہ کریں اور شہداء کے مشن کو زندہ رکھیں تا کہ جموں و کشمیر ایک بار پھر خوشحالی اور انصاف کی راہ پر گامزن ہوسکے۔

سڑک حادثہ میں ایک ہی خاندان کے تین افراد ہلاک، دو زخمی

پٹنہ:(یو این آئی) بہار میں پٹنہ ضلع کے رانی تالاب تھانہ علاقے میں ہفتہ کی صبح سڑک حادثے میں ایک ہی خاندان کے تین افراد کی موت ہو گئی جبکہ دو دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے یہاں بتایا کہ ایک کار میں پانچ افراد سفر کر رہے تھے۔ اس دوران سرایا گاؤں کے قریب کینال روڈ پر کار بے قابو ہو کر نہر میں جا گری۔ اس حادثے میں کار میں سوار پانچوں افراد زخمی ہو گئے۔
واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور تمام زخمیوں کو وکرم پرائمری ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا، جہاں ڈاکٹروں نے تین افراد کو مردہ قرار دے دیا۔
ذرائع نے بتایا کہ مرنے والوں کی شناخت نندن سنگھ کی ماں نرملا دیوی (52)، بیوی نیتو سنگھ (35) اور بیٹے استیوا سنگھ (10) کے طور پر کی گئی ہے، جو ویشالی ضلع کے مہوا تھانہ علاقے کے کریہو گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ اس حادثے میں نندن سنگھ اور ان کی بیٹی سدھی سنگھ زخمی ہوئے ہیں، جن کا علاج چل رہا ہے۔ کار میں سوار لوگ چھتیس گڑھ سے اپنے گاؤں کریہو واپس آ رہے تھے۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے پالی گنج سب ڈویژن اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔

مرکز، ریاستی حکومت نوجوانوں کی بہبود کیلئے پرعزم: میگھوال

بیکانیر:(یو این آئی) مرکزی وزیر قانون و انصاف ارجن رام میگھوال نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت اور وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کی قیادت میں ریاستی حکومت نوجوانوں کی فلاح و بہبود کے لیے پرعزم ہے۔ مسٹر میگھوال ہفتہ کو راجستھان کے بیکانیر میں پبلک ریلیشن آفیسرز کی تنظیم 'پرسار' اور 'نروکلپ فاؤنڈیشن' کے مشترکہ زیر اہتمام منعقد ہونے والی 'ریاستی سطح کی نوجوان رابطہ مہم' کا پوسٹر جاری کرنے کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے بہتر مستقبل کے لیے حکومت کی کئی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ ان کو نوجوانوں تک پہنچانے کے لیے پرسار اور نروکلپ کی پہل قابل ستائش ہے۔ پروگرام میں 'پرسار' کے ریاستی صدر ڈاکٹر ہری شنکر اچاریہ نے کہا کہ پہلے مرحلے میں پرسار کی طرف سے نروکلپ فاؤنڈیشن کے تعاون سے ریاست کے 11 اضلاع میں یوا سنکلپ پروگرام منعقد

کیے جائیں گے۔
مختلف محکمے بشمول روزگار، صنعت، سماجی انصاف اور امپاورمنٹ، راجستھان اسکل اینڈ لائیولی ہڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (آر ایس ایل ڈی سی) اس میں حصہ لیں گے۔ نوجوانوں کو اسکیموں سے متعلق معلومات فراہم کی جائیں گی اور ضروری درخواستیں موقع پر ہی دی جائیں گی۔ نیروکلپ فاؤنڈیشن کے ڈائرکٹر ڈاکٹر چندر شیکھر شریمالی نے کہا کہ یووا سنکلپ ابھیان کے دوران اسکیموں کے فروغ کے ساتھ ساتھ اسکل ڈیولپمنٹ، کیریئر گائیڈنس، موقع پر تقرری، مالی خواندگی اور سرمایہ کاری کے بارے میں معلومات بھی دی جائیں گی۔
مغربی راجستھان میں شمسی توانائی کے امکانات اور روزگار کے بارے میں معلومات دی جائیں گی۔ اس کے لیے ماہرین کی ٹیم تیار کی گئی ہے۔ اس موقع پر سماجی انصاف اور امپاورمنٹ ڈپارٹمنٹ کے جوائنٹ ڈائریکٹر ایل ڈی پنوار، ڈاکٹر ستیہ پرکاش آچاریہ، چمپالال گیدر، اشوک بوبروال، پنکج اگروال وغیرہ موجود تھے۔

تین مطلوب دہشت گردوں کی کروڑوں کی جائیدادیں ضبط

سری نگر:(یو این آئی) جموں و کشمیر پولیس نے دہشت گردی کے مالی نیٹ ورک کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ضلع گاندربل میں تین مطلوب دہشت گردوں کی تقریباً 3.2 کروڑ روپے مالیت کی جائیدادیں ضبط کر لیں۔ پولیس کے مطابق یہ تینوں افراد اس وقت پاک مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہیں اور وادی میں تخریبی سرگرمیوں کو ہوا دینے میں ملوث رہے ہیں۔ پولیس ترجمان کے مطابق فاروق احمد راتھر ولد عبدالحد راتھر ساکن کوراگ گاندربل، نور محمد پرے ولد عبدالحد پرے ساکن ہٹہ بورہ گاندربل اور محمد مقبول صوفی ولد غلام محمد صوفی ساکن کھرہامہ گاندربل نامی تین سرگرم دہشت گردوں کی جائیدادوں کو قرق کیا گیا۔ ان افراد کے خلاف پولیس اسٹیشن خیر بوانی میں 2009 میں درج ایف آئی آر نمبر 48/2009 زیر دفعہ 13 یو اے پی اے کے تحت مقدمہ زیر تفتیش ہے۔ پولیس کے مطابق ضبط کی گئی غیر منقولہ جائیداد میں 09 کنال اور ڈیڑھ مرلہ زرعی اراضی شامل ہے، جسے خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کی منظوری کے بعد پولیس نے قانونی ضابطے کے تحت اپنی تحویل میں لیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی جموں و کشمیر میں دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو ختم کرنے کی جاری مہم کا حصہ ہے۔ ترجمان کے مطابق 'وادی میں کسی کو بھی دہشت گردی یا علیحدگی پسندی کی پشت پناہی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم ہر اُس شخص کے خلاف کارروائی کریں گے جو امن کے خلاف کام کرے گا، چاہے وہ وادی میں ہو یا بیرون ملک میں۔' پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مشتبہ افراد کے بارے میں بروقت اطلاع دیں تاکہ علاقے کو دہشت گردی سے مکمل طور پر پاک کیا جا سکے۔ عوامی اشتراک سے ہی امن، ترقی اور خوشحالی ممکن ہے۔

آئی آئی ایم (کولکاتہ) میں عصمت دری کے الزام میں طالب علم گرفتار

کولکاتہ:(یو این آئی) انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) کولکاتہ کے جنوبی کولکتہ میں واقع انسٹی ٹیوٹ کیمپس میں ایک لڑکی کی مبینہ طور پر عصمت دری کے الزام میں سال دوم کے طالب علم کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کرناٹک کے رہنے والے پرمانند ٹوپاواکر نامی طالب علم کو کولکاتہ پولیس نے جمعہ کی شام ہردیو پور پولیس اسٹیشن میں متاثرہ کی طرف سے درج کرائی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پر گرفتار کیا ہے۔ لڑکی نے الزام لگایا کہ اس طالب علم نے کل شام اسے کونسلنگ کا وعدہ کرکے کیمپس میں بلایا اور اسے کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سافٹ ڈرنکس دیا جس کے بعد لڑکی بے ہوش ہوگئی۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ بوائز ہاسٹل میں اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ لڑکی نے یہ بھی الزام لگایا کہ کیمپس میں داخلے کے وقت اسے وزیٹر بک پر دستخط کرنے نہیں دیا گیا۔ ایف آئی آر کے بعد کولکاتہ پولیس نے آئی آئی ایم (کولکاتہ) کی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور طالب علم کو آئی بی این ایس ایکٹ کی دفعہ 123 اور 64 کے تحت گرفتار کرلیا۔

بی جے پی کو اقتدار سے دور رکھنے کی خاطر ہی نیشنل کانفرنس سے اتحاد کیا: طارق قرہ

جموں:(یو این آئی) جموں و کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر طارق حمید قرہ نے کہا ہے کہ تمام زبانیں یکساں احترام کی مستحق ہیں اور امتحانات میں امیدواروں کو اپنی پسند کی زبان میں پرچہ حل کرنے کی آزادی دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت نے نیشنل کانفرنس (این سی) کے ساتھ جو اتحاد قائم کیا، اس کا بنیادی مقصد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو اقتدار سے دور رکھنا تھا اور وہ اس سیاسی حکمت عملی میں کامیاب رہے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے جموں میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ نائب تحصیلدار اسامیوں کو پر کرنے کی خاطر اردو زبان کو لازمی قرار دینے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کانگریس صدر نے کہا کہ زبانیں تہذیبوں کی نمائندہ ہوتی ہیں، نہ کہ کسی ایک مذہب یا قوم کی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ تمام امیدواروں کو برابری کی بنیاد پر حق دے کہ وہ

جس زبان میں چاہیں، امتحان دیں، چاہے وہ اردو ہو، ہندی ہو، انگریزی ہو یا کوئی اور علاقائی زبان۔ طارق حمید قرہ مزید کہا کہ بی جے پی کی یہ حکمت عملی دراصل عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کا ایک ہتھکنڈا ہے، جس کا مقصد اقلیتوں کے جذبات کو مشتعل کرنا اور سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسی تقسیم پیدا کرنے والی سیاست کو پہچانیں اور متحد ہو کر تمام زبانوں، ثقافتوں اور برادریوں کا احترام کریں۔ نیشنل کانفرنس میں اندرونی اختلافات کے بارے میں پوچھے گئے ایک اور سوال کے جواب میں پی سی سی چیف نے کہا کہ پارٹیوں کے اندرونی معاملات ان کے اپنے معاملات ہوتے ہیں اور ان پر کسی بیرونی فریق کو تبصرہ نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ سیاست میں نظریاتی اختلافات کے باوجود جب جمہوریت اور آئین کو خطرہ لاحق ہو تو جماعتوں کو اپنے اختلافات بالائے طاق رکھ کر عوامی مفاد میں ایک پلیٹ فارم پر آنا پڑتا ہے۔

مدھیہ پردیش: شیوپوری ضلع میں کسانوں کو سویابین کے جعلی بیج دیے جانے کی شکایت پر تشکیل شدہ ٹیم ایک بیج کی دوکان کو سیل کرتے ہوئے۔

ٹینکر کی زد میں آ کر میاں بیوی کی موت

بھرت پور:(یو این آئی) راجستھان میں بھرت پور کے سارس تھانہ علاقہ میں آگرہ۔جے پور قومی شاہراہ نمبر 21 پر ہفتہ کے روز گیس ٹینکر کی زد میں آ کر بائیک سوار میاں بیوی کی موت ہوگئی۔ پولس ذرائع نے بتایا کہ آج سویرے ہیلک گاؤں کے باشندے نیتر پال گرجر (36) اپنی بیوی کرپا (32) کے ساتھ موٹر سائیکل پر اپنے گاؤں واپس آ رہے تھے، راستے میں جے پور سے آگرہ جانے والے گیس ٹینکر نے سارس چوراہے پر سڑک عبور کرتے ہوئے انہیں کچل دیا۔ دونوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ حادثے کے بعد ڈرائیور ٹینکر چھوڑ کر موقع سے فرار ہوگیا۔ پولس کا کہنا ہے کہ اطلاع ملنے پر پولس نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو تحویل میں لے کر اسپتال پہنچایا جہاں سے پوسٹ مارٹم کے بعد لاشوں کو لواحقین کے حوالے کر دیا گیا۔

کانگریس نے وزیر جیویش مشرا کی برطرفی کا مطالبہ کیا

پٹنہ:(یو این آئی) کانگریس نے آج غیر معیاری، نقلی دواؤں کی تیاری اور تقسیم سے جڑے ایک معاملے میں وزیر برائے شہری ترقی جیویش مشرا کو فوری طور پر برطرف کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کی قومی ترجمان سپریہ شرینیت نے ہفتے کے روز کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں بہار کی این ڈی اے حکومت پر سخت حملہ کیا اور کہا کہ حکومت قصوروار وزیر کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام کے اعتماد اور انسانی زندگی پر ایک کھلا حملہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آلٹو ہیلتھ کیئر پرائیویٹ لمیٹڈ ایک دوا ساز کمپنی ہے جس کے ڈائریکٹر جیویش مشرا ہیں۔ اس کمپنی کی تیار کردہ دوا "سپرولائن 500 ٹیبلٹ" "معیار پر پوری نہیں اتری اور اس میں ملاوٹ اور گمراہ کن برانڈنگ پائی گئی۔ سپریہ شرینیت نے کہا کہ ادویات اور کاسمیٹکس قانون کی کئی دفعات کی خلاف ورزی کے بعد راجستھان کے راجسمند میں دوا کے معائنے کے دوران ایک مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ راجستھان کی ایک عدالت نے اس سال 4 جون کو جیویش مشرا اور دیگر آٹھ افراد کو قصوروار ٹھہرایا لیکن چونکہ یہ ان کا پہلا جرم تھا اس لیے انہیں "پروبیشن آف آفینڈرز ایکٹ "1958 کی دفعہ 4 اور 5 کے تحت رعایت دے دی گئی۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ جو شخص عوامی فلاح و بہبود کی ذمہ داری سنبھال رہا ہو اسے لوگوں کی جان خطرے میں ڈالنے کے لیے صرف اس بنیاد پر معاف نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اس کا پہلا جرم تھا۔ انہوں نے کہا کہ جیویش مشرا کے پاس عہدے پر برقرار رہنے کا کوئی اخلاقی جواز نہیں ہے۔ یہ صرف قانونی مسئلہ نہیں بلکہ انسانی جان، عوامی صحت اور اخلاقی ذمہ داری کا سوال ہے۔ انہوں نے بہار کابینہ سے جیویش مشرا کو برطرف کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مرکزی وزارت صحت اور ڈرگ کنٹرول حکام سے اس معاملے میں کی گئی کارروائی کی وضاحت بھی طلب کی ہے۔

شیلنگ کے زخم ذہنوں پر باقی

اُوڑی میں خواتین و بچے شدید نفسیاتی دباؤ کے شکار

سری نگر:(یو این آئی) شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ کے سرحدی قصبے اُوڑی میں مئی کے مہینے میں پاکستان کی جانب سے کی گئی شدید شیلنگ نے اگرچہ اب وقتی طور پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے، لیکن نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مقامی آبادی خاص طور پر خواتین و بچے اب بھی شدید نفسیاتی صدمے کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ انکشاف 'انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اینڈ نیوروسائنسز' کشمیر کی ایک تازہ رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے تحت چلنے والے چلڈرن گائیڈنس اینڈ ویل بینگ سینٹر کی ٹیم نے یونیسف اور مقامی انتظامیہ کے تعاون سے اُوڑی کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا، جہاں انہیں عام شہریوں میں شدید ذہنی دباؤ، پریشانی، نیند نہ آنا، اور بچوں میں خوف کی واضح علامات دیکھنے کو ملیں۔ ٹیم نے 3,600 سے زائد افراد کو فوری نفسیاتی امداد، دوائیں، مشورے اور ذہنی صحت سے متعلق رہنمائی فراہم کی۔ رپورٹ کے مطابق، مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ہمیشہ سے لائن آف کنٹرول کے قریب رہتے آئے ہیں، لیکن اس بار کی شیلنگ اتنی شدید اور غیر متوقع تھی کہ وہ مکمل طور پر بے خبر اور غیر محفوظ تھے۔ کئی گھر تباہ ہوئے، درجنوں افراد بے گھر ہوئے، اور روزمرہ کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ تحقیقی ٹیم کے مطابق، خواتین میں سب سے زیادہ فکر اپنے بچوں، گھریلو سامان اور مردوں کی واپسی کی غیر یقینی صورتحال پر مرکوز تھی۔ بچوں میں رات کو ڈر کر جاگنے، دل کی دھڑکن تیز ہونے اور تعلیمی تسلسل کے ٹوٹنے کی شکایات عام پائی گئیں۔ رپورٹ میں زور دیا گیا ہے کہ محض عارضی نفسیاتی امداد کافی نہیں۔ مقامی برادریوں میں نیم مستقل ذہنی صحت کلینک، اساتذہ و رضاکاروں کی تربیت، اور ذہنی صحت کی خدمات تک مسلسل رسائی کو یقینی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ماہرین نے تجویز دی ہے کہ متاثرہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے اسکولوں میں تخلیقی سرگرمیوں، کھیلوں، اور صدمے سے نکلنے کی تربیت پر مبنی پروگرامز شروع کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ "ٹیلی مناس" جیسے ذہنی صحت ہیلپ لائنز کو فروغ دیا جائے تا کہ ہر فرد وقت پر مدد حاصل کر سکے۔

کنویں میں ڈوبنے سے دو بھائیوں کی موت

بلاس پور:(یو این آئی) چھتیس گڑھ کے بلاس پور ضلع میں کنویں کی صفائی کے دوران دو بہن بھائیوں کی ڈوب کر موت ہوگئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق یہ واقعہ کوٹہ بلاک کے گرام پنچایت کرہی کچر علاقے میں پیش آیا۔ دیپار پارہ کے رہنے والے دلیپ پٹیل جمعہ کی شام کنویں کی صفائی کے لیے اپنے گھر کے قریب کنویں میں اتر گئے۔ صفائی کے دوران وہ پانی میں ڈوبنے لگا۔ اسے بچانے کے لیے اس کا بھائی دنیش پٹیل بھی کنویں میں اتر گیا لیکن دونوں کنویں سے باہر نہ آ سکے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ دونوں بھائیوں کی موت کنویں میں دم گھٹنے سے ہوئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور لاشوں کو کنویں سے باہر نکالا۔

منی پور میں سکیورٹی فورسز کی کارروائی

انتہا پسند گرفتار، اسلحہ برآمد

امپھال:(یو این آئی) منی پور کے کئی اضلاع کے حساس علاقوں میں بڑے پیمانے پر تلاشی مہم جاری ہے، اس دوران سکیورٹی فورسز نے جمعہ کے روز انتہا پسندوں کو گرفتار کیا اور بڑی تعداد میں ہتھیار برآمد کیے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ سکیورٹی فورسز نے ہفتہ کے روز امپھال مشرقی ضلع کے مافاؤ ڈیم تھانہ علاقہ کے تحت اتھم گاؤں سے اسلحہ اور گولہ بارود کا ایک ذخیرہ برآمد کیا۔ جس میں ایک 12 بور سنگل بیرل بندوق، دو راؤنڈ 32. کیلیبر گولہ بارود، دو ہینڈ گرینڈ، میگزین کے ساتھ ایک پستول، ایک کارتوس، دو ٹیوب لانچرز، چارجر کے ساتھ ایک وائرلیس سیٹ، اور دو ڈیٹونیٹرز شامل ہیں۔ امپھال مغربی ضلع کے سیکمائی تھانہ علاقے کے تحت محرابی سے ممنوعہ زیر زمین تنظیم کے ایک سرگرم رکن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ملزم کے پاس سے شناختی دستاویزات پر مشتمل ایک پرس ملا ہے۔ حکام نے تصدیق کی ہے کہ مشتبہ شخص نے میانمار میں 45 دن کی فوجی تربیت حاصل کی تھی اور وہ اس علاقے میں کالعدم گروپ کے لیے کام کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ ضلع کاکچنگ کے وائیکھونگ تھانے کے تحت اماتھل علاقے سے ایک اور کالعدم گروہ کے دو ارکان کو گرفتار کیا گیا۔ دونوں ایک ہی علاقے کے رہائشی ہیں اور دو موبائل فون بھی ضبط کر لیے گئے ہیں۔
سکیورٹی فورسز نے امپھال مشرقی ضلع میں آتھم برج کے قریب موئرنگپوریل کھنو سے ایک اور زیر زمین تنظیم کے ایک اور سرگرم کارکن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ملزم کے پاس سے موبائل فون ضبط کیا گیا ہے۔ بعد میں ایک کالعدم تنظیم کے تین سرگرم کارکنوں کو گرفتار کیا گیا جو مبینہ طور پر شہریوں، دکانداروں اور بینک ملازمین سے وصولی کرنے اور دھمکیاں دینے میں ملوث تھے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد مقامات پر چھاپے مارے گئے، گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ہتھیار بھی برآمد کیے گئے ہیں۔

باسنپیر میں پتھراؤ کے معاملے میں 23 افراد گرفتار

جیسلمیر:(یو این آئی) راجستھان میں ضلع جیسلمیر کے باسنپیر گاؤں میں پرانے یادگار ڈھانچوں کی تعمیر نو اور مرمت کے کام کے دوران پتھراؤ اور پولس اور انتظامیہ کے اہلکاروں پر حملہ کرنے کے معاملے میں کلیدی ملزم حسام خان سمیت 23 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولس سپرنٹنڈنٹ سدھیر چودھری نے جمعہ کے روز بتایا کہ معاملے کی سنگین نوعیت کو دیکھتے ہوئے خصوصی پولس ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور کوتوالی کے ایس ایچ او پریم دان اور ایس ایچ او صدر بگڈورام نے فوری تحقیقات کی اور پوچھ تاچھ کے بعد اہم ملزم حسام خان سمیت 23 ملزمان کو گرفتار کیا۔ مسٹر سدھیر چودھری نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ حسام خان نے اعلیٰ حکام کو گمراہ کر کے اس پورے واقعہ کو انجام دیا ہے۔ پولس فی الحال تمام گرفتار ملزمان سے گہرائی سے پوچھ گچھ کر رہی ہے، جب کہ جیسلمیر کے سرکل آفیسر کی قیادت میں پولس ٹیمیں اس واقعے میں ملوث دیگر مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے مسلسل چھاپے مار رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حسام خان کے علاوہ اس کیس میں گرفتار ہونے والوں میں مروت (35)، ثمرین (19)، تیجا (35)، حرہ (30)، حسینہ (25)، عطیہ (30)، اسلام خان (20)، ذاکر خان (28)، بچے خان (25)، سبحان خان (70)، بصیر خان (27)، رانے خان (52)، عاصم خان (23)، امامت (22)، مدینہ (31)، بسملہ (30)، نعمت (50)، بسملہ اہلیہ صادق خان (24)، ناظرہ (20) اور حلیم خان کی بیوی حسینہ (30) شامل ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر باسنپیر جونی، تھانہ صدر، جیسلمیر کے باشندے ہیں، انہوں نے کہا کہ کیس کی تفتیش جاری ہے اور جلد ہی باقی ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

دہرادون: مسوری میں ٹریفک جام کی وجہ سے ایک 62 سالہ سیاح کمل کشور کی موت کا ریاستی انسانی حقوق کمیشن نے از خود نوٹس لیا ہے۔

ممبئی میں ملک کا بہترین آف شور ایئرپورٹ بنایا جائے گا

فی الحال مہاراشٹر کے 24 اضلاع میں ہوائی اڈے اور رن وے کی سہولیات موجود ہیں اور آنے والے دنوں میں ان سہولیات کو 30 اضلاع میں بڑھایا جائے گا: وزیراعلی دیویندر فڑنویس کا اعلان

ممبئی: جس طرح ہندوستان کو بحری طاقت بنانے والی وادھون بندرگاہ ملک کی بہترین آف شور پورٹ بننے جارہی ہے، اسی طرح ممبئی میں بہترین آف شور ایئرپورٹ بنایا جائے گا، جو ممبئی کا تیسرا ہوائی اڈہ ہوگا۔ اس پر جلد کام شروع ہو جائے گا۔ وزیراعلی دیویندر فڑنویس نے کہا کہ فی الحال ریاست میں 24 اضلاع میں ہوائی اڈے اور رن وے کی سہولیات موجود ہیں، اور آنے والے وقت میں ان سہولیات کو 30 اضلاع میں بڑھایا جائے گا۔

شہری ہوابازی کی مرکزی وزارت کے زیر اہتمام مغربی خطہ کے وزیر کانفرنس کا انعقاد ہوٹل تاج لینڈ اینڈ باندرہ میں کیا گیا۔ وزیر اعلی دیویندر فڑنویس اس تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر مرکزی شہری ہوابازی کے وزیر کے رام موہن نائیڈو، شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر مملکت مرلی دھر موہول، گوا کے وزیر سیاحت روہن کھنٹے، گجرات کے شہری ہوابازی کے وزیر بلونت سنگھ راجپوت، مدھیہ پردیش کے وزیر ٹرانسپورٹ ادے پرتاپ سنگھ، شہری ہوابازی کی مرکزی وزارت کے سکریٹری سمیر کمار سنہا بھی اس موقع پر موجود تھے۔

چیف منسٹر دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ہندوستان دنیا میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے۔ یہ دنیا کی چوتھی بڑی معیشت بن کر ابھر رہی ہے۔ ایک مضبوط ایوی ایشن ایکو سسٹم کی بہت ضرورت ہے جو ہندوستان کو ترقی کی طرف لے جائے گا۔ چند سالوں تک ہوابازی صرف مراکز کا معاملہ تھا لیکن اب صورت حال بدل چکی ہے۔ یہ مسئلہ اہم ہوتا جارہا ہے کیونکہ جو ریاستیں ہوابازی کو ترجیح نہیں دیں گی وہ ترقی میں پیچھے رہ جائیں گی۔

وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ہم ریاست میں گرین فیلڈ اور گراؤنڈ فیلڈ ایوی ایشن کی تکمیل کرنے والی تمام سہولیات پیدا کررہے ہیں۔ اس کے لیے افرادی قوت کی بہت ضرورت ہے۔ جلد ہی ہندوستان دنیا کی تیسری معیشت بن جائے گا۔ ترقی کی اس راہ میں ہوابازی کا بڑا کردار ہوگا۔ فی الحال، ریاست کے 24 اضلاع میں ہوائی اڈے اور رن وے کی سہولیات موجود ہیں۔ آنے والے عرصے میں ان سہولیات کو 30 اضلاع تک پھیلایا جائے گا۔ رن ویز کو اب بھی اپ گریڈ کیا جارہا ہے۔ ہوائی اڈے اور نائٹ لینڈنگ کی سہولت بڑی حد تک کاروباری افراد اور سرمایہ کاروں کو راغب کرتی ہے۔ گڈچرولی جیسے دور افتادہ ضلع میں ایک نیا ہوائی اڈہ بنانے کے لیے مرکزی حکومت کو ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق گڈچرولی میں 1.5 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔

35 کروڑ روپے کے اسمگل شدہ چینی پٹاخے ضبط

ممبئی: ہندوستان میں چینی پٹاخوں اور پٹاخوں کی اسمگلنگ کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی) نے 35 کروڑ روپے مالیت کے چینی پٹاخوں کی بھاری مقدار ضبط کی ہے، جو نہوا شیوا پورٹ، موندرا پورٹ، اور کانڈلا سیز میں سات کنٹینرز میں چھپائے گئے تھے۔ ڈی آر آئی حکام نے بتایا کہ کلیدی ملزم کو گرفتار کرکے عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔ ڈی آر آئی کے مطابق 100 میٹرک ٹن وزنی چینی پٹاخے، کانڈلا اسپیشل اکنامک زون میں ایک یونٹ کے نام پر غیر قانونی طور پر درآمد کیے گئے تھے۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ ملزمان نے کنٹینرز میں موجود مواد کو چھوٹے آرائشی پلانٹس، مصنوعی پھولوں اور پلاسٹک کی چٹائیوں کے طور پر پیش کیا تھا۔

ممبئی کے کسی مذہبی مقام پر لاؤڈ اسپیکر نہیں ہے

وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے پورے مہاراشٹر بھر سے 3367 لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کا دعویٰ کیا، لاؤڈ سپیکر کے حوالے سے ایس او پی میں تبدیلیاں کی جائیں گی، جس علاقے میں لاؤڈ اسپیکر لگے ہوں گے اس کا ذمہ دار پولیس تھانے کا انچارج ہوگا: وزیراعلیٰ

ممبئی: ممبئی سمیت ریاست بھر میں مذہبی مقامات سے 3367 لاؤڈ اسپیکر ہٹا دیے گئے ہیں۔ ممبئی کو لاؤڈ اسپیکر فری کردیا گیا ہے۔ یہ دعویٰ وزیراعلی دیویندر فڑنویس نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میں 1150 مساجد، 48 مندروں، 10 گرجا گھروں، 4 گرودواروں اور دیگر 148 مقامات سے لاؤڈ اسپیکر ہٹادیے گئے ہیں۔

لاؤڈ سپیکر کے حوالے سے ایس او پی میں تبدیلیاں کی جائیں گی۔ جس کے مطابق جس تھانے کے علاقے میں لاؤڈ اسپیکر لگے ہوں گے اس کا ذمہ دار تھانے کا انچارج ہوگا۔

عیاں رہے کہ بی جے پی ایم ایل اے سدھیر منگنٹیوار نے حکومت کی توجہ مذہبی مقامات پر نصب لاؤڈ اسپیکر کی طرف مبذول کرائی۔ ایم ایل اے آدتیہ ٹھاکرے، بھاسکر جادھو، دیویانی فراندے، جتیندر اوہاد، وشواجیت کدم، ثنا ملک اور دیگر نے بحث میں حصہ لیا۔ ممبران اسمبلی کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے وزیراعلیٰ فڑنویس نے ایوان میں جواب دیا کہ بامبے ہائی کورٹ نے ایک عرضی کے حوالے سے لاؤڈ اسپیکر سے ہونے والی صوتی آلودگی پر قانونی عمل درآمد کے لیے ایک رہنما خطوط جاری کیا ہے۔ اسی مناسبت سے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے ایک ایس او پی تیار کیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ممبئی پولیس نے باہمی رضامندی سے مذہبی مقام کے لاؤڈ اسپیکر کو ہٹادیا ہے۔ اس دوران کوئی مذہبی کشیدگی یا ایف آئی آر نہیں ہوئی۔ ممبئی پولیس نے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے میں اچھا کام کیا۔

وزیر اعلیٰ فڑنویس نے مزید کہا کہ رات 10 بجے کے بعد لاؤڈ سپیکر نہیں بجانے کا قانون 15-20 سال سے نافذ ہے۔ عدالت نے کچھ خاص دنوں کے لیے استثنیٰ دیا ہے۔ گنپتی تہوار، نوراتری کے دوران 4 دن اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر تہوار کے دوران آدھی رات 12 بجے تک لاؤڈ اسپیکر کی اجازت ہے۔ گجرات میں ساؤنڈ پروف پنڈال تیار کیے گئے ہیں، جو نوراتری کے دوران راحت دیتے ہیں۔ ممبئی کے بڑے ہالوں میں بھی نوراتری کا تہوار منایا جاتا ہے۔

ایم ایل اے منگنٹیوار کی توجہ دلائی پر بحث کے دوران اجیت پوار کی پارٹی کے ایم ایل اے انل پاٹل نے ادھو سینا کے ترجمان سنجے راوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا کہ جو لاؤڈ اسپیکر ہر روز صبح 10 بجے بجتے ہیں ان کے بارے میں کیا کیا جائے؟ اس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صوتی آلودگی سے متعلق قانون ہے، لیکن خیالات کی آلودگی سے متعلق کوئی قانون نہیں۔

مہاراشٹر کے تمام اسکولوں میں 'شوگر بورڈ' قائم کرنے کی ہدایت

بچوں میں موٹاپے اور ذیابیطس کو روکنے کے لیے مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ نے اپنے ماتحت تمام اسکولوں میں بیداری مہم چلانے کا حکم دیا

ممبئی: بچوں میں موٹاپے اور ٹائپ 2 ذیابیطس کی بڑھتی ہوئی شرحوں سے نمٹنے کے لیے مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن نے اپنے ماتحت تمام اسکولوں کو اپنے احاطے میں شوگر بورڈ قائم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ ہدایت نیشنل کمیشن فار پروٹیکشن آف چائلڈ رائٹس (این سی پی سی آر) کی جانب سے شروع کی گئی ایک مہم کے بعد سامنے آئی ہے، جس نے پہلے ریاستوں کو اسکولوں میں بیداری مہم چلانے کی ہدایت کی تھی تاکہ طلباء میں شوگر کی زیادتی کو روکا جاسکے۔ سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) نے پورے ہندوستان میں اپنے الحاق شدہ اسکولوں میں اس مہم کو نافذ کرنا شروع کردیا ہے۔ اب، مہاراشٹر میں ریاستی بورڈ کے اسکول بھی اس میں شامل ہورہے ہیں۔

این سی پی سی آر کی سرکلر کے مطابق بچوں میں ٹائپ 2 ذیابیطس (عام طور پر ادھیڑ عمر اور بڑی عمر کے بالغوں میں دیکھی جاتی ہے) میں تیزی سے اضافہ بنیادی طور پر چینی کی بڑھتی ہوئی کھپت کی وجہ سے ہوسکتی ہے کیونکہ بچوں کو میٹھے مشروبات، میٹھے نمکین اور پراسیس شدہ کھانوں تک آسانی سے رسائی حاصل ہوتی ہے۔ سرکلر میں شیئر کیے گئے ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ چار سے دس سال کے بچے اپنی یومیہ کیلوریز کا 13 فیصد چینی سے حاصل کرتے ہیں، جب کہ 11 سے 18 سال کے بچے 15 فیصد تک چینی کھاتے ہیں، جو تجویز کردہ 5 فیصد کی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ چینی کا یہ زیادہ استعمال نہ صرف ذیابیطس بلکہ موٹاپے، دانتوں کے مسائل اور مختلف میٹابولک عوارض کا باعث بنتا ہے جس کے بچوں کی صحت اور سیکھنے کی صلاحیت پر طویل مدتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

صحت کی اس بڑھتی ہوئی تشویش سے نمٹنے کے لیے کمیشن نے اسکولوں میں 'شوگر بورڈز' لگانے کی سفارش کی ہے۔ یہ بصری ڈسپلے طالب علموں کو شوگر کے زیادہ استعمال کے خطرات سے آگاہ کرتے ہیں اور صحت مند غذائی انتخاب کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ بورڈز تجویز کردہ یومیہ چینی کی مقدار اور کولڈ ڈرنکس اور جنک فوڈ جیسی عام استعمال کی جانے والی اشیاء میں چینی کی مقدار کے بارے میں اہم معلومات فراہم کریں گے۔ یہ ضرورت سے زیادہ استعمال اور کھانے کے بہتر انتخاب کے صحت کے خطرات کے بارے میں بھی تعلیم دے گا۔

ریاستی پرنسپل ایسوسی ایشن کے رکن مہیندر گنپولے نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے طرز زندگی کی بیماریوں سے بچا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے شروع کردہ شوگر بورڈ کی پہل خوش آئند ہے، جس سے ذیابیطس سے متعلق کئی بیماریوں، اگر بروقت پتہ چل جائے، کے خلاف اقدامات کرنا ممکن ہوجائے گا۔

مذہبی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی کا معاملہ

مہاراشٹرا اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل پیش، سخت قانون بنانے کا مطالبہ

ممبئی: سوشل میڈیا پر پیغمبر اسلام حضرت محمد و دیگر عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کرنے والوں کے خلاف مکوکا کی طرح سخت ترین قانون بنانے کے لئے سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی مشرق سے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے گزشتہ کل مہاراشٹر اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل پیش کیا، جس پر تمام پارٹیوں کے اراکین اسمبلی نے اتفاق کیا اور یہ امید ہے کہ آنے والے دنوں میں اس بل کو حکومت کی طرف سے منظوری حاصل ہوگی۔

رکن اسمبلی رئیس شیخ نے مہاراشٹر اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ تین چار برسوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات جیسے نبی کریم، چھترپتی شیواجی مہاراج، بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، مہاتما پھولے و دیگر شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کئے جارہے ہیں، جس سے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ پیغمبر اسلام نبی کریم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور نازیبا کلمات کا استعمال کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ شہر اور ریاست کے ماحول میں خلل پڑتا ہے اور لوگ سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر جھوٹے مقدمات درج کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں جو قانون موجود ہے اس میں اتنی سخت سزا نہیں ہے، جس سے ایسے لوگوں میں قانون کا کوئی ڈر اور خوف پیدا ہو لہذا عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات کا استعمال کرنے والوں پر قدغن لگانے کے لئے سخت ترین قانون بنانے کی ضرورت ہے۔

رئیس شیخ نے مہاراشٹر اسمبلی میں اس بابت بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات کا استعمال کرنے والوں کو کم سے کم دس سال کی سزا کا قانون بنایا جانا چاہئے۔ خاص بات یہ ہے کہ رئیس شیخ کے مہاراشٹر اسمبلی میں پیش کئے گئے اس بل پر تمام پارٹیوں کے اراکین اسمبلی نے اتفاق کیا اور اب اس قانون پر تبادلہ خیال کے بعد امید ہے کہ آنے والے دنوں میں اس بل کو حکومت کی طرف سے منظوری حاصل ہوگی جس سے مہاراشٹر میں گزشتہ تین چار برسوں سے جس طرح سے عظیم مذہبی، قومی اور تاریخی شخصیات کی شان میں گستاخی اور نازیبا کلمات استعمال کرنے کا سلسلہ جاری ہے اس پر نکیل کس سکے گی۔

شیواجی کے 12 قلعے یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں شامل

دیویندر فڑنویس اور امت شاہ نے اسے مہاراشٹر کے لیے قابل فخر لمحہ قرار دیا

ممبئی: چھترپتی شیواجی مہاراج کے 12 قلعوں کو یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کے وزیراعلی دیویندر فڑنویس نے کہا کہ'مراٹھا فوجی مناظر، جو مراٹھا حکمرانوں کے قلعہ بندی کے نظام کی نمائندگی کرتے ہیں، کو اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (یونیسکو) کی عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کرنا ریاست کے لیے ایک قابل فخر لمحہ ہے۔ یہ فیصلہ پیرس میں منعقدہ عالمی ثقافتی ورثہ کمیٹی (ڈبلیو ایچ سی) کے 47ویں اجلاس کے دوران کیا گیا۔ سی ایم فڑنویس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، مہاراشٹر حکومت ہمارے پیارے چھترپتی شیواجی مہاراج کو سلام کرتی ہے! مہاراشٹر کے تمام شہریوں اور شیو بھکتوں کو دلی مبارکباد۔

مراٹھا فوجی مناظر میں سالہر، شیونیری، لوہ گڑھ، کھنڈیری، رائے گڑھ، راج گڑھ، پرتاپ گڑھ، سوورنا درگ، پنہالہ، وجے درگ اور مہاراشٹر کے سندھو درگ قلعے اور تمل ناڈو کا گنجی قلعہ شامل ہیں۔ فڑنویس نے مزید کہا کہ شیواجی مہاراج نے یہ قلعے سوراجیہ کے لیے بنائے تھے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ انہیں یونیسکو کی فہرست میں شامل کرنے کی کوششوں میں بہت سے لوگوں نے تعاون کیا۔

ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ نے انسٹاگرام پر لکھا کہ یہ تمام ہم وطنوں کے لیے بڑے فخر کا لمحہ ہے، جب یونیسکو نے مہارادھیراج چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی سے متعلق 12 قلعوں کو یونیسکو کے عالمی ورثے میں شامل کیا ہے۔ ابھی کچھ دن پہلے، مجھے رائے گڑھ قلعہ کا دورہ کرنے اور چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی سے متعلق علامتوں سے خودشناسی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ قلعے ہندو سوراج کے تحفظ کے اہم ستون رہے ہیں اور یہاں سے کروڑوں ہم وطنوں کو اپنی مادری زبان اور مادری ثقافت کی طرف مسلسل ترغیب ملتی رہی ہے۔

مالونی کے مدرسہ سے لاپتہ ہونے والے 4 نابالغ طلباء کو پولیس نے اجمیر سے ڈھونڈ نکالا

ممبئی: ممبئی پولیس نے مالونی کے ایک مدرسے سے لاپتہ چار نابالغ لڑکوں کو کامیابی سے ٹریس کیا ہے اور انہیں راجستھان کے اجمیر سے ڈھونڈ نکالا ہے۔ 12، 13، 15 اور 16 سال کی عمر کے لڑکے اجمیر پولیس کی مدد سے محفوظ پائے گئے اور فی الحال حفاظتی تحویل میں ہیں۔ حکام نے تصدیق کی ہے کہ ان کے لاپتہ ہونے کے حالات جاننے کے لیے مزید تحقیقات کی جائیں گی۔ اطلاع کے مطابق چاروں لڑکے مالونی کے مدرسے میں ایک سال سے زیادہ عرصے سے مذہبی تعلیم حاصل کررہے تھے۔ ان کی اچانک گمشدگی کی اطلاع منگل 8 جولائی کی شام کو ملی جب وہ ساڑھے سات بجے تک مدرسہ واپس نہیں آئے۔ مدرسے کے ایک استاد نے مقامی پولیس کو اطلاع دی، جس کے بعد مالونی پولیس اسٹیشن میں گمشدہ بچوں کی شکایت درج کرائی گئی۔ مالونی پولیس نے فوری طور پر متعدد ٹیموں کے ساتھ تحقیقات کا آغاز کیا۔ لڑکوں کی نقل وحرکت کا پتہ لگانے کیلئے مدرسہ کے اندر اور اس کے ارد گرد 100 سے زیادہ سی سی ٹی وی کیمروں کو چیک کیا گیا۔ فوٹیج اور تکنیکی معلومات کی بنیاد پر، اہلکار ممکنہ سفری راستے کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوئے جو بالآخر انہیں اجمیر لے گئے۔ تحقیقات کے دوران پولیس ٹیموں نے شہر اور اس کے اطراف میں ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹینڈز اور مذہبی مقامات کی بھی تلاشی لی۔ پولیس نے لڑکوں کے جانے کی وجوہات جاننے کے لیے مدرسہ کے عملے، ہم جماعت، اہل خانہ اور دوستوں سے پوچھ گچھ کی۔ اطلاع کے مطابق چاروں بچے محفوظ پائے گئے ہیں اور انہیں اجمیر سے واپس لایا گیا ہے۔

وویک کمار گپتا نے ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر کا عہدہ سنبھالا

ممبئی: 1988 بیچ کے انڈین ریلوے سروس آف انجینئرس (IRSE) کے سینئر افسر وویک کمار گپتا نے جمعہ 11 جولائی 2025 کو ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر کے طور پر چارج سنبھال لیا ہے۔ جنرل منیجر، ویسٹرن ریلوے کے طور پر اپنی پوسٹنگ سے قبل وہ نیشنل ہائی اسپیڈ ریل کارپوریشن لمیٹڈ (این ایچ ایس آر سی ایل) کے منیجنگ ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، اس تنظیم کو ہندوستان کے پہلے بلٹ ٹرین پروجیکٹ کو نافذ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ہندوستان کے پہلے بلٹ ٹرین پروجیکٹ کی تکمیل کے ساتھ۔

گپتا نے ریلوے بورڈ، وزارت ریلوے میں پرنسپل ایگزیکٹو ڈائریکٹر/گتی-شکتی کے طور پر خدمات انجام دی ہیں، جہاں وہ پی ایم گتی-شکتی پہل کے تحت اسٹیشن کی ترقی کے ساتھ تمام بڑے ریلوے منصوبوں کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے لیے ایک مربوط یونٹ کے طور پر کام کرنے والے سات (07) محکموں-سول (ورکس، پروجیکٹ مانیٹرنگ اور اسٹیشن ڈیولپمنٹ)، الیکٹریکل (RE)، سگنل اور ٹیلی کمیونیکیشن، نقل وحمل، فنانس، منصوبہ بندی اور اقتصادی ڈائریکٹوریٹ کے مربوط کام کے لیے ذمہ دار تھے۔

گپتا ویسٹرن اور سینٹرل ریلوے میں کئی باوقار عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں، جیسے چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر (کنسٹرکشن)، چیف ٹریک انجینئر، چیف برج انجینئر اور ڈویژنل ریلوے منیجر (DRM)۔ ان کرداروں میں انہوں نے بنیادی ڈھانچے کے اہم کاموں کی نگرانی کی جس میں نئی لائن کی تعمیر، گیج کی تبدیلی، ڈبلنگ اور ملٹی ٹریکنگ پروجیکٹس، ٹریک کی تعمیر کے کام، ٹریفک کی سہولیات اور پلوں کی دیکھ بھال شامل ہیں۔ ممبئی ریلوے وکاس کارپوریشن (MRVC) میں چیف انجینئر کی حیثیت سے گپتا نے تقریباً روپے 20,000 کروڑ کے مجموعی پروجیکٹ کی قیمت کی MUTP I، II اور III پروجیکٹوں کے تال میل اور نفاذ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے روپے 34,000 کروڑ کے MUTP 3A پروجیکٹ کے لیے تیاری کے کام کی بھی قیادت کی۔ ان کی ذمہ داریوں میں مختلف ایجنسیوں جیسے ورلڈ بینک، MMRDA، AIIB، CIDCO اور حکومت مہاراشٹر کے ساتھ منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے معاملات پر وسیع تال میل شامل تھا۔

سینٹرل ریلوے کے بھوساول ڈویژن کے ڈی آر ایم کے طور پر اپنے دور میں (اپریل 2019 تا اگست 2021)، انہوں نے حفاظت، بنیادی ڈھانچے کی بہتری، عملے کی فلاح و بہبود، صارفین کی اطمینان اور اخراجات پر قابو پانے اور آمدنی پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے موثر آپریشنز کو یقینی بنایا۔

گپتا کو ریلوے آپریشنز، انفراسٹرکچر مینجمنٹ اور پروجیکٹ کی تکمیل کا وسیع تجربہ ہے۔ وہ افسران اور عملے میں یکساں طور پر قابل احترام ہیں اور انہیں پختہ یقین ہے کہ ان کی دور اندیش قیادت میں ویسٹرن ریلوے مزید بلندیوں کو چھوئے گا۔

صوتی آلودگی پر قابو پانے کیلئے ڈیسبل کی موجودہ حدیں ناکافی

رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ کی اسمبلی میں پرزور توجہ دہانی، وزیراعلیٰ فڑنویس نے مرکزی حکومت کو سفارش بھیجنے کا دیا وعدہ

ممبئی: مہاراشٹر کے رواں اسمبلی اجلاس میں کل صوتی آلودگی (Noise Pollution) کے بڑھتے مسئلے پر ایک سنجیدہ بحث اس وقت چھڑ گئی جب رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ نے مذہبی وسماجی تقریبات کے دوران پیدا ہونے والے حد سے زیادہ شور کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شہری علاقوں میں صوتی آلودگی ایک سنگین ماحولیاتی وسماجی مسئلہ بنتی جارہی ہے، جو عوام کی صحت، ذہنی سکون اور بچوں و بزرگوں کی زندگی پر منفی اثر ڈال رہی ہے۔ رکن اسمبلی نے بتایا کہ صوتی آلودگی کو قابو میں رکھنے کے لیے جو قانون 2000 میں بنایا گیا تھا، اس میں رہائشی علاقوں کے لیے دن کے وقت زیادہ سے زیادہ 55 ڈیسبل اور رات کے وقت 45 ڈیسبل کی حد مقرر کی گئی ہے، جب کہ تجارتی علاقوں میں یہ حد دن کے وقت 65 اور رات کو 55 ڈیسبل ہے۔ صنعتی علاقوں میں دن کے وقت 75 اور رات کو 70 ڈیسبل کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر موجودہ وقت میں ان حدود پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے اور اکثر مذہبی تقریبات، لاؤڈ اسپیکر، جلوس اور سیاسی جلسوں میں شور کی سطح خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ ثنا ملک شیخ نے کہا کہ یہ معاملہ ریاست کے دائرۂ اختیار سے باہر ہے کیونکہ ڈیسبل کی قانونی حدود مرکز کے ماتحت ہیں، مگر ریاستی حکومت ایک جامع سروے کے ذریعے اس مسئلے کی شدت کو اجاگر کرتے ہوئے مرکز کو ترمیمی تجاویز بھیج سکتی ہے۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ اسمبلی کے اندر بھی اس وقت آواز کی سطح 60 ڈیسبل سے اوپر ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ حالات کس قدر قابو سے باہر ہوچکے ہیں۔ اس توجہ دہانی کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے تسلیم کیا کہ یہ ایک حقیقی اور اہم مسئلہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ریاستی حکومت جلد ہی اس مسئلے پر ماہرین سے مشورہ لے کر ایک مفصل رپورٹ کی تیاری کرے گی اور اس کی بنیاد پر مرکزی حکومت کو سفارش بھیجی جائے گی تاکہ موجودہ قوانین میں ضروری ترمیم کی جاسکے۔ ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ صوتی آلودگی صرف سماعت پر ہی نہیں بلکہ نیند میں خلل، ذہنی دباؤ، دل کے امراض اور بچوں کی تعلیمی کارکردگی پر بھی منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس پس منظر میں ثنا ملک شیخ کی جانب سے پیش کی گئی سفارش ایک بروقت اور عوامی مفاد میں کی گئی کوشش قرار دی جارہی ہیں، جن پر جلد عملی اقدامات کی توقع کی جارہی ہے۔

ہومیوپیتھی کے ڈاکٹر اب ایلوپیتھی پریکٹس نہیں کرسکیں گے

تنازعہ کے بعد فڑنویس حکومت نے حکم واپس لیا، مزید غور وخوض کے لیے 7 رکنی کمیٹی تشکیل، دو ماہ میں رپورٹ آنے کی امید

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے بڑا فیصلہ لیا ہے۔ حکومت نے ہومیو پیتھی ڈاکٹروں کو جدید ادویات تجویز کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب حکومت اس فیصلے سے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ حکومت نے 7 رکنی کمیٹی بنادی ہے۔ یہ کمیٹی دو ماہ میں اس معاملے پر فیصلہ کرے گی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس معاملے میں نہ تو ہومیوپیتھی ڈاکٹروں نے کہا ہے اور نہ ہی انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) کے ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ اگر فیصلہ ان کے حق میں نہیں آیا تو وہ کمیٹی کے فیصلے کو تسلیم کریں گے۔ دونوں جماعتیں کمیٹی کے فیصلے سے متفق نہیں ہیں۔

اس کمیٹی میں محکمہ میڈیکل ایجوکیشن، ڈائریکٹوریٹ آف آیوش، مہاراشٹر ہیلتھ سائنسز یونیورسٹی کے افسران شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ماڈرن میڈیسن اینڈ ہومیوپیتھی کونسلو کے رجسٹرار بھی کمیٹی میں شامل ہوں گے۔

آئی ایم اے (مہاراشٹر) کے سربراہ سنتوش کدم نے کہا کہ یہ معاملہ مسئلہ کی جڑ کو چیلنج کرتا ہے۔ انہوں نے 2014 میں مہاراشٹر ہومیو پیتھک پریکٹیشنرز ایکٹ اور مہاراشٹر میڈیکل کونسل ایکٹ 1965 میں کی گئی ترامیم پر سوال اٹھایا۔ یہ ترامیم ابھی تک بمبئی ہائی کورٹ میں زیر التواء ہیں۔ کدم نے کہا کہ کمیٹی اس موضوع پر غور کر سکتی ہے لیکن اگر ان کا فیصلہ مفاد عامہ کے خلاف ہے تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ہمارے لیے عدالت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ ہمیں عدلیہ پر مکمل اعتماد ہے۔

ہومیو پیتھک کونسل کو تشویش: مہاراشٹر ہومیو پیتھک کونسل کے ایڈمنسٹریٹر باہوبلی شاہ نے کہا کہ کمیٹی پر کوئی بھروسہ نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی ہومیوپیتھی ڈاکٹر نہیں ہے۔ انہوں نے کمیٹی میں ایک کلرک رکھا ہوا ہے۔ شاہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں ہومیوپیتھی کے ماہرین کو ہونا چاہیے تھا۔ گزشتہ 10 دنوں سے طبی برادری میں تشویش پائی جارہی تھی کہ ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کو ایک سالہ فارماکولوجی کورس کی بنیاد پر جدید ادویات تجویز کرنے کی اجازت دی جارہی ہے۔ لوگوں کو ڈر تھا کہ اس سے لوگوں کی صحت کو شدید خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ فارماکولوجی کورس ادویات کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ جدید ادویات تجویز کرنے کے لیے زیادہ علم اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔

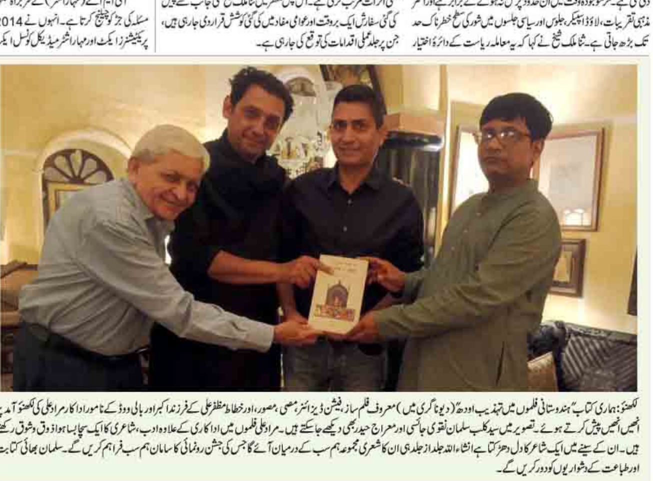

لکھنؤ: ہماری کتاب "ہندوستانی فلموں میں تہذیب اودھ" (دیوناگری میں) معروف فلم ساز، فیشن ڈیزائنر، مصی، مصور، اور خطاط مظفرعلی کے فرزند اکبر اور بالی ووڈ کے نامور اداکار مراد علی کی لکھنؤ آمد پر انھیں انھیں پیش کرتے ہوئے۔ تصویر میں سید کلب سلمان نقوی جائسی اور معراج حیدر بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ مراد علی فلموں میں اداکاری کے علاوہ ادب، شاعری کا ایک سچا بسا ہوا ذوق وشوق رکھتے ہیں۔ ان کے سینے میں ایک شاعر کا دل دھڑکتا ہے انشاء اللہ جلد از جلد ہی ان کا شعری مجموعہ ہم سب کے درمیان آئے گا جس کی جشن رونمائی کا سامان ہم سب فراہم کریں گے۔ سلمان بھائی کتابت اور طباعت کے دشواریوں کو دور کریں گے۔

مانخورد ہائی وے کے متاثرین کے سروے کی ہدایت

ممبئی: سائن-پنویل ہائی وے محکمہ تعمیرات عامہ کے دائرہ اختیار میں ایک خصوصی ریاستی شاہراہ ہے۔ اس میں مانخورد کے علاقے میں گزشتہ کئی سالوں سے بڑے پیمانے پر تعمیرات کی وجہ سے شہری اس شاہراہ کی حدود میں رہائش پذیر ہیں۔ تعمیرات عامہ (عوامی اداروں کو چھوڑ کر) وزیر شیویندر سنگھ راجے بھونسلے نے سلم بازآبادکاری اتھارٹی (ایس آر اے) کے ذریعے اس زمین کا سروے کرنے اور انہیں مناسب جگہ پر آباد کرنے کی ہدایات دی ہیں۔

ودھان بھون میں تعمیرات عامہ کے وزیر شیویندر سنگھ راجے بھونسلے کے ہال میں سہیادری مترا منڈل چال کمیٹی، مہاتما پھولے نگر (شندے واڑی)، یشونت راؤ چوان نیشنل ہائی وے، مانخورد، ممبئی کے رہائشیوں کے مسائل کے سلسلے میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ اس دوران بھونسلے بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ تعمیرات عامہ کے دائرہ اختیار کے تحت خصوصی ریاستی شاہراہ مانخود علاقے سے گزرتی ہے۔ اس شاہراہ کی حدود میں کئی غیر مجاز جھونپڑیاں، جھونپڑیاں اور تعمیرات پائی گئیں۔ ان تجاوزات کو سکیورٹی وجوہات کی بنا پر ہٹایا گیا ہے۔ غریب اور بے گھر شہریوں کو انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے سلم ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی کے ذریعے اس جگہ کا سروے کرایا جائے اور حکومتی پالیسی کے مطابق بحالی کا عمل شروع کیا جائے۔ میٹنگ میں ایم ایل اے ثنا ملک شیخ، سکریٹری سنجے داشپوتے، ڈپٹی سکریٹری پرگیہ والکے، انڈر سکریٹری سدھیر شنگوے وغیرہ نے عہدیداروں کے ساتھ شرکت کی۔

پیرس کے پراسیکیوٹرز نے ایلون مسک کے پلیٹ فارم ایکس کی تحقیقات میں پولیس کو شامل کرلیا

پیرس (یو این آئی) ایلون مسک کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کے خلاف فرانس میں جاری تحقیقات میں پیش رفت سامنے آئی ہے، پیرس کے پراسیکیوٹرز نے اعلان کیا کہ کمپنی یا اس کے اعلیٰ عہدیداروں کی جانب سے مبینہ طور پر الگورتھم کے غلط استعمال اور خودکار ڈیٹا سسٹمز سے دھوکہ دہی کے ذریعے ڈیٹا نکالنے کی تحقیقات کے لیے پولیس کو شامل کرلیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' اس اقدام سے ایلون مسک پر دباؤ میں اضافہ ہوگا، جو سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھی رہ چکے ہیں، جو یورپی حکومتوں پر آزادیٔ اظہار پر حملے کا الزام عائد کرنے کے علاوہ چند دائیں بازو کی جماعتوں کی کھل کر حمایت بھی کرچکے ہیں۔ فرانسیسی پولیس اب مسک یا ایکس کے ایگزیکٹوز کے خلاف تلاشی، کالز کی نگرانی، یا پیشی کے لیے سمن جاری کرسکتی ہے، اگر وہ تعاون نہ کریں تو عدالت گرفتاری کا وارنٹ بھی جاری کرسکتی ہے۔ 'ایکس' نے فوری طور پر اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ پیرس کی پراسیکیوٹر لاور بیکو نے ایک بیان بتایا کہ جنوری میں ابتدائی تحقیقات کا آغاز ایک رکن پارلیمنٹ اور ایک سینئر فرانسیسی عہدیدار کی جانب سے موصول ہونے والی شکایات پر کیا گیا، جنہوں نے ایکس کی جانب سے غیر ملکی مداخلت کا الزام عائد کیا تھا۔ 9 جولائی کو محققین اور فرانسیسی سرکاری اداروں کی ابتدائی معلومات کی بنیاد پر پولیس کو کہا گیا کہ وہ ایکس کے بطور قانونی ادارہ اور اس سے وابستہ انفرادی افراد دونوں کے خلاف تحقیقات کریں۔ الزامات میں 'خودکار ڈیٹا پروسیسنگ سسٹم کے ذریعے منظم مداخلت' اور 'خودکار ڈیٹا سسٹم سے 'منظم دھوکا دہی کے تحت ڈیٹا نکالنا' شامل ہے۔ پیرس کے پراسیکیوٹرز کی جانب سے ٹیکنالوجی سے وابستہ طاقتور شخصیات کے خلاف حالیہ تحقیقات ممکنہ طور پر واشنگٹن اور یورپی دارالحکومتوں کے درمیان آن لائن اظہار رائے کی حدود پر اختلافات کو مزید گہرا کرسکتی ہیں۔ روسی نژاد ٹیلیگرام ایپ کے بانی پاول دوروف بھی فرانس میں عدالتی نگرانی میں ہیں، انہیں گزشتہ برس منظم جرائم کے الزامات میں گرفتار کرکے باضابطہ طور پر تفتیش کا سامنا کرنا پڑا تھا، تاہم وہ الزامات کی تردید کرتے ہیں۔ ایلون مسک نے ان کی گرفتاری پر تنقید کی تھی، جس سے آزادی اظہار کے حوالے سے بحث کو مزید تقویت ملی تھی۔ یاد رہے کہ ایلون مسک فرانس، جرمنی اور برطانیہ میں دائیں بازو کی جماعتوں اور موقف کی سوشل میڈیا پر کھل کر حمایت کرتے رہے ہیں، اگرچہ وہ طویل عرصے تک ڈونلڈ ٹرمپ کے موقف کے ساتھ رہے، لیکن حال ہی میں بجٹ کے مسئلے پر ان سے اختلاف کرتے ہوئے انہوں نے اپنی سیاسی جماعت بنانے کا اعلان کیا تھا۔

صرف پاکستان کی حمایت کرنا جرم نہیں: الٰہ آباد ہائی کورٹ

الٰہ آباد ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے 18 سالہ طالب علم ریاض کو ضمانت دے دی

الٰہ آباد، اترپردیش: (ایجنسی) ایک اہم فیصلے میں، الٰہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر کوئی شخص ہندوستان یا کسی خاص واقعہ کا ذکر کیے بغیر صرف پاکستان کی حمایت کرتا ہے، تو پہلی نظر میں یہ انڈین جسٹس کوڈ (بی این ایس) کی دفعہ 152 کے تحت جرم نہیں بنتا۔ یہ سیکشن ہندوستان کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کو خطرے میں ڈالنے والے جرائم کی سزا دیتا ہے۔ جسٹس ارون کمار سنگھ دیشوال کی بنچ نے 18 سالہ طالب علم ریاض کو ضمانت دیتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ ریاض پر مبینہ طور پر ایک انسٹاگرام اسٹوری پوسٹ کرنے کا الزام لگایا گیا تھا، جس میں لکھا تھا "چاہے جو ہو جائے، وہ سپورٹ تو بس..... پاکستان کا کریں گے"۔ اس بات پر بی این ایس کی دفعہ 152 اور 196 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

ریاض کے وکیل نے دلیل دی کہ پوسٹ سے ملک کے وقار یا خودمختاری کو ٹھیس نہیں پہنچی، کیونکہ اس میں ہندوستانی جھنڈا، نہ ہی ملک کا نام یا کوئی ایسی تصویر ہے جس سے ہندوستان کی توہین ہوتی ہو۔ انہوں نے دلیل دی کہ محض کسی ملک کی حمایت کرنا، چاہے وہ ہندوستان کا دشمن ہی کیوں نہ ہو، بی این ایس کی دفعہ 152 کے تحت نہیں آتا۔ وکیل نے یہ بھی بتایا کہ کیس میں چارج شیٹ پہلے ہی داخل کی جا چکی ہے، اس لیے حراست میں پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں ہے۔

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ درخواست گزار کی جانب سے انسٹاگرام آئی ڈی کے ذریعے کی گئی اس طرح کی پوسٹس علیحدگی کو فروغ دیتی ہیں۔ فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے کہا کہ ریاض نے ایسی کوئی پوسٹ نہیں کی جس سے بھارت کی بے عزتی ہو۔

عدالت نے کہا کہ کسی بھی واقعے یا بھارت کا نام لیے بغیر محض پاکستان کی حمایت کرنا، بنیادی طور پر، بھارت کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کو خطرے میں ڈالنے کا جرم نہیں ہوگا۔

عدالت نے عمران پرتاپ گڑھی بمقابلہ ریاست گجرات میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ سوچ اور اظہار کی آزادی ہمارے آئین کے بنیادی نظریات میں سے ایک ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ دفعہ 152 ایک نئی شق ہے جس میں سخت سزا دی گئی ہے، اس لیے اسے احتیاط سے لاگو کیا جانا چاہیے۔

سوشل میڈیا پر بولے جانے والے الفاظ یا پوسٹ آزادیٔ اظہار

بنچ نے کہا کہ دفعہ 152 کو لاگو کرنے سے پہلے معقول شخص کی احتیاط اور معیارات کو اپنانا چاہیے، کیونکہ سوشل میڈیا پر بولے جانے والے الفاظ یا پوسٹ بھی آزادیٔ اظہار کے تحت آتے ہیں، جن کی مختصر تشریح نہیں کی جانی چاہیے، جب تک کہ یہ ایسی نوعیت کی نہ ہو جو کسی ملک کی خودمختاری اور سالمیت کو متاثر کرتی ہو یا علیحدگی کو فروغ دیتی ہو۔

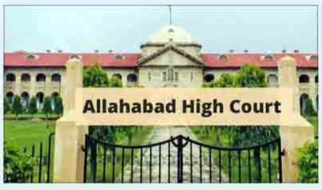

ناگپور تشدد کے مبینہ مرکزی ملزم فہیم خان کو مشروط ضمانت

اقلیتی ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر کو مہینے میں دو بار گنیش پیٹھ پولیس اسٹیشن میں حاضر ہونے اور تحقیقات میں مکمل تعاون کرنے کی ہدایت

ناگپور: اقلیتی ڈیموکریٹک پارٹی (ایم ڈی پی) کے صدر اور ناگپور میں 17 مارچ کو ہوئے تشدد کیس کے مرکزی ملزم فہیم شمیم خان (38) کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے مشروط ضمانت دے دی ہے۔ ڈسٹرکٹ جج اجے گلکرنی نے جمعہ کو حکم سنایا اور خان کی رہائی کے لیے کچھ سخت شرائط رکھی۔ خان کے وکیل اشون انگول کے مطابق عدالت نے خان کو ہدایت کی ہے کہ وہ مہینے میں دو بار گنیش پیٹھ پولیس اسٹیشن میں حاضر ہوں اور تحقیقات اور قانونی کارروائی میں مکمل تعاون کریں۔ اسے ایک لاکھ روپے کے ضمانتی مچلکے بھی جمع کرانا ہوں گے۔ خان کو گنیش پیٹھ پولیس نے کئی سنگین الزامات کے تحت گرفتار کیا تھا اور اس کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ان میں انڈین جسٹس کوڈ (2023)، دھماکہ خیز مواد ایکٹ، اسلحہ ایکٹ، عوامی املاک کو نقصان کی روک تھام کے قانون اور غیر قانونی اجتماع، تشدد پر اکسانا اور تشدد کے استعمال سے متعلق دیگر قوانین شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے وکیل نتن تلگوٹے نے تصدیق کی کہ ضمانت اس کیس میں پیشگی ضمانت کے احکامات کے مطابق دی گئی تھی۔ تاہم انہوں نے مزید کہا کہ مقدمے کے آغاز کی تاریخ ابھی تک غیر یقینی ہے۔ یہ واقعہ 17 مارچ کو پیش آیا، جب ناگپور کے محل علاقے میں دائیں بازو کے گروپ وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) اور بجرنگ دل کے ارکان نے مبینہ طور پر مغل حکمران اورنگ زیب کا پتلا جلانے کے بعد کشیدگی پیدا ہوگئی۔ اس کے جواب میں فہیم خان اور کئی دیگر نے گنیش پیٹھ پولیس اسٹیشن کے باہر احتجاج کیا اور متعلقہ گروپوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ احتجاج اسی دن بعد میں پرتشدد ہوگیا۔ استغاثہ کے مطابق، خان نے مبینہ طور پر اشتعال انگیز تقاریر کرکے اور واٹس ایپ کے ذریعے اشتعال انگیز پیغامات شیئر کرکے 500 سے زائد لوگوں کے ہجوم کو اکسایا۔ مبینہ طور پر ہجوم نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا، عوامی املاک اور گاڑیوں کی توڑ پھوڑ کی اور خواتین پولیس اہلکاروں سمیت کئی اہلکاروں کو زخمی کیا۔

جینت پاٹل کا این سی پی ریاستی صدر کے عہدے سے استعفیٰ

ممبئی، (یو این آئی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) میں قیادت کی تبدیلی کی فضا بن گئی ہے کیونکہ ریاستی صدر جینت پاٹل نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے استعفیٰ کے بعد شرد پوار کے قریبی اور سینئر رہنما ششی کانت شندے کو پارٹی کے نئے ریاستی صدر کے طور پر سامنے لانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ ذرائع کے مطابق وہ ممکنہ طور پر 15 جولائی کو عہدہ سنبھال سکتے ہیں، تاہم اس کی باضابطہ تصدیق ہونا باقی ہے۔ جینت پاٹل نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ شرد پوار کے شکر گزار ہیں جنہوں نے گزشتہ سات برسوں تک ریاستی یونٹ کی ذمہ داری ان کے سپرد کی۔ ان کے مطابق یہ عرصہ ایک طویل، بامعنی اور نتیجہ خیز سفر رہا، اور اب وقت آگیا ہے کہ نئی قیادت کے لیے جگہ بنائی جائے۔ پاٹل نے کچھ دن پہلے ہی اپنے عہدے سے سبکدوش ہونے کی درخواست دی تھی تاکہ پارٹی میں نئی توانائی اور سمت پیدا ہو سکے۔ دوسری جانب ششی کانت شندے نے بھی ان قیاس آرائیوں پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستی صدارت کے لیے ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ انہیں پارٹی میٹنگ کے حوالے سے پیغام موصول ہوا ہے، جہاں اس بارے میں حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ شندے نے کہا کہ پارٹی سربراہ شرد پوار، ورکنگ صدر سپریہ سولے، سبکدوش ہونے والے صدر جینت پاٹل اور دیگر قائدین جس بھی فیصلے پر پہنچیں گے، وہ اسے خوش دلی سے قبول کریں گے اور پارٹی کے نظم وضبط کی پابندی کریں گے۔

احمد آباد طیارہ حادثے کی ابتدائی رپورٹ میں چونکا دینے والے انکشافات

ٹیک آف کے فوراً بعد دونوں انجن خود بخود بند ہو گئے تھے، پائلٹس کے درمیان ہوئی بات چیت کا بھی ہوا خلاصہ

رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تکنیکی خرابی ہو سکتی ہے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ انسانی غلطی کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا گیا

نئی دہلی: (ایجنسی) 12 جون کو احمد آباد میں ایئر انڈیا کی پرواز بوئنگ 787-8 ٹیک آف کے چند سیکنڈ بعد ہی کریش کر گئی تھی۔ اس حادثے کے حوالے سے بھارتی ادارہ برائے فضائی حادثہ تحقیق (AAIB) نے ابتدائی رپورٹ جاری کی ہے۔ رپورٹ میں کئی حیران کن انکشافات کیے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، ٹیک آف کے بعد دونوں انجن اچانک بند ہو گئے تھے، جس کی وجہ سے طیارے کو طاقت نہیں ملی اور وہ گر کر تباہ ہو گیا۔ اے اے آئی بی کی رپورٹ کے مطابق طیارے نے صحیح طریقے سے ٹیک آف کیا تھا، اور سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ پرواز مطلوبہ بلندی تک بھی پہنچ گئی تھی، لیکن اسی دوران دونوں انجنوں کے فیول کٹ آف سوئچز 'رن' (Run) سے 'کٹ آف' (Cutoff) پر چلے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انجن کو ایندھن ملنا بند ہو گیا۔ جب انجن کو فیول نہیں ملا تو اس نے کام کرنا بند کر دیا جس کے نتیجے میں طیارہ کریش ہو گیا۔

رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ پرواز کے دونوں پائلٹ، سمیت سبھروال اور کو-پائلٹ کلائیو کندر کے درمیان کیا بات چیت ہوئی۔ سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ انجن کیوں بند ہوا۔ کاک پٹ کی ریکارڈنگ سے پتا چلا ہے: پہلا پائلٹ: "تم نے سوئچ کیوں بند کیا؟" دوسرا پائلٹ: "میں نے نہیں کیا۔"

لہٰذا کسی بھی پائلٹ نے جان بوجھ کر انجن بند نہیں کیا۔ رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تکنیکی خرابی ہو سکتی ہے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ انسانی غلطی کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا گیا۔ حادثے کی مکمل اور تفصیلی تحقیقات ابھی جاری ہیں۔ فی الحال یہ جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ دونوں انجن خود بخود کیسے بند ہو گئے۔ جب انجن بند ہو گئے تو ریم ایئر ٹربائن (RAT) باہر آ گئی، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ طیارے کو ایمرجنسی پاور کی ضرورت تھی۔ انجن دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ طیارہ بلندی حاصل نہ کر سکا اور ہوائی اڈے کی دیوار عبور کرنے سے پہلے ہی گر کر تباہ ہو گیا۔

پونے آئی ایس آئی ایس ماڈیول کیس میں ایک مشتبہ شخص گرفتار

پونے: قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے پونے میں منصوبہ بند دہشت گردی کی سازش کے سلسلے میں اسلامک اسٹیٹ (آئی ایس آئی ایس) سے وابستہ ایک مشتبہ دہشت گرد کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم رضوان علی۔ جسے سمیع علی، ابوسلینا اور دانش سمیت متعدد ناموں سے جانا جاتا ہے۔ رضوان کو لکھنؤ سے گرفتار کیا گیا لیکن وہ دہلی کے دریا گنج علاقے کا رہنے والا ہے۔ یہ کیس پہلی بار 2023 میں سامنے آیا، جب پونے کے کوندھوا علاقے میں موٹر سائیکل چوری کے سلسلے میں دو مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ تفتیش کے دوران حکام کو دہشت گردی کی ایک بڑی سازش میں ملوث ہونے کا پتہ چلا، جس میں ملک بھر میں حملوں کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ دونوں پونے کے کوندھوا علاقے میں رہتے تھے۔ کوندھوا میں ان کی رہائش پر پولیس کے چھاپے کے نتیجے میں شہر کے اہم دفاعی اداروں سے متعلق حساس معلومات پر مشتمل بم بنانے والے مواد اور دستاویزات کو ضبط کیا گیا۔ ابتدائی طور پر انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) کے ذریعہ ہینڈل کیا گیا تھا، بعد میں کیس کو این آئی اے کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ این آئی اے نے دریافت کیا کہ ملزم کے پونے، ممبئی اور تھانے میں آئی ایس آئی ایس کے اراکین سے تعلقات تھے، یہ بھی پتہ چلا کہ یہ افراد انتہا پسندی اور مقامی نوجوانوں کو دہشت گردی میں ملوث کر رہے تھے۔ این آئی اے نے پونے کے ایک ڈاکٹر سمیت 11 مشتبہ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد سے رضوان علی فرار تھا۔ وہ آئی ای ڈی ایس اور آتشیں اسلحہ کے استعمال کی تربیت دیتا تھا، اس کی گرفتاری کو پونے دہشت گردانہ حملے کی سازش کیس میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ رضوان علی کے علاوہ، غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت دائر چارج شیٹ میں 10 دیگر افراد کا نام لیا گیا ہے۔

چھانگور بابا سے تعلق کا الزام، مدرسہ سیل

رحمان پوروا میں واقع جامعہ نوریہ فاطمہ للبنات نامی مدرسے میں پولیس اور انتظامیہ کی ٹیم پہنچی اور مدرسے کو سیل کر کے وہاں سے موجود تمام ریکارڈ اپنے ساتھ لے گئی

بلرام پور: (ایجنسی) اتر پردیش کے ضلع بلرام پور میں مبینہ طور پر ہندو خاندانوں کے مذہب کی تبدیلی، لو جہاد اور ملک دشمن سرگرمیوں میں مبینہ ملوث جمال الدین عرف چھانگور کے معاملے کی تحقیقات کا دائرہ اب ضلع شراوستی تک پھیل گیا ہے۔ پولیس اور انتظامیہ کی ٹیم ہفتہ کو شراوستی کے علاقہ اکونا دیہات کے رحمان پوروا میں واقع جامعہ نوریہ فاطمہ للبنات نامی ادارے/مدرسے پہنچی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (اے ڈی ایم) امریندر کمار ورما کی قیادت میں ایس ڈی ایم اوم پرکاش، سی او بھنگا ستیش شرما، نائب تحصیلدار امریش کمار، ایس او جی ٹیم انچارج نتن یادو اور ایس او اکھلیش پانڈے پر مشتمل ٹیم نے مدرسے کو سیل کر دیا اور وہاں سے موجود تمام ریکارڈ اپنے ساتھ لے گئی۔

جامعہ نوریہ فاطمہ للبنات کی تعمیر سید سراج الدین ہاشمی، جو گجرات کے ضلع وڈودرا کے دھوبوئی کے رہائشی ہیں، نے 2019 میں کرائی تھی۔ یہ ایک رہائشی مدرسہ برائے طالبات تھا جہاں تقریباً 300 لڑکیاں مقیم تھیں، حالانکہ اس مدرسے کو کسی طرح کی سرکاری منظوری حاصل نہیں تھی۔ بعد میں ہاشمی نے مدرسے کے پہلو میں مزید تقریباً دو بیگھہ زمین خریدی اور وہاں نئی عمارت کی تعمیر شروع کر دی۔

یکم مئی کو ایس ڈی ایم کی جانچ کے دوران مدرسے سے کوئی ضروری دستاویزات نہیں ملے تھے، جس کے بعد 3 مئی کو ضلع مجسٹریٹ کے حکم پر مدرسہ سیل کر دیا گیا۔ چونکہ مدرسے کے احاطے میں سید سراج الدین ہاشمی کی رہائش بھی تھی، اس لیے رہائشی حصہ بعد میں کھول دیا گیا، مگر مدرسہ بدستور بند رہا۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ سید سراج الدین ہاشمی کی سسرال بلرام پور کے اترولا میں ہے اور وہ آتے جاتے چھانگور کے رابطے میں آ گیا۔

بعد میں اترولا کے اس کے دوروں میں اضافہ ہوا۔ اب تحقیقاتی ٹیم چھانگور اور ہاشمی کے درمیان تعلقات کی نوعیت جاننے میں مصروف ہے۔ چھاپے کے دوران تین بینک اکاؤنٹس کا انکشاف ہوا، جن میں ایک مقامی اور دو گجرات کے ہیں۔ ان کی جانچ متعلقہ بینک اور خزانے کے افسران سے کرائی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ اجے کمار دویدی نے بتایا کہ مدرسے سے حاصل شدہ دستاویزات اردو میں ہیں، پہلے ان کا ترجمہ کرایا جائے گا، پھر تحقیقات کو آگے بڑھایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ: مدرسے میں پڑھنے والی لڑکیاں کہاں سے آئی تھیں؟ اب وہ کہاں ہیں؟ مدرسہ بنانے کے لیے فنڈ کہاں سے آیا؟ ہاشمی اترولا کیوں آتا جاتا تھا؟ کہیں وہ کسی اور سرگرمی میں تو ملوث نہیں؟ ان تمام پہلوؤں کی جامع جانچ کرائی جائے گی۔

"کانوڑ روٹ پر گوشت کی دکانیں بند اور شراب فروخت ہو رہی، یہ دوہرا معیار کیوں": ایس ٹی حسن

مرادآباد: (ایجنسی) سماج وادی پارٹی کے سابق ایم پی ایس ٹی حسن نے اتر پردیش میں کانوڑ یاترا کے دوران نان ویج دکانوں کو بند رکھنے کے حکم پر ایک بار پھر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانوڑ یاترا کے راستوں پر نان ویج کی دکانیں بند رکھنے کا حکم ہے، لیکن شراب کی دکانوں کو صرف ترپال سے ڈھکا گیا ہے، یہ کونسا انصاف ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا شراب سے کسی کا دھرم بھرشٹ نہیں ہوگا؟ سابق ایم پی ایس ٹی حسن نے خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس سے بات چیت میں کہا، "حکومت کا دوہرا رویہ ہے۔ ان کا فیصلہ نہ صرف متضاد ہے، بلکہ غریب دکانداروں کے ساتھ بھی ناانصافی ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "میرے مطابق، ہمارے ہندو بھائیوں میں سے مشکل سے 30-40 فیصد لوگ ہی شراب پیتے ہوں گے، لیکن تقریباً 80 فیصد نان ویج کھاتے ہیں، ایسے میں گوشت کی دکانوں کو بند کرانا اور شراب کی دکانیں کھلی رکھنا کہاں کا انصاف ہے؟" سابق رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی الزام لگایا کہ حکومت نے ریونیو کے لالچ میں یہ فیصلہ لیا ہے۔ ایس ٹی حسن نے کہا، "حکومت کو شراب کی دکانوں سے ریونیو مل رہا ہے، اس لیے انہیں بند نہیں کیا گیا۔ لیکن غریب ہوٹل اور گوشت بیچنے والوں کے لیے کسی نے نہیں سوچا، جو روز کماتے اور کھاتے ہیں۔"

پٹنہ ایئرپورٹ کو بم سے اُڑانے کی دھمکی

پٹنہ: (ایجنسی) پٹنہ کے جے پرکاش نارائن ایئرپورٹ کو ایک بار پھر بم سے اُڑانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس حوالے سے ایئرپورٹ کے ڈائریکٹر کو ایک ای میل موصول ہوئی ہے، جس میں پورے ہوائی اڈے کو نقصان پہنچانے کی بات کہی گئی ہے۔ جیسے ہی یہ اطلاع ملی، بم ڈسپوزل اسکواڈ موقع پر پہنچ گیا۔ تاہم تلاشی کے دوران کسی قسم کی مشکوک چیز نہیں ملی۔ اس سے پہلے بھوپال ایئرپورٹ کو بھی ایسی ہی دھمکی دی گئی تھی۔ درحقیقت، ایئرپورٹ ڈائریکٹر کو جو ای میل موصول ہوئی، اس میں پٹنہ ایئرپورٹ کو بم سے اُڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ ای میل ملتے ہی سیکیورٹی فورسز فوری طور پر حرکت میں آ گئیں اور جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش شروع کی۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ نے بھی علاقے کی مکمل جانچ کی۔ اس دھمکی کے سلسلے میں ایئرپورٹ تھانے میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ پٹنہ کا ہوائی اڈہ کافی مصروف رہتا ہے، جہاں سے ملک کے مختلف حصوں کے لیے پروازیں روانہ ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہاں سیکیورٹی کے سخت انتظامات رہتے ہیں۔ پٹنہ سے قبل پیر، 7 جولائی کو بھوپال کے راجہ بھوج ایئرپورٹ کو بھی بم سے اُڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔

سیاسی ومذہبی مقاصد سے قومی پرچم کا استعمال؟

14 جولائی کو سپریم کورٹ کرے گا سماعت

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ 14 جولائی کو اُس عرضی پر سماعت کرے گا، جس میں مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن کو یہ ہدایت دینے کی درخواست کی گئی ہے کہ کسی بھی سیاسی جماعت یا مذہبی تنظیم کی جانب سے قومی پرچم کے "سیاسی یا مذہبی مقاصد" کے لیے استعمال پر مؤثر روک لگانے کے اقدامات کیے جائیں۔ عرضی میں متعلقہ حکام کو قومی وقار کی توہین سے بچاؤ کے ایکٹ 1971 اور بھارتی پرچم ضابطہ 2002 کے التزامات کو سختی سے نافذ کرنے کی ہدایت دینے کی بھی اپیل کی گئی ہے، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ قومی پرچم کا مکمل احترام کیا جائے۔ چیف جسٹس بی آر گوائی، جسٹس کے. ونود چندرن اور جسٹس این وی انجاریا پر مشتمل بنچ اس عرضی پر سماعت کرے گی۔

عرضی میں ایک اور مطالبہ یہ کیا گیا ہے: حکومت ہند اور الیکشن کمیشن سمیت تمام مدعا علیہان کو ایک مناسب حکم یا ہدایت جاری کی جائے تاکہ کسی بھی سیاسی یا مذہبی تنظیم کو قومی پرچم کو سیاسی یا مذہبی مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے روکا جاسکے۔ اس میں پارٹی کا لوگو، مذہبی علامتیں یا کسی بھی قسم کی تحریر کو قومی پرچم پر لگانا بھی شامل ہے۔ یہ معاملہ قومی پرچم کے وقار اور اس کی غیر سیاسی وغیر مذہبی حیثیت کو محفوظ رکھنے سے متعلق ہے، جس پر عدالت عظمیٰ کی جانب سے اہم فیصلہ متوقع ہے۔

قانون صرف پیشہ نہیں، عوامی خدمت ہے

چیف جسٹس بی آر گوئی کا نالسار یونیورسٹی کی تقسیم اسناد تقریب میں بصیرت افروز خطاب

نئی دہلی: (ایجنسی) نالسار یونیورسٹی آف لاء کے 22 ویں کانووکیشن کے موقع پر چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوئی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور نئی نسل کے وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون کا شعبہ محض پیشہ نہیں بلکہ ایک مقدس عوامی خدمت ہے۔ اُن کا یہ خطاب نہ صرف قانونی میدان میں اترنے والے نوجوانوں کے لیے رہنمائی سے بھرپور تھا بلکہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی گہری بصیرت فراہم کرتا ہے۔ چیف جسٹس گوئی نے کہا کہ وکالت کا راستہ ہمیشہ ہموار نہیں ہوتا۔ یہ پیشہ صبر، مستقل مزاجی اور اپنے اوپر اعتماد کا تقاضا کرتا ہے۔ آپ کو بار بار خود کو عدالت، موکل اور برادری کے سامنے ثابت کرنا پڑے گا۔ انہوں نے نوجوان وکلاء کو مشورہ دیا کہ ابتدائی جدوجہد سے نہ گھبرائیں، اور خود کو تنہا محسوس کرنے کی صورت میں اپنے آس پاس برادری بنائیں، مشورہ لیں اور ذہنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ چیف جسٹس نے زور دیا کہ نوجوان صرف نئے رجحانات جیسے AI اور ڈیجیٹل قوانین پر نہ بھاگیں، بلکہ آئینی، فوجداری، دیوانی اور ضابطہ قوانین پر اپنی گرفت مضبوط کریں۔ انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ ملک کے عدالتی نظام کو کئی سنگین چیلنجز درپیش ہیں، جن میں برسوں سے زیر سماعت مقدمات اور غلط طور پر قید افراد شامل ہیں۔

بھارت دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی طرف بڑھ رہا ہے: مودی

وزیر اعظم مودی نے 16 ویں روزگار میلے میں 51 ہزار نوجوانوں کو تقرری نامے تقسیم کئے

نئی دہلی: (ایجنسی) ملک کے نوجوانوں کو بہتر روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو 16 ویں روزگار میلہ کے تحت ملک بھر کے 51,000 سے زائد نو منتخب ملازمین کو تقرری نامے (اپوائنٹمنٹ لیٹرز) دیے۔ یہ تقریب صبح 11 بجے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے منعقد ہوئی، جس دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے براہ راست نوجوانوں سے خطاب بھی کیا۔ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوجوان ملک کا مستقبل ہیں، اور انہیں آگے لاکر ملک کی ترقی میں شمولیت کا موقع دیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 16 ویں روزگار میلہ کا انعقاد ملک کے 47 مختلف مقامات پر کیا جا رہا ہے۔ یہ تقرریاں ریلوے، وزارت داخلہ، ڈاک، وزارت صحت و خاندانی بہبود، مالیاتی خدمات، وزارت محنت و روزگار سمیت دیگر اہم مرکزی وزارتوں میں ہو رہی ہیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ بھارت کے نوجوانوں کو ملک اور بیرون ملک دونوں جگہ فائدہ ملے گا۔ ملک کا مینوفیکچرنگ سیکٹر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ برسوں میں 'میک ان انڈیا' کو فروغ دیا گیا، اور پی ایل آئی اسکیم کے تحت 11 لاکھ سے زیادہ روزگار کے مواقع پیدا ہوئے۔

آج بھارت میں تقریباً 11 لاکھ کروڑ روپے کی الیکٹرانک مینوفیکچرنگ ہو رہی ہے، اور پچھلے 11 سالوں میں اس میں پانچ گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ آپریشن سندور کے بعد دفاعی میدان میں بھارت نے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ دفاعی سرمایہ کاری سوا لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔ بھارت دنیا میں سب سے زیادہ لوکوموٹیو بنانے والا ملک بن چکا ہے۔ چاہے ریلوے کوچ ہوں یا میٹرو کوچ، بھارت ان کی ایکسپورٹ بھی کر رہا ہے۔ آٹو موبائل سیکٹر میں تقریباً 40 بلین ڈالر کی ایف ڈی آئی آئی ہے۔ یہ سب کچھ تب ممکن ہوتا ہے جب زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو روزگار ملتا ہے۔ اب ایک سرکاری ملازم کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ ملک میں مینوفیکچرنگ سیکٹر کی رفتار کو اور تیز کیا جائے۔ دوسروں کو بھی متحرک کریں۔ آج بھارت دنیا کی تیسری بڑی معیشت بننے کی جانب تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ حال ہی میں آئی ایل او (انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن) کی ایک شاندار رپورٹ آئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے دہائی میں بھارت میں 90 کروڑ سے زیادہ شہریوں کو فلاحی اسکیموں کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ اس سے بھی نئے روزگار پیدا ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر 'پردھان منتری آواس یوجنا' کے تحت تقریباً 4 کروڑ پکے مکانات بن چکے ہیں، اور 3 کروڑ مزید بننے جا رہے ہیں۔ ان منصوبوں کے ذریعے بھی لاکھوں لوگوں کو روزگار ملا ہے۔ پی آئی بی کے مطابق مختلف ریاستوں سے چنے گئے یہ نوجوان سرکاری خدمات کے مختلف شعبوں میں کام کریں گے، جس سے سرکاری خدمات کے معیار اور بنیادی ڈھانچے میں بہتری آئے گی۔

مراکش کے ہزاروں عوام کا فلسطین سے یکجہتی کا اظہار، نسل کشی کے خلاف مظاہرے

رباط: مراکش کے ہزاروں غیرتمند عوام نے ایک بار پھر اپنے دلوں میں فلسطین کے لیے موجزن محبت، دکھ اور ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے غزہ کی مظلوم قوم کے ساتھ مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ قابض اسرائیل کے مسلسل حملوں اور نسل کشی کے خلاف ملک کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے جو مسلسل چوراسیویں ہفتے بھی جاری رہے۔

جمعہ کے روز نماز جمعہ کے اجتماعات کے بعد بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے القصر الکبیر، المضیق، فاس، مکناس (شمالی مراکش)، القنیطرہ (مغرب)، برکان اور وجدہ (مشرقی مراکش) نیز مذلت اور سغیر (جنوب مشرق) جیسے شہروں میں منعقد کیے گئے۔ یہ مظاہرے 'مراکشی باڈی برائے دفاع مسائل امہ' (ایک غیر سرکاری تنظیم) کی اپیل پر منعقد کیے گئے۔

مظاہرین نے ہاتھوں میں وہ بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر فلسطینی قوم کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی اور قابض اسرائیل کی درندگی کی شدید مذمت درج تھی۔ ان بینرز 'فلسطین دل میں ہے، صرف ایک دن نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے' "فلسطینیوں کی جبری ہجرت اور اجتماعی نسل کشی کے خلاف یوم غضب" پر نعرے درج تھے۔

مظاہرین نے اپنے پُرجوش نعروں کے ذریعے دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ مظلوم فلسطینیوں کے حق میں آواز بلند کرے، ان کی امداد تیز کرے اور غزہ کے اندر قحط سے بلکتی ہوئی زندگیوں کو بچانے کے لیے عملی اقدامات کرے۔ قابض اسرائیل امریکہ کی کھلی سرپرستی میں غزہ پر مسلسل اجتماعی نسل کشی کے مظالم ڈھا رہا ہے جو 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری ہیں۔ اب تک 1 لاکھ 95 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں بڑی تعداد بچوں اور خواتین کی ہے۔ 11 ہزار سے زائد افراد تا حال لاپتا ہیں جب کہ لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔ صہیونی محاصرے کی وجہ سے پیدا ہونے والی قحط اور طبی قلت کے باعث درجنوں معصوم جانیں موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں۔

اسرائیل کے ساتھ نارملائزیشن کا کوئی امکان نہیں: لبنانی صدر

بیروت: لبنان کے صدر جوزف عون نے اس امکان کو سرے سے رد کر دیا ہے کہ لبنان اسرائیل کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات قائم کرے گا۔ انہوں نے یہ بات جمعہ کے روز کہی۔

جب وہ اپنے جنوبی پڑوسی اسرائیل کے ساتھ پرامن تعلقات کے لیے اپنے کھلے پن کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ لبنان کے جنوبی پڑوسی اسرائیل نے اب بھی لبنان کے کئی جنوبی حصوں پر قبضہ کر رکھا ہے اور اسرائیلی فوج لبنانی علاقوں کو خالی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ صدر نے اس امر کا اظہار اسرائیلی وزیر خارجہ جدعون ساعر کے حالیہ ایک بیان پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کیا جس میں اسرائیلی وزیر خارجہ نے لبنان وشام کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات کی نارملائزیشن کے بارے میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔ تاہم جوزف عون نے جمعہ کے روز اس بارے میں دوٹوک انداز اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ لبنان کی موجودہ خارجہ پالیسی میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے۔

غرب اردن: صہیونی آبادکاروں کا بہیمانہ حملہ، نوجوان شہید اور 10 شہری زخمی

رام اللہ: قابض اسرائیل کی دہشتگرد آبادکار ملیشیا کے مغربی کنارے کے علاقے سنجل میں وحشیانہ حملے میں ایک فلسطینی نوجوان شہید اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ فلسطین کی وزارت صحت نے تصدیق کی ہے کہ 23 سالہ نوجوان سیف الدین کامل عبد الکریم مصلط جو رام اللہ کے قصبے المزرعۃ الشرقیہ کا رہائشی تھا سنجل میں آبادکاروں کے شدید تشدد کا نشانہ بن کر شہید ہو گیا۔ ظالم صہیونیوں نے اس پر وحشیانہ انداز میں حملہ

کیا، اسے بری طرح مارا پیٹا جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جام شہادت نوش کر گیا۔ اس ظلم کی داستان یہیں ختم نہیں ہوئی۔ قابض اسرائیلی آبادکاروں نے خربۃ التل، جبل الباطن کے علاقے میں فلسطینیوں اور غیر ملکی یکجہتی کرنے والے کارکنوں پر حملہ کر دیا جو اس علاقے سے صہیونی بستی کی تعمیر روکنے کے لیے پہنچے تھے۔ اس حملے میں سنجل، المزرعۃ الشرقیہ، عبوین اور جلجلیہ جیسے قریبی قصبوں سے تعلق رکھنے والے 10 شہری شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو ہڈیوں کے ٹوٹنے، چوٹوں اور دیگر سنگین نوعیت کی تکالیف کا سامنا ہے۔ میدان میں موجود فلسطینی کارکن عائد غفری نے مرکز اطلاعات فلسطین کو بتایا کہ درجنوں صہیونی آبادکاروں نے ان پر دھاوا بول دیا، جب وہ خربۃ التل میں موجود نوآبادیاتی چوکی کو ختم کرنے کے لیے پرامن طور پر آگے بڑھ رہے تھے۔ اس دوران ایک صہیونی آبادکار نے دانستہ طور پر ایک فلسطینی کارکن کو گاڑی سے کچل دیا۔ یہی نہیں، صہیونی بربریت کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے دو ایمبولینس گاڑیوں پر بھی حملہ کر کے ان کے شیشے توڑ ڈالے، جو زخمیوں کو علاج کے لیے لے جا رہی تھیں۔ یہ واقعات ایک بار پھر دنیا کو یاد دلاتے ہیں کہ قابض اسرائیل نہ صرف فلسطینیوں کی زمینوں پر قابض ہے، بلکہ ان کے جسم، جان، حقوق، ہسپتالوں اور امدادی گاڑیوں تک کو نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کرتا۔ صہیونی ریاست کی یہ نسل پرست، فاشسٹ، نوآبادیاتی سوچ اب پوری دنیا کے سامنے کھل کر سامنے آ چکی ہے۔

روس میں 30 سالوں کا سب سے زیادہ درجہ حرارت ریکارڈ

موسکو: موسکو میں جمعہ کو شدید گرمی کی لہر دیکھی گئی اور درجہ حرارت 35 ڈگری سیلسیس سے تجاوز کر گیا۔ یہ روسی محکمہ موسمیات کے مطابق تقریباً 30 سالوں میں سب سے زیادہ کا ریکارڈ ہے۔ روسی موسمیات کے مرکز نے اپنی ویب سائٹ پر بتایا کہ ماسکو میں جمعرات کو درجہ حرارت 33.9 ڈگری تک پہنچ گیا جس نے 10 جولائی 1996 کو ریکارڈ کیے گئے 33.4 ڈگری کے ریکارڈ کو توڑ دیا۔ روسی محکمہ موسمیات نے اگلے روز درجہ حرارت 36 ڈگری تک پہنچنے کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ گرمی کی لہر آئندہ ہفتے کے آغاز تک وسطی روس اور جنوبی یورپ کے تمام حصوں میں جاری رہے گی۔ درجہ حرارت اوسط موسمی شرح سے 3 سے 8 ڈگری زیادہ ہوگا۔ ہفتے کے آغاز سے اور گرمی کی لہر شروع ہونے کے بعد سے ماسکو کے رہائشی اپنے مضافاتی دیہی گھروں میں چلے گئے ہیں یا انہوں نے دارالحکومت کے عوامی باغات اور فواروں کا رخ کیا ہے۔ گرمی متعدد تعمیراتی مقامات پر مزدوروں اور بزرگوں کے لیے ایک چیلنج ہے۔ 86 سالہ ویلنٹینا الیگزینڈروونا نے ماسکو کی ایک سڑک پر خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ یہ مشکل ہے، میں دوائیں لے رہی ہوں۔ گرمی "بہت شدید" ہے، مجھے یاد نہیں کہ میں نے پہلے کبھی ایسی گرمی محسوس کی ہو۔ کچھ لوگوں نے شہر میں آلودہ تالابوں اور پانی کے نالیوں میں بھی تیراکی کی حالانکہ ان مقامات میں تیراکی پر پابندی ہے۔ شمال مغربی ماسکو کے علاقے توشینو سے 55 سالہ ایگور نے کہا کہ جہاں وہ تیراکی کرنا چاہتا تھا وہاں پانی آلودہ ہے۔ دیکھیں ہم یہاں اس لیے ہیں کیونکہ 33 ڈگری کی گرمی میں پانی کے قریب سانس لینا آسان ہو جاتا ہے۔ میں نے ایک بار تیراکی کی اور مجھے لگتا ہے کہ میں دوبارہ بھی کروں گا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ 2014 میں روس سے منسلک یوکرینی جزیرہ نما کریمیا سے ماسکو کا دورہ کرنے آئے تھے۔ ماہرین کئی سالوں سے آب و ہوا کی تبدیلی کے گرمی کی لہروں، خشک سالی اور دیگر انتہائی موسمی مظاہر پر اثرات کے بارے میں خبردار کر رہے ہیں۔ یہ مظاہر تیزی سے شدت اختیار کر رہے ہیں۔

غزہ کے ہسپتال ایندھن کی شدید قلت کے باعث بندش کے دہانے پر، فوری مدد کی اپیل

غزہ: فلسطینی وزارت صحت نے غزہ میں جاری انسانی المیے کے پیش نظر ایک دلخراش اور ہنگامی اپیل جاری کی ہے، جس میں ایندھن کی شدید قلت کے باعث ہسپتالوں میں جنم لیتی صحت کی تباہ کن صورتحال سے دنیا کو خبردار کیا گیا ہے۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ بجلی پیدا کرنے والے جنریٹرز اور ایمبولینس گاڑیوں کے لیے درکار ایندھن کی قلت ایک ایسی ہولناک انسانی تباہی کو جنم دے رہی ہے جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مریضوں کو موت کے قریب تر کرتی جا رہی ہے۔

وزارت نے جمعے کے روز جاری اپنے بیان میں کہا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے ایندھن کی رسد کو "قطرہ قطرہ" کی پالیسی کے تحت دانستہ طور پر روکے رکھنا، ہسپتالوں کو موت کے کنویں کی دہلیز تک لے آیا ہے۔ اس مجرمانہ روش نے فلسطینی ہسپتالوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ سخت کفایت شعاری کے تحت بنیادی سہولیات بند کر دیں، جن میں زندگی بچانے والی سہولیات مثلاً ڈائلائسز جیسے اہم طبی عمل کی معطلی بھی شامل ہے۔

بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ ایندھن کی کمی نے صرف ہسپتالوں کے اندر کی صورتحال کو ہی نہیں بگاڑا بلکہ ایمبولینس سروسز بھی اس سے شدید متاثر ہوئی ہیں۔ متعدد مواقع پر زخمیوں اور بیماروں کو ایمبولینس کی عدم دستیابی کے باعث گدھا گاڑیوں پر لاد کر لایا گیا۔ ایک ایسا منظر جو نہ صرف طبی نظام کی تباہی کا عکس ہے بلکہ دنیا کی بے حسی پر ایک کڑوی چوٹ بھی ہے۔ وزارت صحت نے متنبہ کیا ہے کہ یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے اور خاص طور پر وہ مریض جو انتہائی نگہداشت کے یونٹوں میں لائف سپورٹ مشینوں پر ہیں، کسی بھی لمحے اپنی جان گنوا سکتے ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر معمولی مقدار میں ایندھن کی فراہمی، عملے کو غیر انسانی دباؤ تلے کام کرنے پر مجبور کر رہی ہے اور صحت کا پورا نظام تباہی کے دہانے پر آ چکا ہے۔

آخر میں، فلسطینی وزارت صحت نے دنیا کی تمام انسانی، طبی اور بین الاقوامی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر اس المناک بحران میں مداخلت کریں اور ہسپتالوں اور ایمبولینس سروسز کی بحالی کے لیے درکار ایندھن کی فوری فراہمی کو یقینی بنائیں، تاکہ ان معصوم مریضوں کی جانیں بچائی جا سکیں جو ہر لمحہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔

جنوبی لبنان میں اسرائیلی حملے جاری، بمباری کے نتیجے میں ایک شہری شہید، پانچ زخمی

بیروت: لبنان کے جنوبی علاقے النبطیہ میں ایک کار پر قابض اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں ایک شہری شہید اور پانچ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ جنگ بندی کے معاہدے کی کھلی خلاف ورزی ہے جس کا آغاز نومبر سنہ 2024ء کے آخر میں ہوا تھا۔ لبنانی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایک اسرائیلی ڈرون نے بلدیہ النمیریہ کے علاقے میں "النمیریہ تا الشرقیہ" سڑک پر چلتی ہوئی ایک گاڑی کو نشانہ بنایا۔ حملے میں یکے بعد دیگرے چار میزائل داغے گئے جنہوں نے ایک عام شہری گاڑی کو خاکستر کر دیا۔ لبنانی وزارت صحت نے بیان جاری کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ اسرائیلی حملے میں ایک شہری شہید ہوا اور پانچ دیگر شدید زخمی ہوئے، تاہم زخمیوں کی حالت کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ شہید اور زخمیوں کی شناخت تاحال لبنانی سرکاری ذرائع سے ظاہر نہیں کی گئی۔ اسی علاقے یعنی النبطیہ گورنری میں ہی ایک اور واقعے میں قابض اسرائیلی فوج کی ایک گشتی ٹیم نے لبنان کے جنگلاتی علاقے "کفار شعبا" میں 400 میٹر اندر گھس کر لبنانی حدود کی بے حرمتی کی اور مویشی چرانے والے چرواہوں پر براہ راست فائرنگ کی۔ خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ لبنانی ذرائع کے مطابق اسرائیلی ڈرون طیاروں نے دارالحکومت بیروت اور اس کے جنوبی نواح میں انتہائی نیچی پروازیں کیں، جو تل ابیب کی جانب سے جارحیت میں اضافے کی ایک اور واضح علامت ہے۔ قابض اسرائیل نے 8 اکتوبر سنہ 2023ء کو لبنان کے خلاف حملے کا آغاز کیا، جو 23 ستمبر سنہ 2024ء کو ایک مکمل جنگ میں تبدیل ہو گیا۔ اس جنگ نے 4 ہزار سے زائد لبنانیوں کی جان لی اور 17 ہزار سے زائد افراد کو زخمی کر دیا۔

قابض اسرائیلی فوج کی نئی درندگی، خان یونس میں شہداء کی قبریں کھود کر لاشیں اٹھا لیں

غزہ: فلسطینی وزارت اوقاف و مذہبی امور نے ایک نہایت دردناک انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ قابض اسرائیلی افواج نے خان یونس کے مغرب میں واقع ترک قبرستان پر حملہ کر کے شہداء کی قبریں کھودیں اور ان کے جسد خاکی کو اٹھا لیا۔ یہ المناک واقعہ جمعرات کی صبح پیش آیا، جب دشمن فوج نے ٹینکوں اور بلڈوزروں کی مدد سے قبرستان میں گھس کر قبروں کی بے حرمتی کی۔ وزارت نے اپنے بیان میں اس لرزہ خیز اقدام کو ایک "وحشیانہ مجرمانہ فعل" قرار دیا ہے، جو نہ صرف تمام آسمانی مذاہب کی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی ہے بلکہ انسانی اقدار، عالمی قوانین اور اخلاقی بنیادوں کو بھی روند ڈالنے کے مترادف ہے۔ قابض اسرائیل نے جس سنگ دلی سے قبریں اکھاڑیں اور شہداء کے جسد خاکی کو چرا لیا، وہ تاریخ کے سیاہ کرتوتوں میں ایک اور شرمناک اضافہ ہے۔

وزارت اوقاف کے مطابق اس مکروہ کارروائی کے دوران قبرستان کے اطراف قائم وہ پناہ گزین کیمپ بھی تباہ کر دیے گئے جہاں سیکڑوں مظلوم فلسطینی خاندان بمباری سے بچنے کے لیے پناہ لیے ہوئے تھے۔ یہ کارروائی نہ صرف قبروں کی بے حرمتی تھی بلکہ زندہ انسانوں کو بے گھر کرنے اور انہیں مزید اذیت میں دھکیلنے کا ایک ظالمانہ حربہ بھی ثابت ہوئی۔ بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ قابض ریاست نے صرف زندہ فلسطینیوں کا خون ہی نہیں بہایا بلکہ اب وہ ان شہداء کا بھی پیچھا کر رہی ہے جو اپنی جانیں قربان کر چکے۔ ان کے اجسام کو قبروں سے نکالنا ایک ایسا گھناؤنا جرم ہے جو کسی بھی اخلاقی یا قانونی اصول کے تحت قابل معافی نہیں۔ یہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ دشمن کا نشانہ اب نہ صرف زمین، گھر اور سکول ہیں بلکہ وہ قبرستانوں کو بھی اپنے تشدد سے محفوظ رکھنے پر آمادہ نہیں۔ وزارت اوقاف کے مطابق، موجودہ اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے اب تک قابض اسرائیل نے غزہ میں واقع 60 میں سے کم از کم 40 قبرستانوں کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کر دیا ہے۔ دشمن ریاست یہ سب کچھ جعلی سکیورٹی وجوہات کے پردے میں کر رہی ہے، جب کہ حقیقت میں یہ فلسطینی شناخت اور ورثے کو مٹانے کی سوچی سمجھی سازش ہے۔ بیان میں عالمی برادری، خاص طور پر انسانی حقوق اور قانونی اداروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس گھناؤنے جرم کی فوری بین الاقوامی سطح پر تحقیقات کرائیں اور قابض اسرائیل کے خلاف سخت ترین کارروائی کریں، تاکہ نہ صرف زندہ بلکہ قبروں میں سوئے شہداء کی حرمت کی بھی حفاظت کی جا سکے۔ بیان کے آخر میں وزارت نے واضح کیا کہ تمام تر درندگی، نسل کشی اور بے حرمتی کے باوجود فلسطینی قوم اپنے حق، اپنی سرزمین اور اپنے شہداء کی تکریم پر ثابت قدم ہے۔ یہ قوم نہ صرف زندوں کی حفاظت کرے گی بلکہ اپنے مردوں کی عزت کی خاطر بھی سینہ سپر رہے گی۔

صہیونی فوجی کی موت نے قید ہونے سے بچا لیا، اگلا ممکنہ انجام قیدی بننا ہوگا: القسام بریگیڈز

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے ایک تازہ بیان میں قابض اسرائیلی فوج کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ صہیونی فوجی "ابراہام ازبولائی" بدقسمت تھا جو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، ورنہ وہ ایک اور قیدی کے طور پر ہمارے قبضے میں ہوتا۔ القسام بریگیڈز نے اشارہ دیا کہ آئندہ کسی بھی معرکے میں صہیونی فوجیوں کو زندہ قید کرنے کی حکمت عملی برقرار رہے گی۔

یہ بیان جمعے کے روز القسام بریگیڈز کی ٹیلیگرام چینل پر جاری کیا گیا، جس میں کہا گیا کہ "ابراہام ازبولائی کی قسمت خراب تھی، جلد ہی اگلے صہیونی فوجی کا مقدر بہتر ہوگا، کیونکہ وہ ہمارے ہاں ایک نئے قیدی کے طور پر شامل ہوگا"۔

یہ اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب قابض اسرائیلی فوج نے تسلیم کیا کہ ان کا ایک فوجی ابراہام ازبولائی جنوبی غزہ کے شہر خان یونس کے مشرقی محاذ پر ہونے والی جھڑپ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ القسام بریگیڈز نے وضاحت کی کہ اصل منصوبہ اسے قید کرنے کا تھا، مگر لڑائی کے دوران وہ مارا گیا، اور یوں قیدی بننے سے بچ نکلا۔

گذشتہ روز القسام بریگیڈز نے خان یونس میں قابض فوج کے فوجی اجتماع اور عسکری گاڑیوں پر ایک جراتمندانہ حملے کی ویڈیو بھی جاری کی۔ اس کارروائی کے دوران ایک صہیونی فوجی کو مارا گیا، اسلحہ قبضے میں لے لیا گیا اور ایک فوجی کو قید کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ یہ مناظر مزاحمتی کارروائیوں کی اس مہم کا حصہ ہیں جسے القسام بریگیڈز نے "حجارۃ داوود" کا نام دیا ہے۔ ویڈیو میں صہیونی فوج کی دو بکتر بند گاڑیوں اور دو دیگر عسکری مشینوں کو نشانہ بنانے کے مناظر شامل ہیں، جب کہ خان یونس کے مشرقی علاقے عبسان کبیر میں ایک فوجی کو پکڑنے کی کوشش بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

قابض اسرائیلی فوج نے بھی بدھ کے روز اعتراف کیا تھا کہ القسام بریگیڈز کے مجاہدین نے خان یونس میں ایک فوجی گاڑی کے ڈرائیور کو قید کرنے کی کوشش کی، مگر حملے کے دوران وہ مارا گیا۔ قابض اسرائیل کی جانب سے جاری قتل و غارت گری اور درندگی کے مقابلے میں فلسطینی مزاحمت ہر محاذ پر ثابت قدمی اور حکمت عملی کے ساتھ دشمن کو ہزیمت سے دوچار کر رہی ہے۔

'یہ تم نے کیا ہے': جب ایک ڈاکٹر نے چند منٹ میں ساس، سسر سمیت چار افراد کو زہر دینے والی 'سنگ دل قاتلہ' کو پہچان لیا

نفسی ٹرنبل - بی بی سی نیوز

سڈنی: ڈاکٹر کرس ویبسٹر کو چند منٹ میں ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے ہسپتال میں آنے والی مریضہ ایک 'سنگ دل قاتلہ' ہے۔ 'مجھے پتہ تھا'، انھوں نے بی بی سی کو بتایا۔ 'میں نے سوچا اچھا، یہ کام تم نے کیا ہے، تم نے ان سب کو زہر دیا ہے۔'

آسٹریلیا میں وکٹوریا کے مضافات میں ایک چھوٹے سے ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر کرس نے اس صبح دو مریضوں کی جانب بچانے کی کوشش کی تھی جنھیں ایرن پیٹرسن نامی خاتون نے جولائی 2023 میں دوپہر کے کھانے میں زہر ملا کر دیا تھا۔

یہ زہر مشروم کی شکل میں تھا اور جن افراد کو یہ دیا گیا ان میں ایرن کی ساس، سسر سمیت ایک اور خاتون ہیدر بھی شامل تھیں۔ ایرن کو اپنے ساس، سسر سمیت اس خاتون کے قتل میں جرم میں سزا سنائی جا چکی ہے۔ ان پر یہ الزام بھی ثابت ہو چکا ہے کہ انھوں نے ایک مقامی راہب این کو، جو اس خاتون کے شوہر تھے، بھی قتل کرنے کی کوشش کی تھی جو چند ہفتوں کے علاج کے بعد صحتیاب ہو گئے تھے۔ تاہم جب اس دن ہیدر اور این ڈاکٹر کرس کے پاس پیٹ میں شدید درد کی شکایت کے ساتھ پہنچے تھے تو طبی عملے کو لگا تھا کہ یہ کھانے سے پیدا ہونے والا مسئلہ ہے۔

مقدمہ کی سماعت کے دوران ڈاکٹر کرس نے بتایا کہ مریضہ نے انھیں بتایا تھا کہ انھوں نے شاندار کھانا کھایا تھا۔

انھیں اس گوشت پر شک ہوا جو یہ لوگ کھا چکے تھے اور انھوں نے احتیاطی تدبیر کے طور پر خون کے نمونے حاصل کیے اور تجزیے کے لیے بھجوا دیا۔ جلد ہی انھیں ایک اور ڈاکٹر کا فون آیا جو 90 منٹ کے فاصلے پر ڈان اور گیل، ایرن کے ساس اور سسر، کا علاج کر رہے تھے۔

اس فون کو سنتے ہی ڈاکٹر کرس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا کیوں کہ ان کو بتایا گیا کہ مسئلہ گوشت میں نہیں تھا بلکہ اس میں زہریلے مشروم ملائے گئے تھے۔ دونوں مریض موت کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔

ڈاکٹر کرس نے فوری طور پر اپنے مریضوں کا علاج بدل دیا اور انھیں بہتر ہسپتال میں منتقل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہی وہ موقع تھا جب ہسپتال کے فرنٹ ڈیسک پر گھنٹی بجی۔ کھڑکی سے دیکھا جا سکتا تھا کہ باہر ایک خاتون کھڑی ہیں جو خود بھی گیسٹرو کی شکایت کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر کرس کہتے ہیں 'میں نے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے؟ اور اس نے کہا ایرن پیٹرسن۔ پتہ چلا کہ کھانا اسی نے بنایا تھا۔'

ڈاکٹر کرس ایرن کو اندر لے آئے اور انھوں نے بتایا کہ ان کو شک ہے کہ وہ اور ان کے مریض خطرناک زہر کا شکار ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر کرس نے ایرن سے سوال کیا کہ انھوں نے کھانے میں کیا ڈالا تھا۔ 'اس کا جواب تھا، وول ورتھز۔ اور اچانک سے میرا دماغ منجمد ہو گیا۔'

اس لمحے میں، ڈاکٹر کرس کے مطابق، دو چیزوں نے انھیں یقین دلایا کہ یہ خاتون ہی قاتلہ ہے۔ ان کے مطابق 'اگر وہ جنگلی مشروم استعمال کرنے کا دعویٰ کرتیں تو شک نہیں ہوتا لیکن یہ کہنا ہے کہ وہ مقامی سٹور سے مشروم لائیں مشکوک تھا۔'

دوسری وجہ یہ تھی کہ اس بات سے قطع نظر کے ان کے دو انتہائی قریبی عزیز چند میٹر کی دوری پر شدید بیمار پڑے تھے، ایرن نے ایسا کوئی ردعمل نہیں دیا کہ وہ اس بات سے پریشان ہیں۔

ڈاکٹر کرس کہتے ہیں کہ 'میں نہیں جانتا کہ وہ ان کی موجودگی سے بھی آگاہ تھی۔' ڈاکٹر کرس نے ایرن کے طبی معائنے کے لیے انھیں نرسوں کے حوالے کیا اور اس ہسپتال روانہ ہوئے جہاں سے انھیں فون آیا تھا۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک عمر رسیدہ جوڑے کو ایمبولنس میں ڈالا جا رہا تھا۔

لیکن ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس بارے میں زیادہ سوچتے۔ انھیں ہسپتال واپس آنا پڑا کیوں کہ ایرن نے طبی مشورے کے برخلاف ہسپتال چھوڑ دیا تھا اور ان کے فون پر کال کرتے ہوئے ڈاکٹر کرس کو خیال آیا کہ انھیں پولیس کو بتانا چاہیے۔

ان کی اس فون کال کی ریکارڈنگ میں سنا جا سکتا ہے کہ وہ کہتے ہیں 'میں ڈاکٹر کرس ویبسٹر بول رہا ہوں، لیونگاتھا ہسپتال سے، مجھے ایک مریضہ کی فکر ہے جو ممکنہ طور پر مشروم کے زہر سے متاثرہ ہے لیکن وہ ہسپتال سے جا چکی ہے۔' یہ ریکارڈنگ مقدمہ کے دوران عدالت میں بھی سنائی گئی تھی۔

ڈاکٹر کرس نے آپریٹر کو ایرن کا نام اور پتہ بتایا تو انھوں نے پوچھا کہ 'وہ بس ایسے ہی نکل گئی؟' ڈاکٹر کرس نے جواب دیا کہ 'وہ یہاں صرف پانچ منٹ رکی تھی۔' مقدمے کے سماعت کے دوران ایرن نے کہا کہ وہ اپنے پالتو جانوروں کو کھانا دینے واپس گئی تھیں اور ہسپتال واپس آنے سے پہلے تھوڑی دیر انھوں نے آرام کیا تھا۔

جب استغاثہ نے ان سے سوال کیا کہ 'جب آپ کو بتایا گیا تھا کہ آپ کو ممکنہ طور پر جان لیوا زہر دیا گیا ہے تو اس کے بعد بھی آپ نے یہ کیا؟' ایرن نے کہا کہ 'ہو سکتا ہے آپ ایسا نہ کریں لیکن میں نے ایسا ہی کیا۔'

پولیس ان کے گھر پہنچتی اس سے پہلے ایرن خود ہی ہسپتال لوٹ چکی تھیں۔ ڈاکٹر کرس نے ان کو آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنے بچوں کو بھی لے کر آئیں۔

انھوں نے عدالت کو بتایا کہ ایرن کو خدشہ تھا کہ ان کے بچے خوفزدہ ہو سکتے ہیں۔ 'میں نے کہا وہ خوفزدہ اور زندہ رہ سکتے ہیں یا مر سکتے ہیں۔'

ایرن نے عدالت میں جیوری کو بتایا کہ وہ جھجک نہیں رہی تھیں بلکہ 'ڈاکٹر ان پر چلا رہا تھا۔' عدالت کو بتایا گیا کہ ایرن اور ان کے بچوں کے معائنے اور طبی ٹیسٹ میں زہر کے نشانات نہیں ملے اور 24 گھنٹے بعد انھیں گھر بھیج دیا گیا۔ دو سال بعد جب ڈاکٹر کرس کو علم ہوا کہ ایرن کو سزا ہو چکی ہے تو وہ ہل کر رہ گئے۔ وہ اس مقدمے میں ایک اہم گواہ تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ 'ایرن کو ذمہ دار ٹھہرانے میں، جنھیں وہ بدی کی تعریف کہتے ہیں، حصہ لینا' ان کے لیے بہت اہم تھا۔ تاہم ان کے لیے اس سے اہم این ولکنسن کا زندہ بچ جانا تھا جو واحد مریض تھے جو زندہ بچے۔ 'اس سے مجھے کچھ آرام ملا۔'

غرب اردن میں قابض اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف عوامی انتفاضہ برپا کریں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے قابض اسرائیلی بستیاں بسانے والے دہشت گرد غاصبوں کی درندگی پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے اہل فلسطین، خاص طور پر اہل مغربی کنارے سے اپیل کی ہے کہ وہ جرات، ایمان اور غیرت کے ساتھ انتفاضہ برپا کریں تاکہ ان صہیونی جتھوں کے حملوں کو روکا جا سکے۔ یہ اپیل اس پس منظر میں کی گئی

ہے جب جمعے کے روز رام اللہ کے شمالی قصبے سنجل میں صہیونی آبادکاروں نے نہتے فلسطینیوں پر حملہ کر کے خوف و ہراس پھیلا دیا اور جنوب میں جبل الباطن کے علاقے خربۃ التل میں بھی فلسطینی شہریوں پر دہشتگردی کی گئی۔ حماس نے اپنے بیان میں شہید سیف الدین کامل عبدالکریم مصلط کو خراج عقیدت پیش کیا، جو سنجل میں صہیونی جتھوں کے بزدلانہ حملے میں شہید ہو گئے۔ حماس نے کہا کہ شہید کا پاکیزہ خون رائیگاں نہیں جائے گا، بلکہ یہی خون قابض اسرائیل اور اس کے دہشتگرد آبادکاروں کے لیے لعنت اور تباہی کا باعث بنے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیل کی انتہا پسند دائیں بازو کی حکومت کی پشت پناہی میں آبادکاروں کو کھلی چھوٹ دینا، اور صہیونی فوج کی نازی طرز کی سکیورٹی، صرف فلسطینی قوم کے جذبہ مزاحمت کو مزید طاقت دے گی۔ یہ مظالم فلسطینیوں کو ان کی سرزمین، ان کے گھروں، ان کی مساجد اور ان کے مقدسات سے جدا نہیں کر سکتے۔ حماس نے مغربی کنارے کے تمام اضلاع کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیرتمند انتفاضہ برپا کریں، مزاحمت کے تمام راستے اختیار کریں، قابض دشمن اور اس کے دہشتگرد جتھوں کے حملوں کو روکنے کے لیے متحد ہو جائیں اور اپنی سرزمین سے اس صہیونی قبضے کو اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد تیز کریں۔ قابض اسرائیل کی فاشسٹ پالیسیاں اور فلسطینیوں کی نسل کشی کے منصوبے اب دنیا پر آشکار ہو چکے ہیں۔ فلسطین کا ہر بیٹا اور بیٹی اپنے خون سے یہ عہد کر چکے ہیں کہ نہ زمین چھوڑیں گے، نہ ہتھیار ڈالیں گے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔